وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (سورۃ الزمر: 33/39)

اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جنہوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

مُسند ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی 143 احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ

تالیف: الامام القاضی ابوبکر احمد بن علی المروزی

ترجمہ: ڈاکٹر عمران انور نظامی

سُنی فاؤنڈیشن

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150 | شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ درسِ نظامی: 150 | شعبہ تجوید: 14

اورانہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کررہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ | شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ | باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئوگلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad **Branch code:** 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro **Branch:** Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

مسندِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی 143 احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ

تالیف

الامام الحافظ القاضی ابوبکر احمد بن علی بن سعید بن ابراہیم
الاموی المروزی (ت 292ھ)

ترجمہ

ڈاکٹر مفتی محمد عمران انور نظامی
ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقات پنجاب

سُنّی فاؤنڈیشن

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمتوں والے مہربان اللہ کے نام سے شروع

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
www.waseemziyai.com

حُسنِ ترتیب

ابتدائیہ 09
پیش لفظ 11
مؤلف کا تعارف 14
امیر المومنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 20
امیر المومنین سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 30
امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 32
حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات 35
امیر المومنین سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی مزید روایات 36
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 38
سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات 46
حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 53
اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات 59
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 70
حضرت رفاعۃ بن رافع اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی روایات 77
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 80
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 83
حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 89
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 91
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 92
حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 99
حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 101
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 102
حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 112
حضرت ابن البزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 113
حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 114
حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 116
حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 117
حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 117
حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 118

www.waseemziyai.com

- حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات 119
- حضرت اوسط رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 126
- حضرت یحیی بن جعدۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت 129
- حضرت مرۃ الطیب رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 129
- حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 134
- حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 137
- حضرت ابن ابی عتیق رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 138
- حضرت ابوبکر بن ابی زھیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات 140
- حضرت ابواسماء رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 142
- حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق کی اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 144
- حضرت ابن یربوع رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 145
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایات 149
- حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 150
- حضرت قبیصہ بن ذؤیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات 151
- حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 153
- حضرت ثابت بن حجاج رضی اللہ عنہ سے مروی روایات 154
- حضرت علی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت 155
- حضرت قبیصہ بن ذؤیب سے مروی مزید ایک روایت 156
- حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 157
- حضرت ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت 158
- حضرت زید بن یشیع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 159
- حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 160
- حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 161
- حضرت ابوالعالیہ الریاحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت 162
- حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت 163
- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 163
- حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 164
- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی روایت 165
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت 166
- ناقل کتاب ابواحمد المفسر کی طرف سے اضافہ شدہ روایات 167
- مصنف کتاب سے رہ جانے والی روایت 168
- فہرست (اشاریہ اطراف احادیث وآثار) 169
- اسماء الراوۃ 173
- مصادر التخریج 189

www.waseemziyai.com

ابتدائیہ

محدثین علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بھی احادیث کی کتابت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی حکم سے شروع ہو گیا تھا۔ عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے اڑھائی سو سال کے بعد شروع ہوا۔ لیکن ان کا یہ قول مبنی بر حقیقت نہیں ہے کیونکہ احادیث طیبات کی حفاظت اور کتابت و تدوین کے ضمن میں عہد رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا۔ اور اس طویل عرصہ میں اس کام میں کوئی انقطاع تک واقعہ نہیں ہوا۔

محدثین کرام کی مسلسل محنت اور کاوش سے مختلف اقسام کی بے شمار کتب حدیث مدوّن کی گئیں۔

کتب حدیث کی اقسام:۔

یہاں پر کتب حدیث کی چند انواع واقسام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

صحیح:۔ جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع:۔ جس کتاب میں آٹھ عنوانات کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں: سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب۔ جیسے جامع ترمذی وغیرہ۔

سنن:۔ جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابوداؤد، سنن نسائی۔

مسند:۔ جس کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند ابوبکر رضی اللہ عنہ، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

معجم:۔ جس کتاب میں شیوخ کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے معجم طبرانی وغیرہ۔

مستخرج:۔ جس کتاب میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کیلئے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

مستدرک:۔ جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی دوسرے، مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے امام حاکم کی کتاب، ''مستدرک علی الصحیحین''

رسالہ:۔ جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوان میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث لائی گئی ہوں جیسے امام احمد کی ''کتاب الزھد'' آداب میں ہے۔

www.waseemziyai.com

جزء:۔ جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث جمع ہوں۔ جیسے امام بخاری کی کتاب "جزء القراءۃ خلف الامام"

اربعین:۔ جس کتاب میں چالیس احادیث جمع ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی:۔ جس کتاب میں شیخ کے املاء (لکھوائے) کروائے گئے فوائد حدیث ہوں جیسے "امالی امام محمد"

اطراف:۔ جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا گیا ہو جو بقیہ حدیث پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیئے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں جیسے "اطراف الکتب الخمسہ لابی العباس" اور "اطراف المنری" وغیرہ۔(18)

یہ کتب حدیث کی چند انواع و اقسام ہیں جو آپ کے سامنے ذکر کی گئیں ہیں۔ زیر نظر کتاب "مسند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ" جس کے ترجمہ وتخریج کی سعادت بندہ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ان احادیث طیبات کو جمع کیا گیا ہے جو صرف اور صرف حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ جن کی زندگی کی لحہ لحہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خدمت میں گزرا اور وصال کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ عطا فرمائی۔

اس کتاب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی 143 احادیث طیبات کو ترتیب کے ساتھ قلم بند کیا گیا ہے۔ تا حال اس کتاب کا اردو ترجمہ منظر عام پر نہیں آیا تھا۔ بڑی محبت اور خلوص کے ساتھ اس کتاب کے اردو ترجمہ اور اشاعت کا اہتمام جناب عمران چوہدری صاحب چیئرمین سُنّی فاؤنڈیشن نے کیا ہے۔ ان کی یہ کاوش یقیناً داد وتحسین کی مستحق ہے۔ دراصل حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ بلافصل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بے پناہ محبت و الفت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ترجمہ کو قارئین کے لئے باعث نفع بنائے اور اس کتاب کی تدوین کرنے والے، تحقیق کرنے والے ترجمہ وتخریج کرنے والے نشر و اشاعت کرنے والے جملہ احباب و معاونین کو دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ اور بالخصوص عمران چوہدری جن کی مسلسل کاوشوں سے یہ کتاب ترجمہ کے بعد زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہل ذوق کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عظیم مشن میں دن گنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور مزید رفعتوں سے نوازے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر مفتی محمد عمران انور نظامی

۞ ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف پنجاب

۞ خطیب جامع مسجد دربار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف

۞ مہتمم و ناظم اعلیٰ جامعہ المصطفیٰ للبنین والبنات لاہور

www.waseemziyai.com

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ عطا کی اور ہمیں اس سنت کی اتباع کی توفیق عطا فرمائی۔ اور صلوٰۃ وسلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی رحمت ہیں۔ آپ نے رسالت کا فریضہ ادا کیا۔ وحی کی امانت کو پہنچایا، امت کی خیر خواہی فرمائی اور لوگوں کے لئے دو ایسی چیزیں چھوڑ کر گئے کہ اگر ان پر صحیح طور پر عمل درآمد کریں تو ہرگز گمراہ نہ ہوں۔ اس سے مراد قرآن کریم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ ہے۔

اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایات اور دینِ حق دے کر اس لئے مبعوث کیا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دینِ حق کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کر دیں۔ اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا جو کہ دینِ حق کی بنیاد ہے۔ قرآن پاک اتباع و پیروی کرنے والے کے لئے ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کے خاص و عام، ظاہر و باطن، مجمل و مفصل کی رہنمائی کرنے والا بنایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قولی و فعلی سنت کے ذریعے کتاب اللہ کے معانی کی عملی تعبیر کرنے والے اور اس کی تطبیق کرنے والے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ سے ہی آپ کی سنت کی حفاظت ہوتی رہی، آپ کی احادیثِ مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں میں محفوظ ہوئیں اور ان کا بہت سا حصہ تحریری طور پر صحیفوں میں بھی لکھا گیا۔ پھر خیر القرون کے بعد بڑے بڑے علماء محدثین اس طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے، جنہوں نے اپنے کانوں سے ان احادیث کو سنا تھا۔ ان احادیث کو حاصل کیا۔ انہیں حفظ کیا، تحریر کیا اور انتہائی محنت اور بے مثال عرق ریزی کے ساتھ ان احادیث کو مسانید، صحاح، سنن، معاجم اور اجزا کی شکل میں مدون و مرتب کیا۔

پھر ان محدثین نے صحیح علمی قواعد اور باریک معیار قائم کئے تاکہ احادیث کی سندوں کو پرکھا جا سکے کہ کونسی روایات قابلِ قبول ہیں اور کون سی قابل قبول نہیں۔ اس طرح احادیث طیبات ممتاز ہو گئیں اور ان کوششوں کے نتیجے میں سنت مطہرہ نے وہ مقام حاصل کر لیا جو اس سے پہلے کسی امت میں نہ تھا اور نہ قرآن کریم کے بعد کسی اور نص کو حاصل ہو سکا۔

یہ کتاب یعنی مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ جو پہلی مرتبہ قارئین کے سامنے ہم پیش کر رہے ہیں۔ یہ بھی سنت نبویہ کی مذکورہ بالا خدمات کا ہی نتیجہ ہے۔ اس کتاب کو الامام الحافظ القاضی ابوبکر احمد بن علی بن سعید بن ابراہیم اموی مروزی رحمہ اللہ نے تالیف کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

مؤلف قرنِ ثالث کے محدثین میں سے ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کے طبقہ کے محدث ہیں۔ مؤلف نے اس کتاب میں پہلے خلیفہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ان احادیث کو جمع کیا ہے جو ان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

سیدنا عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان، علی ابن ابی طالب، ابو وائل، حذیفہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، زید بن ثابت، رفاعہ بن رافع، کعب بن مالک، زید بن ارقم، ابو ہریرۃ، عمرو بن حریث، عبداللہ بن عمرو، البراء بن عازب، ابو برزہ، ابو کبشہ، انس بن مالک، ابوالطفیل، ابن ابزی، ابورافع، ابوامامہ، رافع، مسور بن مخرمہ۔ قیس بن ابی حازم، اوسط بن اسماعیل، یحیی بن جعدۃ، مرۃ الطیب، محمد بن ابی بکر، عقبہ بن حارث، ابن ابی عتیق، ابوبکر بن زھیر، ابواسماء، اسماء ابنت ابی بکر، ابن یربوع، مولیٰ ابی بکر، عبداللہ بن ابی الھذیل، قبیصہ بن ذوئب، ابن ابی لیلیٰ ثابت بن حجاج، علی بن ابی کثیر، سلیم بن عامر، ابورجاء، زید بن یثیع، یزید بن ابی سفیان، حسان بن المخارق، ابوالعالیہ الریاحی، عبداللہ بن زبیر، وحشی، انس بن مالک۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مؤلف نے ہر ہر صحابی اور تابعی کی احادیث کو الگ الگ بیان فرمایا ہے اور جس صحابی یا تابعی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان کے نام سے عنوان قائم کر کے روایات کو بیان کیا ہے۔

مؤلف نے پہلے صحابہ کرام سے مروی احادیث کو ذکر کیا ہے پھر تابعین عظام سے مروی روایات کو بیان کیا ہے۔

اس کتاب سے مؤلف کا مقصود یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث کو جہاں تک ممکن ہو سکے ایک ہی کتاب میں جمع کر دیں۔ مؤلف نے ہر قسم کی روایات کو نقل کر کے اصحابِ مسانید، سنن اور معاجم جیسا طریقہ اختیار کیا ہے اور جب سند کے ساتھ اسی طرح صحیح، غریب، ضعیف احادیث کو بیان کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔

اس کتاب میں مکررات سمیت کل ۱۴۰ احادیث طیبات ہیں۔ البتہ دو مزید روایتیں نقل کی ہیں جو اس کتاب کو مصنف سے نقل کرنے والے ابواحمد بن المفسر رحمہ اللہ کے علاوہ دوسرے حضرات سے منقول کی ہیں اور ایک مزید ان کے علاوہ ہے جو مصنف سے رہ گئی تھی۔ تو اس طرح کل تعداد احادیث ۱۴۳ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مکررات سمیت (۸۱) اکیاسی احادیث نقل کی ہیں اور اس کتاب میں ۱۴۰ احادیث نقل کی گئیں ہیں جس سے مصنف کی محنت وکاوش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اصل مخطوطہ کی وضاحت:

اس کتاب کے اصل مخطوطات میں سے جس نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے وہ صحت، وثوق اور ضبط کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے اور اسے مؤلف کے شاگرد ابواحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن الناصح بن شجاع ابن المفسر دمشقی شافعی نے نقل کیا ہے۔ موصوف نے مصر میں رجب ۳۶۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی (متوفی ۴۴۳ھ) نے

www.waseemziyai.com

نقل کیا ہے۔ یہ سند صحیح اور متصل ہے اور ابوالقاسم سے کئی محدثین نے اس کا سماع کیا ہے۔ یہ مخطوطہ شام کے دارالحکومت دمشق کے کتب خانہ ظاہریہ میں موجود ہے۔ جو (۴۴) چوالیس اوراق ہیں ہر ورق پر سولہ سطریں ہیں اور قدیم رسم الخط میں لکھا ہوا ہے۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ نسخہ محدث علی بن بقاء مصری کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور آخری ورق پر لکھے گئے سن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ۴۴۰ھ سے قبل لکھا گیا ہے۔

محقق کا طریقہ تحقیق:

میں نے اس سند کی تحقیق اور نشر و اشاعت کے لئے جدید طریقہ تحقیق کے مطابق علمی و تحقیقی طریقہ اختیار کیا ہے۔ میں نے احادیث کے متن کی تصحیح کی ہے۔ انہیں ضبط کیا ہے۔ ان پر سلسلہ نمبر لگایا ہے۔ فصلیں قائم کی ہیں۔ تعلیقات وحواشی میں ہر حدیث کا صحت وضعف کے حوالے سے درجہ بیان کر دیا ہے۔ پھر یہ احادیث طیبات حدیث کی دیگر مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب میں جہاں جہاں آئی ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں میں نے بعض راویوں پر بحث بھی کی ہے۔ نیز مؤلف نے جن صحیح احادیث کو ضعیف سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میں نے وہاں ان کی صحیح احادیث سے تائید کے لئے دوسرے طرق سے احادیث کو بیان کر دیا ہے۔ مشکل الفاظ کے معانی، اور مختلف آراء کی توجیہ بھی ذکر کی ہے۔ اس کے بعد احادیث کی اور راویوں کے ناموں کی حروف تہجی کے اعتبار سے فہارس مرتب کی ہیں تا کہ استفادہ میں سہولت رہے۔ آخر میں میں الاستاذ المحقق الشیخ ناصر الدین البانی کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس کی کوشش سے یہ عظیم خزانہ دستیاب ہوا اور انہوں نے اس کی اشاعت کا کہا۔ اسی طرح المکتب الاسلامی کے مالک الاستاذ الفاضل ابو بکر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی جلد طباعت واشاعت کا اھتمام کیا، دعا ہے کہ جو کتب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں نفع بخش بنائے اور اجر وثواب سے نوازے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

شعیب الارناؤوط

دمشق۔ ۱،۱، ۱۳۹۰ھ

۸،۳، ۱۹۷۰

www.waseemziyai.com

مؤلف کا تعارف

مؤلف کا اسم گرامی الامام الحافظ القاضی ابو بکر احمد بن علی بن سعید بن ابراہیم الاموی المروزی ہے۔تذکرہ نگاروں نے آپ کا سنِ ولادت ذکر نہیں کیا، البتہ آپ کی عمر جو کہ نوے (90) سال ہے سنِ وفات ۲۹۲ھ کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کا سنِ ولادت ۲۰۲ھ بنتا ہے۔آپ خراسان کے شہر مرو میں پیدا ہوئے۔پھر یہاں سے بغداد چلے آئے جو اس وقت محدثین فقہاء کا مرکز تھا۔آپ نے جس زمانے میں زندگی گزاری ہے۔اس زمانے میں حدیث کی تدوین اور سنت مطہرہ علیٰ صاحبھا الصلوۃ والسلام کی بہت خدمات انجام دی گئیں۔اسی زمانے میں بڑے بڑے محدثین، حفاظِ حدیث بڑے بڑے مصنفین، اور ماہرین تنقید پیدا ہوئے اور اسی زمانے میں حدیث کا علم مختلف اسلامی ممالک میں پھیل گیا۔اور علماء کرام بڑے بڑے شیوخ اور حفاظِ حدیث سے حدیث حاصل کرنے کے لئے اسفار اختیار کرتے تھے۔اسی زمانے میں احادیث کی درج ذیل مشہور کتب مرتب کی گئیں۔جیسا کہ مسند امام احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند حمیدی، سنن دارمی، سنن ابی داؤد، جامع الترمذی۔وغیرہ۔

تذکرہ نگاروں کے مطابق آپ قضا (جج) کے منصب پر فائز رہے۔کیونکہ آپ مختلف علوم لغت، فقہ، حدیث، تفسیر وغیرھا پر مکمل عبور رکھتے تھے۔البتہ کتاب ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے کی طرف ہی مکمل طور پر متوجہ رہے، اپنا پورا وقت اسی کام پر صرف کیا اور اپنی کامل توجہ اس پر مرکوز رکھی یہاں تک آپ علم حدیث کے حوالے سے معروف ہوئے اور آپ کو ثقہ اور عادل حفاظِ حدیث میں شمار کیا گیا۔

کسی تذکرہ نگار نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آپ کسی امام کی تقلید کرتے تھے اور غالب گمان یہی ہے کہ آپ کو قرآن و سنت کا جو فہم حاصل تھا آپ اسی پر فتویٰ دیتے (اور عمل پیرا ہوتے) تھے یہ اس لئے بھی تھا کہ اُس زمانے کے محدثین اور فقہا ذاتی حوالے سے کسی کی تقلید نہ کرتے تھے۔

مؤلف کے شیوخ واساتذہ:

مؤلف نے اپنے زمانے کے بہت سے محدثین اور راویانِ حدیث سے حدیث شریف حاصل کی ہے کتاب ہذا میں ان شیوخ کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ ہے۔ان میں سے چند مشہور حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ الامام الفقیہ الحافظ، الحجۃ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد شیبانیؒ المتوفی ۲۴۱ھ

۲۔ امام الجرح التعدیل الحافظ الثقہ یحییٰ بن معین بن عون عظفانی۔المتوفی ۲۳۳ھ

www.waseemziyai.com

۳۔ علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح السعدیؒ۔ التوفی ۲۳۴ھ

۴۔ علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادیؒ۔ التوفی ۲۳۰ھ

۵۔ الحافظ الثقہ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ التوفی ۲۳۴ھ

۶۔ زھیر بن حرب بن شداد ابوخیثمہ النسائیؒ التوفی ۲۳۴ھ

۷۔ الحافظ الثقہ خلف بن سالم المخرمی ابومحمد المھلبی بغدادیؒ التوفی ۲۳۲ھ

۸۔ الحافظ الثقہ محمد بن العلاء بن کریب الہمدانی ابوکریب کوفیؒ التوفی ۲۴۷ھ

۹۔ الحافظ الصدوق محمد بن حسین بن ابراہیم العامری ابوجعفر بن اشکابؒ التوفی ۲۶۱ھ

۱۰۔ الحافظ الثقہ عمرو بن محمد بن بکیر ابوعثمان بغدادیؒ التوفی ۲۳۲ھ

۱۱۔ الحافظ الثقہ عبیداللہ بن معاذ بن نصر بن حسان عنبری ابوعمرو بصریؒ التوفی ۲۳۷ھ

۱۲۔ الحافظ الثقہ محمد بن بشار بن عثمان عبدی بصری ابوبکرؒ التوفی ۲۵۲ھ

مؤلف کے تلامیذ وشاگرد

مؤلف نے نوے سال کی طویل عمر پائی تھی۔ چنانچہ آپ سے بے شمار حضرات نے حدیث حاصل کی۔ آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے مشہور آئمہ شامل ہیں۔ ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ الحافظ ابوعبدالرحمن بن شعیب النسائیؒ، صاحب السنن۔ التوفی ۳۰۳ھ

۲۔ الامام الحافظ ابوالحسین احمد بن عمیر بن یوسف بن موسیؒ الدمشقی التوفی ۳۲۰ھ

۳۔ الحافظ الامام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی شامی طبرانیؒ۔ صاحب المعاجم الثلاثات التوفی ۳۶۰ھ

۴۔ الحافظ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید اسفرائینی نیشاپوریؒ۔ التوفی ۳۱۶ھ

۵۔ ابوبکر احمد بن عبید بن احمد الصفار الرعینی۔ الحمصی رحمۃ اللہ علیہ التوفی ۳۲۵ھ

مصنف کے بارے میں علماء ومحدثین کے تاثرات۔

حافظ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ ''اعلام النبلاء'' میں اور حافظ ابن حجرؒ ''تہذیب'' میں نقل کرتے ہیں کہ احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف کو ثقہ قرار دیا ہے۔ حافظ ذھبیؒ ''تذکرۃ الحفاظ'' میں مصنف کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''وہ بڑے علماء اور ثقہ محدثین میں سے ہیں، ان کی کئی مفید تصانیف اور مسانید ہیں''۔ حافظ ابن حجرؒ ''تہذیب'' میں ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''وہ بہت بڑے فاضل تھے، ان کی کئی تصانیف ہیں، جن میں کتاب العلم، کتاب الجمعۃ، مسند ابی بکر، مسند عثمان، مسند عائشہ وغیرہ

www.waseemziyai.com

شامل ہیں۔آپ منکر الحدیث والشیوخ تھے،حمص کے قاضی (جج) رہے، دمشق میں قاضی ابوزرعہ محمد بن عثمان کے نائب رہے۔نوے سال کے قریب عمر پائی۔اورذی الحجہ ۲۹۲ھ میں وفات پائی۔رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

مصنف سے مسند کو نقل کرنے والے ابن الناصح رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصنف سے روایت کرنے والے ابن الناصح ہیں۔ابن الناصح کا اسم گرامی الامام المفتی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن الناصح رحمۃ اللہ علیہ دمشقی شافعی ہے۔آپ ابن المفسر کے نام سے معروف ہیں۔مصر تشریف لائے اور مصنفِ کتاب الامام ابوبکر احمد بن علی المروزی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا سماع کیا۔

ان کے علاوہ عبدالرحمن بن قاسم الرواس،علی بن غالب السکسکی ،محمد بن اسحاق بن راھویہ،الحافظ عبداللہ بن محمد بن علی البلخی ،جنید بن خلف السمر قندی رحمھم اللہ حضرات محدثین سے بھی حدیث کا سماع کیا۔ابن الناصح رحمۃ اللہ علیہ سے ابن مندہ،عبد الغنی بن سعید،احمد بن محمد بن ابی العوام،ابوالنعمان تراب بن عبید،اسماعیل بن ابی محمد بن النحاس،ابراہیم بن علی الغازی، ابوالقاسم علی بن محمد الفارسی رحمھم اللہ اور دیگر حضرات محدثین نے احادیث نقل کی ہیں۔

ابن الناصح رحمۃ اللہ علیہ نے نوے سال کی عمر میں ۳۶۵ھ میں وفات پائی۔

مصنف کے شاگرد ابن الناصح سے نقل کرنے والے ابوالقاسم الفارسی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

مصنف کتاب کے شاگرد ابن الناصح رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کو نقل کرنے والے ابوالقاسم الفارسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپ کا اسم گرامی یہ ہے۔الشیخ الجلیل ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن احمد بن عیسٰی الفارسی مصری۔ابوالقاسم الفارسی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت عمر پائی تھی۔ابواحمد بن الناصح المفسر سے حدیث کا سماع کیا۔نیز قاضی ابوالطاہر ذھلی،ابوالحسین محمد بن عبداللہ حیویہ،الحسن بن رشیق، علی بن عبداللہ ابن العباس بغدادی اور دیگر کئی حضرات سے حدیث کا سماع کیا۔

ابوالقاسم الفارسی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والوں میں سھل بن بشر اسفرایمی دمشقی،ابوصادق مرشد بن یحیی المدنی،ابو عبداللہ محمد بن احمد الرازی رحمھم اللہ اور دیگر حضرات محدثین شامل ہیں۔

ابوالقاسم الفارسی رحمۃ اللہ علیہ نے نوے سال سے زیادہ عمر پائی اور شوال ۴۴۳ھ میں وفات پائی۔

کتاب ھذا کے سماع میں مذکور بعض شیوخ حدیث کا تعارف

۱۔ الشیخ علی بن بقاء:

آپ کا نام علی بن بقاء بن محمد ابوالحسن مصری وراق ہے۔آپ اپنے زمانے میں مصر کے بہت بڑے محدث تھے۔آپ نے ۴۵۰ھ میں وفات پائی۔

www.waseemziyai.com

۲۔ ابوصادق مرشد بن یحییٰ:

آپ کا نام ابوصادق مرشد بن یحیی بن القاسم المدینی مصری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔آپ نے علی بن حمصۃ ،محمد بن حسین الطفال،علی بن محمد الفارسی اور کئی حضرات سے حدیث روایت کی ہے۔ جب تک مصر میں رہے جید محدث مانے جاتے تھے۔آپ نے ذوالقعدہ ۵۱۷ھ میں وفات پائی۔

۳۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی رحمۃ اللہ علیہ:

حافظ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ''وہ بہت بڑے شیخ،عالم،معتمد،ثقہ اور اسکندریہ اور مصر کے لئے سند تھے،ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن احمد الرازی ثم مصری نام ہے۔ابن الخطاب کے نام سے معروف تھے۔ابوالطاہر سلفی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ''ان کے زمانے میں ان کی عالی سند کی برابری کرنے والا کوئی محدث نہ تھا۔''

آپ کی پیدائش ۴۳۴ھ میں ہوئی۔آپ کے والد ابوالعباس جو کہ محدث تھے انہوں نے آپ پر خصوصی توجہ دی چنانچہ آپ نے اپنے والد سے بہت احادیث کا بہت سا حصہ سماع کیا۔پھر ابوالحسن بن حمصہ،علی بن ربیعہ،علی ابن الفارسی،محمد بن الحسین الطفال،احمد بن محمد بن فتح الحکیم،ابوالفضل السعدی،تاج الائمہ احمد بن علی بن ہاشم،محمد بن الحسین بن سعدون،محمد بن حسین الترجمان اور دیگر تقریباً ۷۴ شیوخ حدیث سے حدیث کا سماع کیا۔آپ سے روایت کرنے والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

ابوالطاہر السّلفی،یحیی بن سعدون القرطبی،ابومحمد العثمانی،عبدالواحد ابن العسکر ،محمد بن عبدالرحمن الخضرمی،ابوطالب احمد بن المسلم،اسماعیل بن عوف،اسماعیل بن یاسین،عبدالرحمن بن موقا،وغیرھم۔

آپ نے اکیانوے سال کی عمر میں چھ جمادی الاولیٰ ۵۲۵ھ میں وفات پائی۔

۴۔ مجلّی بن جُمیع رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام مجلی بن جمیع بن نجا المخزومی الارسوفی ۔ثم المصری القاضی ابوالمعالی ہے۔آپ کی کتاب''الذخائر'' شافعی مسلک کی معتبر کتب میں شمار ہوتی ہے۔فقیہ سلطان المقدسی سے فقہ حاصل کیا۔جو کبار فقہاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔آپ سے متعدد بڑے بڑے علماء نے فقہ کی تعلیم حاصل کی،جن میں العراقی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔مصر کے قاضی رہے۔آپ نے ذوالقعدہ ۵۵۰ھ میں وفات پائی۔

۵۔ ابوطاہر السّلفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام صدرالدین ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلفۃ السلفی اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔آپ سے کئی حفاظِ حدیث نے آپ کی زندگی میں روایات نقل کیں۔آپ اپنے زمانے میں علمِ حدیث میں یکتا تھے اور روایت کے قوانین آپ

www.waseemziyai.com

سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ تھا۔ آپ نے حدیث کے حصول کے لئے سفر کیا۔ کئی تعالیق اور امالی لکھیں۔
اسکندریہ کو وطن بنایا اور حدیث کے پڑھنے پڑھانے اور مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ امیر مصر علی بن اسحاق نے آپ کے لئے اسکندریہ میں تقریباً ۵۴۶ھ میں مدرسہ قائم کیا۔ آپ نے سو سال سے زیادہ کی عمر میں ۵۷۶ھ میں وفات پائی۔ آپ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی۔

۶۔ احمد بن طارق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام احمد بن طارق بن سنان ابو الرضا الکرکی ثم البغدادی ہے۔ آپ ۵۶۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ابو الفضل ارموی، موھوب بن الجوالیقی، وھبۃ اللہ بن ابی شریک، محمد بن طراد ابن ناصر، سعد الخیر اور دیگر کئی حضرات محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔

۷۔ محمد بن یوسف الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام محمد بن یوسف بن علی ابو الفضل غزنوی حنفی ہے۔ آپ فقیہ و مفسر تھے۔ آپ ۵۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور کم عمری میں قاضی مارستان ابو بکر، ابو منصور بن خیروں سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ سے کمال الفرید حافظ ابن خلیل، حافظ ضیاء، الرشید العطار وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ربیع الاول ۵۹۹ھ میں قاہرہ میں وفات پائی۔

۸۔ علی ابن المفضل رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ابو الحسن علی ابن الفضل بن علی مالکی المقدسی ثم السکندری ہے۔ ۵۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار حفاظِ حدیث اور آئمہ مذہب میں ہوتا ہے۔ آپ کی کئی تصانیف ہیں۔ قاہرہ میں شعبان ۶۱۱ھ، میں وفات پائی۔

۹۔ محمد بن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الھادی بن یوسف بن قدامۃ المقدسی حنبلی ہے۔ آپ نے محمد بن حمزہ بن ابی الصقر، عبد الرزاق النجار، یحیی الثقفی وغیرھم سے حدیث کا سماع کیا۔ جمادی الاولیٰ ۶۵۸ھ میں ۹۰ سال سے کچھ زیادہ عمر میں تاتاریوں کے ہاتھوں شہادت پائی۔

۱۰۔ عبد الرحمن بن مکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام جمال الدین ابو القاسم عبد الرحمن بن مکی بن عبد الرحمن الطرابلسی الاسکندرانی ہے۔ ۵۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے دادا سے حدیث کا سماع کیا۔ مصر کے علاقے میں آپ پر ہی علوِ اسناد کی انتہاء ہے۔ چار شوال ۶۵۱ھ مصر میں وفات پائی۔

۱۱۔ زینب بنت احمد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام زینب بنت احمد بن عبد الرحیم بن عبد الواحد بن احمد المقدسیہ ہے۔ آپ بنت الکمال کے نام سے معروف

www.waseemziyai.com

تھیں۔۶۴۶ھ میں پیدا ہوئیں۔محمد بن عبدالہادی، ابراہیم بن خلیل، احمد بن عبدالدائم، سبط ابن الجوزی اور دیگر کئی حضرات سے حدیث کا سماع کیا۔حافظ ذھبی فرماتے ہیں کہ آپ دین دار، بھلائی کرنے والی تھیں، کثرت سے روایات نقل کیں، طلباء کی آپ کے ہاں بھیڑ ہوتی تھی۔بڑے بڑے علماء نے آپ کے پاس کتبِ حدیث کی قرأت کی۔اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ بعض اوقات دن کا اکثر حصہ طلباء آپ سے حدیث کا سماع کرتے رہتے تھے۔قناعت پسند اور پاکدامن تھیں۔زندگی بھر شادی نہیں کی تھی۔نوے سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۹ جمادی الاولیٰ ۷۴۰ھ میں وفات پائی۔

۱۲۔ محمد بن عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام محمد بن عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن ابراہیم احمد المقدسی الصالحی الحنبلی ہے آپ المحب الصامت کے نام سے مشہور تھے۔یکم رمضان ۷۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ان کے والد نے انہیں علی التقی سلیمان، محمد بن یوسف بن المختار اور اسماعیل بن مکتوم کے سامنے پیش کیا۔پھر انہوں نے خود کئی حضرات محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔اور اس قدر حدیث کی کتب اور اجزاء کا سماع کیا جس کی نہ کوئی حد ہے اور نہ قابلِ بیان ہے۔الحافظ کا ضیاء کی کتاب ''المختارہ'' پر ذیل لکھی اور کمال کردیا۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء کی ترتیب پر مرتب کیا اور اس میں بہترین کام کیا۔

بہت کم بات چیت کرتے تھے، اس لئے آپ کو الصامت (خاموش رہنے والے) کہا جانے لگا۔آپ صالح، متقی، پرہیزگار اور قناعت پسند تھے۔حدیث کے رجال اور احادیث کے متن کے حفظ اور اجزاء اور رروات کی معرفت آپ پر بس تھی اور آپ کے زمانے میں آپ کی مثال نہ تھی۔آپ کی پانچ شوال ۷۸۹ھ کو وفات پائی۔

www.waseemziyai.com

امیر المومنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

رقم الحدیث: 1

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا. يَعْنِي الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لَا نُورَثُ. مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت احمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بشر بن عمر رحمۃ اللہ علیہ زہرانی نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت مالک بن انس نے بیان کیا اور وہ ابن شہاب سے اور وہ مالک بن اوس بن الحدثان سے اور وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ پس تم یعنی عباس اور علی رضی اللہ عنہما آئے۔ تم (عباس) اپنے بھتیجے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ (سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا) کو اپنے والد مکرم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "ہماری (انبیاء کرام علیہم السلام کی) وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ ترکہ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔"

فائدہ:- (اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق ہے۔ لَا نُورَثُ پڑھا جائے یا لَا نُورِثُ پڑھا جائے دونوں طرح درست ہے کیونکہ معنی دونوں کا درست بنتا ہے)

صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، رقم الحدیث 3094،
صحیح مسلم، باب قول النبی ﷺ لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ، رقم الحدیث 1758،
مسند الامام احمد، مسند ابی بکر، رقم الحدیث 9،55

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:2

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُويَهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَأَنَا قَدْ أَمَرْتُ لَهُمْ بِرَضْخٍ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مُرْ بِذَلِكَ غَيْرِي، فَقَالَ لَهُ: اقْبِضْهُ أَيُّهَا الرَّجُلُ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ مَوْلَاهُ يَرْفَأُ، قَالَ: هَذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ، وَلَا أَدْرِي ذَكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا. يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ. فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ. فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا. فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا. وَهُمَا حِينَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ"؟، قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أُخْبِرُكُمْ عَنْ هَذَا الْفَيْءِ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ نَبِيَّهُ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ. قَالَ (وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ﴿سورۃ الحشر:59 آیت نمبر:6﴾ فَكَانَتْ هَذِهِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً. ثُمَّ وَاللهِ مَا أَجَازَهَا دُونَكُمْ، وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ، وَبَثَّهَا فِيكُمْ، حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: قُوتَ أَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَهُ، فَأَعْمَلُ فِيهَا مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ فِيهَا،

www.waseemziyai.com

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَىَّ عَلِيٍّ . وَالْعَبَّاسِ . فَقَالَ : وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنَّهُ فِيهَا . وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ . تَابِعٌ لِلْحَقِّ . ثُمَّ وُلِّيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي . فَعَمِلْتُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ . وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنِّي فِيهَا . وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ . بَارٌّ . مُتَابِعٌ لِلْحَقِّ . ثُمَّ جِئْتُمَانِي . جَاءَ هَذَا . يَعْنِي الْعَبَّاسَ . يَسْأَلُنِي عَنْ مِيرَاثِهِ مِنَ ابْنِ أَخِيهِ . وَجَاءَ هَذَا يَعْنِي . عَلِيًّا . يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا . فَقُلْتُ لَكُمَا : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : " لا نُورَثُ . مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ " ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا . فَأَخَذْتُ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ . وَأَنَا مَا وُلِّيتُهَا . فَقُلْتُمَا : ادْفَعْهَا إِلَيْنَا عَلَى ذَلِكَ تُرِيدَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ هَذَا . وَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لا أَقْضِي بَيْنَكُمَا فِيهَا بِقَضَاءٍ غَيْرِ هَذَا . إِنْ كُنْتُمَا عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ . قَالَ : فَكَانَتْ فِي يَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ . ثُمَّ بِيَدِ حَسَنٍ . ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنٍ . ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ . ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ . ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ . قَالَ مَعْمَرٌ : ثُمَّ بِيَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ . إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن زنجویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ معمر رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ ابن شہاب زہری سے اور وہ مالک بن اوس الحدثان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا کہ مدینہ میں میرے پاس اہل بیت آئے تھے تو میں نے ان کے لئے کچھ عطیہ دینے کا حکم دیا ہے تو آپ اسے ان کے درمیان تقسیم کردیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! آپ میری بجائے کسی اور شخص کے یہ کام سپرد کیجئے، تو انہوں نے فرمایا کہ بھلے آدمی آپ اس کام کو کر گزریں۔ (اس میں کوئی قباحت نہیں) ابھی یہ بات چیت ہو رہی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام یرفا آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عثمان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ حضرت طلحہ کا نام لیا تھا یا نہیں) آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں اجازت ہے۔ یہ حضرات تشریف لے آئے پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ یرفا دوبارہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ آپ سے ملاقات کے لئے اجازت چاہتے

www.waseemziyai.com

ہیں۔ فرمایا انہیں اجازت ہے۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان (علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ کیونکہ ان دونوں حضرات کے درمیان بنی نضیر کے ان اموال وجائیداد کے بارے میں تنازع تھا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور فئی عطا فرمایا تھا۔

مجلس میں موجود حضرات (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی حضرت عثمان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! ان دونوں حضرات کے درمیان اس تنازع کا فیصلہ کر دیجئے اور جھگڑا نمٹا کر ہر ایک کو دوسرے سے بے فکر کر دیجیے۔ کیونکہ ان کے درمیان خصومت نے طول پکڑ لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس اللہ کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''ہماری وراثت جاری نہیں ہوتی اور ہم جو کچھ ترکہ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا کہ، جی ہاں ایسا ہی فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ یہی بات حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے فرمائی۔ پھر انہیں سے فرمایا کہ میں تمہیں ان اموال فئی کی حقیقت بتلاتا ہوں کہ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے یہ فئی اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہی خاص طور پر عنایت فرمائی ہے اور آپ کے علاوہ کسی کو عطا نہیں فرمائی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ: ''اور جو مال کہ لوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول پر ان سے، سو تم نے نہیں دوڑائے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ'' ﴿سورۃ الحشر: 59 آیت نمبر 6﴾

پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی خاص کیا تھا۔ پھر اللہ کی قسم انہوں نے نہ تو تمہارے علاوہ کسی اور کے لئے اسے جائز قرار دیا اور نہ تمہارے اوپر کسی اور کو ترجیح دی۔ تمہارے درمیان تقسیم کر دیا اور پھیلا دیا یہاں تک کہ یہی مال باقی رہ گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا سال اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے تھے۔ معمر کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ہیں کہ ''ان اموال سے اپنے اہل وعیال کے پورے سال کے معاش کا انتظام کرتے تھے۔ پھر جو بچ جاتا تھا اسے اللہ کے راستے (جہاد) میں خرچ کر دیتے تھے۔'' پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''میں ان کے بعد جانشین ہوں اور میں ان اموال (کے خرچ) کے بارے میں وہ کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کیا کرتے تھے۔'' پھر وہ عباس اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم دونوں (عباس وعلی رضی اللہ عنہما) کا خیال یہ تھا کہ وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) اس معاملے میں (درست نہیں کر رہے)۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بارے میں سچے، نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد میں ان کا جانشین مقرر ہوا تو میں نے اپنی امارت کے پہلے دو سالوں میں وہی کچھ کیا جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے اور تمہارا اس بارے میں یہ خیال تھا کہ میں اس بارے میں درست نہیں کر رہا،

www.waseemziyai.com

حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس بارے میں سچا، نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں۔ پھر تم دونوں (یعنی عباس اور علی رضی اللہ عنہما) میرے پاس آئے۔ عباس تو اپنے بھتیجے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ (حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) کو ان کے والدِ مکرم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تو میں نے تم دونوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "ہماری میراث جاری نہیں ہوتی اور ہم جو کچھ ترکہ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے"۔ اس کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ ان اموال (کا انتظام) آپ دونوں کے سپرد کر دوں، چنانچہ میں نے تم دونوں سے اللہ تعالیٰ کا عہد اور اقرار لیا کہ تم دونوں ان اموال کے معاملے میں وہی طرزِ عمل اختیار کرو گے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے۔ اور میں ان اموال کا انتظام نہیں سنبھالتا۔ تم دونوں نے کہا کہ (مذکورہ شرط پر) ہمارے سپرد کر دیں (میں نے سپرد کر دیا) اور اب تم چاہتے ہو کہ میں مذکورہ فیصلے سے ہٹ کر (تقسیم کا) فیصلہ کروں تو قسم اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں آپ کے درمیان اس کے علاوہ کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا ہوں۔ ہاں اگر تم ان کے انتظام سے عاجز آ گئے ہو تو انہیں میرے سپرد کر دو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زیر انتظام رہے۔ ان کے بعد حسن رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حسین رضی اللہ عنہ، پھر علی رحمۃ اللہ علیہ بن حسین، پھر حسن رحمۃ اللہ علیہ بن حسن، پھر زید رحمۃ اللہ علیہ بن حسن کے زیر تصرف رہے۔ معمر کہتے ہیں کہ ان کے بعد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن حسن کے زیر انتظام رہے۔ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

فائدہ:- یہ یرفا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ زمانۂ جاہلیت پایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت کا شرف حاصل نہیں کر سکے البتہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تھا اور امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت تک زندہ رہے۔

صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، رقم الحدیث، 3093، 3094، 4036، 4241، 5358، 6730۔ صحیح مسلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، لانورث ماترکنا فھو صدقۃ، رقم الحدیث، 1758، 1759۔ سنن الترمذی، کتاب الخراج والامارۃ والفیء باب فی صفایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، من الاموال، رقم الحدیث 2969، 2968، 2964، 2963۔ سنن النسائی، کتاب قسم الفئی، رقم الحدیث، 4159، 4152م۔ مسند الامام احمد، مسند ابی بکر، رقم الحدیث، 55۔ سنن البیہقی، جلد نمبر 6، صفحہ 298، تصویر، بیروت۔ فتح الباری، جلد 6، صفحہ 139، 145، دار الفکر، بیروت

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:3

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَارِثٌ النَّقَّالُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، أَنَّ عَلِيًّا ، وَالْعَبَّاسَ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَيَا عُمَرَ فَسَأَلَاهُ مِيرَاثَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَمَّا وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ أَتَيْتُمَاهُ ، فَسَأَلْتَهُ يَا عَبَّاسُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ ، وَسَأَلَهُ عَلِيٌّ مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا ، فَقَالَ لَكُمَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : "لا نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" . إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حارث نقال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مالک بن اوس الحدثان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تھے تو تم دونوں حضرات ان کے پاس آئے تھے۔ اے عباس! تو نے تو اپنے بھتیجے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا تھا اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ (حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا) کو ان کے والد مکرم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں حضرات سے فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ "ہماری میراث جاری نہیں ہوتی ہم جو کچھ ترکہ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔" اس روایت کی سند صحیح ہے۔

(لسان المیزان لابن حجر، جلد 2، صفحہ 150، الاعلمی، دار الفکر بیروت)

حدیث نمبر 2 کے تحت مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

رقم الحدیث:4

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، يُحَدِّثُ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ

www.waseemziyai.com

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : " لَقِيتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ . فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ . قَالَ : قُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ . قَالَ : سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي . فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ . ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ : قَدْ بَدَا لِي أَلَّا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا . قَالَ عُمَرُ : فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ . فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ . قَالَ : فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ . فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا . وَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ . فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ . ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ . فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ . فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ . فَقَالَ : لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا . قَالَ عُمَرُ : قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا . فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ . وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبِلْتُهَا ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور وہ حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ جب سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے کی مدینہ میں وفات کے بعد بیوہ ہوگئیں تو میں (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں یہ پیشکش کی کہ اگر وہ چاہیں تو وہ (میری بیٹی) حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں سوچوں گا۔ کچھ دنوں بعد ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں فی الحال کوئی نکاح نہ کروں (اس لئے معذرت چاہتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہیں کہا کہ اگر آپ چاہیں تو (اپنی بیٹی) حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ اس پر ابوبکر خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ جس پر مجھے ان پر عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پھر چند دنوں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کردیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جب آپ نے مجھے حفصہ کے ساتھ نکاح کی پیشکش کی تھی اور میں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا تو آپ کو شاید اس پر غصہ آیا ہوگا؟

www.waseemziyai.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے جواب دیا ہاں! انہوں نے کہا کہ بات دراصل یہ تھی کہ آپ کی پیشکش کو قبول کرنے میں مجھے کوئی امر مانع نہ تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کی خواہش کا اظہار کر چکے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس راز کو افشا کرنا نہیں چاہتا تھا (اس لئے کوئی جواب نہ دیا) اور ارادہ یہ تھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ ترک کر دیا تو میں اس پیشکش کو قبول (کرتے ہوئے حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح) کرلوں گا۔ (اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب عرض الانسان ابنته، او اختته علی اهل الخیر، رقم الحدیث، 5122، وفی کتاب المغازی، باب شهود الملائكة بدرا، رقم الحدیث، 4005-فتح الباری لابن حجر، جلد 9، صفحه 153، بیروت

فائدہ: - حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری کی شرح "فتح الباری" میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے دوسرے آدمی کا راز چھپانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ جب صاحبِ راز خود اپنے راز کو افشا کر دے تو اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو اپنے بھائی پر غصہ آسکتا ہے لہٰذا دوسرے کو اس طرح کے امور میں معذرت کرنی چاہیے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کے نکاح کی پیشکش ایسے احباب سے کرسکتا ہے جو اس کی نظر میں اچھے ہوں اور اس میں کوئی شرم اور عیب والی بات نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو اپنا راز بتائے اور اسے قسم دلائے کہ وہ کسی کو نہ بتائے گا۔ پھر صاحبِ راز نے اپنا راز خود ہی دوسروں پر ظاہر کر دیا تو اگر اب قسم اٹھانے والا صاحبِ راز کے راز کو بیان کر دے تو وہ قسم توڑنے والا شمار نہ کیا جائے گا کیونکہ صاحبِ زار نے خود اپنے راز کو ظاہر کر دیا ہے لہٰذا اب دوسرا آدمی اس کی قسم کا پابند نہیں رہا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر زیادہ غصے ہونے کی وجہ ایک تو یہ تھی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان حد درجہ محبت وانس کا تعلق تھا تو ان کے کوئی جواب نہ دینے پر انہیں غصہ آیا۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا۔ دوسری بات یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلے سوچنے کا وقت مانگا۔ پھر کچھ ایام بعد معذرت کرلی جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بالکل خاموشی اختیار کرتے ہوئے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ اس لئے زیادہ غصہ آیا۔

رقم الحدیث: 5

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ. قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. عَنِ الزُّهْرِيِّ. عَنْ سَالِمٍ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عُمَرَ. قَالَ: " تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ ابْنَةُ عُمَرَ مِنْ

www.waseemziyai.com

خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ أَوْ حُذَيْفَةَ ، شَكَّ أَبُو بَكْرٍ ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ : فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ ، فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ ، فَقَالَ : سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ، فَلَقِيَنِي ، فَقَالَ : مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا ، قَالَ عُمَرُ : فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ، فَخَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ ، فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُهَا ، وَلَمْ أَكُنْ لأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَلَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے خلف رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معمر نے خبر دی اور وہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ (راوی ابوبکر کو شک ہے کہ نام حذافہ ہے یا حذیفہ) جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے ان کی مدینہ میں وفات ہوگئی تو حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں حفصہ کے ساتھ نکاح کی پیشکش کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں سوچ بچار کروں گا۔ کچھ دن گزرے پھر ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میرا آج کل نکاح کا ارادہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو مجھے ان پر عثمان سے زیادہ غصہ آیا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ سے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح کردیا۔ بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جب آپ نے حفصہ کے ساتھ نکاح کی پیشکش کی تھی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تھا تو شاید آپ کو غصہ آیا ہوگا؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا دراصل بات یہ ہے کہ مجھے آپ کی پیشکش قبول کرنے میں اس کے سوا کوئی چیز مانع

www.waseemziyai.com

نہیں تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفصہ (کیساتھ نکاح) کا تذکرہ سنا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس راز کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (حفصہ کے ساتھ نکاح کے ارادہ کو) ترک کر دیتے تو میں ان سے نکاح کر لیتا۔ (اس روایت کی سند صحیح ہے۔)

سنن النسائی، کتاب النکاح، باب عرض الرجل ابنته، علی من یرضی رقم الحدیث، 3245۔ مسند الامام احمد، مسند ابی بکر، رقم الحدیث، 74۔ صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب ذکر الاباحة للمرء ان یذکر... رقم الحدیث، 4039

رقم الحدیث: 6

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُسَيْنِ . أَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَامَ خَطِيْباً فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِيْنَا عَامَ اَوَّلٍ. فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءٌ اَفْضَلُ مِنَ الْمُعَافَاةِ بَعْدَ الْيَقِيْنِ اَلَا اِنَّ الصِّدْقَ وَالْبِرَّ فِي الْجَنَّةِ. اَلَا وَاِنَّ الْكِذْبَ وَالْفُجُوْرَ فِي النَّارِ ۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابو خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالرحمن بن مھدی رحمۃ اللہ علیہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سلیم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حضرت قتادہ سے اور وہ حمید بن عبد الرحمن بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں آنے کے بعد) پہلے سال خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "بلاشبہ لوگوں کے درمیان جو چیزیں تقسیم کی جاتی ہیں ان میں یقین (ایمان) کے بعد سب سے افضل چیز عافیت ہے۔ غور سے سنو! بلا شبہ، سچائی اور نیکوکاری جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں۔ غور سے سنو! بلاشبہ جھوٹ اور گناہ جہنم میں جانے کا ذریعہ ہیں۔"

(یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے راوی ثقہ ہیں)

مسند الامام احمد مسند ابی بکر، رقم الحدیث 49۔ مسند ابو داؤد الطیالسی، صفحہ 3، دار الکتب العلمیة، بیروت۔ الادب المفرد للبخاری، صفحہ 724، المکتبة السلفیة، ریاض، السعودیة۔ مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث، 92,93۔ مستدرک الحاکم، جلد 1 صفحہ 529، تصویر، بیروت

www.waseemziyai.com

امیر المومنین سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

رقم الحدیث: 7

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَارِثٌ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وُسْوِسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ وُسْوِسَ، فَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ، فَلَمْ أَرُدَّ عَلَيْهِ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَكَانِي إِلَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَرَّ بِكَ أَخُوكَ، فَسَلَّمَ عَلَيْكَ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا شَعُرْتُ بِتَسْلِيمِهِ عَلَيَّ، وَإِنِّي عَنْ ذَلِكَ لَفِي شُغْلٍ، قَالَ: وَمَا شُغْلُكَ، قَالَ: قُلْتُ: قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُهُ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاعْتَنَقْتُهُ، وَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَحَقُّ بِذَلِكَ، قَالَ: قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ: "مَنْ قَبِلَ الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُهَا عَلَى عَمِّي عِنْدَ الْمَوْتِ هِيَ لَهُ نَجَاةٌ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حارث نقال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبد السلام بن حرب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عبد اللہ بن بشر سے اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان فرماتے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وسوسے میں پڑ گئے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت وجدائی کے غم میں بے قرار ہوئے اور مختلف باتیں کرنے لگے) اور میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا جو وسوسے میں پڑ گئے تھے۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور مجھے سلام کیا تو میں نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے میرا (سلام کا جواب نہ دینے کا) شکوہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے بھائی (عمر رضی اللہ عنہ) آپ کے پاس سے گزرے تھے اور آپ کو سلام کیا تھا تو آپ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے کہا، اللہ کی قسم! مجھے تو ان کے سلام کرنے کا علم

www.waseemziyai.com

ہی نہیں ہوا اور دراصل اس وقت میں ایک بات کے سوچنے میں مشغول تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کون سی بات میں مشغول تھے۔فرماتے ہیں میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور میں آپ سے یہ نہیں پوچھ سکا کہ آخرت میں (جہنم سے) نجات کیسے ہوگی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہی اس بات کے زیادہ حق دار تھے۔پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے چچا (ابوطالب) کی موت کے وقت جو کلمہ (کلمۂ شہادت) انہیں پیش کیا تھا جو آدمی اس کلمے کو (قول وعمل میں) قبول کرلے گا تو یہی کلمہ اس کی نجات کا ذریعہ بنے گا۔

کنز العمال للمتقی، 1410، الھند۔تاریخ بغداد للخطیب البغدادی جلد 1 صفحہ 272، تصویر بیروت۔زاد المسیر لابن الجوزی، جلد 7 صفحہ 288، المکتب الاسلامی۔مسند الامام احمد، مسند ابی بکر، رقم الحدیث 20

رقم الحدیث: 8

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: نَا عُثْمَانُ، وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ: "مَنْ قَبِلَ الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُهَا عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا، فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہما نے بیان کیا۔وہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ ہم سے مالک بن اسماعیل نہدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالسلام بن حرب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالسلام بن حرب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن بشر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "جو کلمہ (کلمۂ شہادت) میں نے اپنے چچا (ابوطالب کی وفات کے وقت) ان کو پیش کیا تھا جو آدمی اس کلمہ کو (قول وعمل میں) قبول کرلے گا وہی اس کی نجات کا ذریعہ بنے گا۔

www.waseemziyai.com

فائدہ:۔ اس روایت کی سند بھی ماقبل حدیث کی طرح ہے اور آگے آنے والی روایات نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۲۳ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

مسند الامام احمد ،مسند ابی بکر، رقم الحدیث 20۔مجمع الزوائد للھیثمی ،جلد 1 صفحہ 14، القدسی ،بیروت۔الطبقات الکبری لابن سعد،جلد 2صفحہ 85،التحریر، بیروت

رقم الحدیث:9

امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، وَأَبُو خَيْثَمَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَسُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يُصَلِّي، قَالَ سُفْيَانُ: رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّي، وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا غُفِرَ لَهُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

حضرت احمد علی بن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر،عثمان اور ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ یہ تینوں حضرات کہتے ہیں کہ ہم سے وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مسعر اور سفیان نے بیان کیا اور وہ دونوں حضرت عثمان بن مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ علی بن ربیعہ الوالبی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اسماء بن الحکم الفرازی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق جتنا چاہتا اس سے مجھے فائدہ پہنچاتا تھا۔ پھر جب کوئی دوسرا آدمی (صحابی رضی اللہ عنہ) مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد نقل کرتا تھا تو میں اس سے قسم لیتا تھا۔ جب وہ قسم اٹھا لیتا تھا تو میں اس کی تصدیق کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا اور بلاشبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ ہی بیان فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو آدمی کوئی بھی گناہ کرے، پھر وضو کرے اور اچھے طریقے سے وضو کرے پھر نماز پڑھے۔ راوی سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ (حدیث کے الفاظ یہ ہیں) دو رکعت نماز پڑھے اور راوی مسعر کہتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ

www.waseemziyai.com

یہ ہیں کہ پھر نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں پر استغفار کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ عند التوبة، رقم الحدیث 406۔ سنن ابی دائود، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث 1521۔ سنن ابن ماجة کتاب اقامة الصلاۃ، باب ماجاء فی ان الصلاۃ کفارۃ، رقم الحدیث 1395۔ مسند الامام احمد، مسند ابی بکر، رقم الحدیث 2, 56, 47۔ صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب ذکر مغفرۃ اللّٰہ للتائب، رقم الحدیث، 623۔ مسند الطیالسی، صفحہ 2، بیروت، الدر المنثور للسیوطی، جلد 2 صفحہ 77، دار الفکر بیروت۔

فائدہ:- حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں اس پر طویل کلام فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند جید ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

رقم الحدیث: 10

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَا الْقَوَارِيرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ مِنْ آلِ أَبِي عَقِيلٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، يُقَالُ لَهُ : أَسْمَاءُ أَوِ ابْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا نَفَعَنِي اللهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ أَنْ يَنْفَعَنِي ، فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ : " مَا مِنْ عَبْدٍ ، قَالَ شُعْبَةُ : وَأَحْسِبُهُ قَالَ : مُسْلِمٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ لِذَلِكَ الذَّنْبِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ " قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ قَرَأَ إِحْدَى هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) ﴿سورۃ النساء 4: آیت نمبر: 123﴾ (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ) ﴿سورۃ آل عمران 3: آیت نمبر: 135﴾ . إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے قواریری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عقیل الثقفی کے خاندان کے آدمی عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا جنہوں نے علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا اور انہوں نے بنو فزارہ کے ایک آدمی جسے اسماء یا ابن اسماء کہا جاتا تھا سے سنا تھا اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے تھے کہ وہ فرماتے

www.waseemziyai.com

تھے کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق جتنا نفع مجھے اس سے پہنچانا چاہتے تھے مجھے فائدہ پہنچاتا تھا۔ پس مجھ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سچ ہی نقل کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب کوئی بندہ، راوی شعبہ کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق حدیث کے الفاظ یہ تھے کہ جب کوئی مسلمان کوئی گناہ کا کام کرتا ہے۔ پھر وضو کرتا ہے اور دو رکعت نماز (توبہ) پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ سے معافی کا طلبگار رہتا ہے تو اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ راوی شعبہ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتوں میں سے ایک آیت کی تلاوت بھی (بطور استشہاد) کی تھی۔ پہلی آیت کا ترجمہ ہے۔ ''جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا'' دوسری آیت کا ترجمہ ہے کہ ''اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کام کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی۔''

(سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورة ال عمران، رقم الحدیث 3006) حدیث نمبر 9 کے تحت مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ: - اس روایت کی سند صحیح ہے۔

رقم الحدیث: 11

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ امْرَءًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَحَلَفَ لِي أَبُو بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلَّى، وَاسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهُ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ تَلَى (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ) ﴿سورة آل عمران:3 آیۃ 135﴾ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے عبدالواحد بن غیاث نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عثمان بن مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اسماء بن حکم الفزاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

سے کوئی بات سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے ساتھ مجھے اس سے جتنا نفع پہنچانا چاہتا تھا نفع پہنچاتا۔ اور جب مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد نقل کرتا تھا تو میں اس سے قسم لیتا تھا۔ جب وہ قسم اٹھالیتا تب میں اس کی تصدیق کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے قسم اٹھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ "جب کوئی آدمی کوئی گناہ کا کام کرتا ہے۔ پھر اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی کا طلبگار رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔" اور وہ لوگ کہ جب کوئی بُرا کام کریں یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور معافی مانگنے لگتے ہیں اپنے گناہوں کی۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے۔)

حدیث 9 اور 10 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- اس روایت کی سند صحیح ہے اور ماقبل مذکور روایت کی طرح ہے۔

رقم الحدیث: 12

حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقِيَ طَلْحَةَ، فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ أَصْبَحْتَ وَاجِمًا؟ قَالَ: كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَزْعُمُ أَنَّهَا مُوجِبَةٌ فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا أَعْلَمُ مَا هِيَ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوخیثمۃ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے منصور رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت طلحہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اے طلحہ! مجھے تم غمگین نظر آرہے ہو کیا بات ہے؟ طلحہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلمہ کے بارے سنا تھا جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ (قبول کرنے والے کے لئے) جنت کو لازم کرنے والا ہے۔ لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کلمہ پوچھ نہیں سکا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ وہ

www.waseemziyai.com

کون سا کلمہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہے۔

مسند الامام احمد، مسند عثمان بن عفان، رقم الحدیث: 447۔ مستدرک الحاکم، جلد 1 صفحہ 350، 351، تصویر بیروت

فائدہ:- اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔ اگر چہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن دیگر کئی طرق سے ثابت ہونے کی وجہ سے قوی ہے۔

رقم الحدیث: 13

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقِيَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ أَصْبَحْتَ وَاجِمًا؟ قَالَ: كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَزْعُمُ أَنَّهَا مُوجِبَةٌ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا أَعْلَمُ مَا هِيَ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ منصور رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے کہا کہ میں آپ (طلحہ) کو غمگین دیکھ رہا ہوں، کیا بات ہے؟ طلحہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلمہ کے بارے میں سنا تھا جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ (قبول کرنے والے کے لئے) جنت کو لازم کرنے والا ہے۔ مگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمہ پوچھ نہیں سکا ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ وہ کون سا کلمہ ہے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سا کلمہ ہے۔ فرمایا وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہے۔ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔ (اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں)

حدیث نمبر 12 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں

رقم الحدیث: 14

امیر المومنین سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی مزید روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَهْلِ

www.waseemziyai.com

الْفِقْهِ غَيْرِ مُتَّهَمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ، أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَزِنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَتَوَسْوَسَ ، قَالَ عُثْمَانُ : وَكُنْتُ مِنْهُمْ ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي ظِلِّ أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ ، فَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَسَلَّمَ ، فَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّهُ مَرَّ وَلَا سَلَّمَ ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَقَالَ : أَلَا أُعْجِبُكَ ، مَرَرْتُ عَلَى عُثْمَانَ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ ، قَالَ : فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى أَتَيَا ، فَسَلَّمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : جَاءَنِي أَخُوكَ عُمَرُ ، فَزَعَمَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْكَ ، فَسَلَّمَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ، فَمَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : مَا فَعَلْتُ ، قَالَ عُمَرُ : بَلَى ، وَلَكِنَّهَا عُبِّيَّتُكُمْ يَا بَنِي أُمَيَّةَ ، قَالَ عُثْمَانُ : فَقُلْتُ : وَاللهِ مَا شَعَرْتُ بِأَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : صَدَقَ عُثْمَانُ ، وَقَدْ شَغَلَكَ أَمْرٌ ، قَالَ : قُلْتُ : أَجَلْ ، قَالَ : فَمَا هُوَ ؟ قَالَ عُثْمَانُ : قُلْتُ : تَوَفَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ، قَالَ عُثْمَانُ : فَقُمْتُ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : "مَنْ قَبِلَ الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا عَلَيَّ ، فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ" . إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اور انہوں نے صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک فقیہ اور غیر متہم (معتبر) آدمی نے بتلایا کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی انتہائی غمگین تھے یہاں تک کہ بعض تو وسوسے کے قریب ہو گئے (یعنی ہوش وحواس کھونے لگے) اور میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا۔ اسی دوران میں (مدینہ کے) قلعوں میں سے ایک قلعہ کے سائے میں بیٹھا تھا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور سلام کیا لیکن مجھے نہ ان کے گزرنے کا علم ہوا اور نہ ان کے سلام کا پتہ چلا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ میں آپ کو انتہائی عجیب بات بتلاتا ہوں۔ میں عثمان کے پاس سے گزرا تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا

www.waseemziyai.com

توانہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کی ولایت میں میرے پاس آئے اور دونوں نے سلام کیا۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس آپ کے بھائی عمر آئے تھے۔ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے پاس گزرے تھے اور سلام کیا تھا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا توکس وجہ سے آپ نے ایسا طرزِ عمل اختیار کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے تو ایسا نہیں کیا (یعنی مجھے تو اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے)۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں (ایسا ہی ہے) لیکن بات یہ ہے کہ اے بنی امیہ! یہ تمہارے غرور کی وجہ سے ہے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ آپ گزرے تھے اور نہ آپ کے سلام کا علم ہے۔فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان سچ کہتے ہیں۔(پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا) اے عثمان رضی اللہ عنہ! کیا آپ کسی بات میں مصروف تھے؟ حضرت عثمان فرماتے ہیں۔میں نے کہا جی ہاں (میں واقعی کسی بات میں مشغول تھا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا بات تھی؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اس سے پہلے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (آخرت میں) نجات کے بارے میں پوچھتا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا (انہیں گلے لگایا) اور کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہی اس کے زیادہ حق دار تھے (کہ اس بارے میں پوچھتے) حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخرت میں نجات کیسے ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو (وفات کے وقت) پیش کیا تھا اور انہوں نے اسے مجھ پر لوٹا دیا تھا جو آدمی اس کلمے کو قبول کرے گا تو یہی اس کی نجات کا ذریعہ ہوگا۔''

مسند الامام احمد، مسند ابی بکر، رقم الحدیث، 20

اس حدیث کی سند قوی ہے۔امام احمد نے بھی اپنی مسند میں اسے نقل کیا ہے۔

رقم الحدیث: 15

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو بَكْرٍ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ وَالانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ

www.waseemziyai.com

ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ . ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحَى ، ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْأُولَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ ، كُلُّ ذَلِكَ وَلا يَتَكَلَّمُ ، حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ . ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : سَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا شَأْنُهُ ؟ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : "نَعَمْ ، عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، فَجُمِعَ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِصَعِيدٍ وَاحِدٍ ، فَفَزِعَ النَّاسُ بِذَلِكَ حَتَّى انْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ ، فَقَالُوا : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، وَأَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، قَالَ : قَدْ لَقِيتُ مِثْلَ الَّذِي لَقِيتُمْ ، فَانْطَلِقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ إِلَى نُوحٍ (إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ) ﴿سورۃ آل عمران: 3 آیت نمبر: 33﴾ قَالَ : فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ ، فَيَقُولُونَ : اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، فَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ ، وَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ، فَيَقُولُ : لَيْسَ ذَلِكُمْ عِنْدِي ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ ، فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ ، فَيَقُولُ : لَيْسَ ذَلِكُمْ عِنْدِي وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى ، فَإِنَّ اللهَ كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا ، فَيَقُولُ مُوسَى : لَيْسَ ذَلِكُمْ عِنْدِي ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، فَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى ، فَيَقُولُ : لَيْسَ ذَلِكُمْ عِنْدِي ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، انْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، فَيَأْتِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مُحَمَّدُ ، ارْفَعْ رَأْسَكَ ، وَقُلْ تُسْمَعْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ . قَالَ : فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ ، فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا ، فَيَأْخُذُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِضَبْعِهِ ، قَالَ : فَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ ، قَالَ :

www.waseemziyai.com

فَيَقُولُ أَىْ رَبِّ جَعَلْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلا فَخْرَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ ، ثُمَّ قَالَ : ادْعُوا الصِّدِّيقِينَ فَيَشْفَعُونَ ، ثُمَّ يُقَالُ : ادْعُوا الأَنْبِيَاءَ ، فَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ، ثُمَّ يُقَالُ : ادْعُوا الشُّهَدَاءَ فَيَشْفَعُونَ لِمَنْ أَرَادُوا ، فَإِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذٰلِكَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أَدْخِلُوا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ ، قَالَ : ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : انْظُرُوا فِي النَّارِ ، هَلْ تَلْقَوْنَ فِيهَا مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ ؟ قَالَ : فَيَجِدُونَ فِي النَّارِ رَجُلا فَيُقَالُ لَهُ : هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ ؟ فَيَقُولُ : لا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُسَامِحُ النَّاسَ فِي الْبَيْعِ ، فَيَقُولُ : أَسْمِحُوا لِعَبْدِي كَإِسْمَاحِهِ إِلَى عِبَادِي ، ثُمَّ يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ رَجُلا آخَرَ ، فَيُقَالُ لَهُ : هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ ؟ فَيَقُولُ : لا ، غَيْرَ أَنِّي أَمَرْتُ وَلَدِي إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي بِالنَّارِ ، ثُمَّ اطْحَنُونِي حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ ، فَاذْهَبُوا بِي إِلَى الْبَحْرِ ، فَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ ، فَوَاللهِ لا يَقْدِرُ عَلَيَّ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ : لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : مِنْ مَخَافَتِكَ ، قَالَ : فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : انْظُرُوا إِلَى مُلْكِ أَعْظَمِ مَلِكٍ ، كَانَ لَكَ مِثْلُهُ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ، قَالَ : فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ ؟ قَالَ : فَضَحِكَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَذٰلِكَ الَّذِي ضَحِكْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى" إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سعید بن یعقوب ابوبکر الطالقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابونعامہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابوھنیدہ البراء بن نوفل نے بیان کیا اور وہ والان العروی سے اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ صبح کی نماز (فجر) پڑھائی پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ آپ نے ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھائی اور اس پورے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات چیت نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر گھر جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا

www.waseemziyai.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھئے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی مسکرا کر خاموش ہو گئے ہوں)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، میرے سامنے وہ سب کچھ پیش کیا گیا ہے جو آئندہ دنیا اور آخرت میں ہونے والا ہے۔ پس اول و آخر کے تمام انسانوں کو ایک ہی زمین پر جمع کیا جائے گا۔ لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے۔ یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان لوگوں کی حالت یہ ہو گی کہ پسینہ لگام کی صورت میں ان کے منہ تک پہنچا ہوا ہو گا۔ لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے عرض کریں گے۔ اے آدم! آپ پوری انسانیت کے باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا۔ آپ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے کہ تم لوگ اپنے (دوسرے) باپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھرانے کو اور عمران کے گھرانے کو سارے جہاں سے ﴿آل عمران: ۳۳﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا اور آپ کی دعا قبول فرمائی تھی اور زمین پر ایک کافر کو بھی زندہ نہ چھوڑا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے کہ میں اس کا حقدار نہیں ہوں۔ لیکن تم ابراہیم کے پاس چلے جاؤ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل (دوست) بنایا تھا۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا ہوں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے خصوصی کلام فرمایا تھا۔ (لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے)۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے کہ میں اس کا حقدار نہیں ہوں لیکن تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کوڑھیوں اور برص والوں کو ٹھیک کر دیتے تھے اور مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے (لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے میں ہوں لیکن تم لوگ پوری انسانیت کے سردار کے پاس جاؤ کیونکہ وہی پہلے شخص ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے انہی کے لئے زمین پھٹے گی (اور وہ نمودار ہوں گے) تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، پس وہی اللہ تبارک وتعالیٰ سے تمہاری سفارش کریں گے۔ پس حضرت جبریل علیہ السلام اللہ رب العزت کے پاس حاضر ہوں گے (اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اجازت طلب کریں گے) تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ انہیں اجازت دیجئے اور انہیں جنت کی خوشخبری دیجئے۔ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جائیں گے تو آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جمعہ نماز کی ادائیگی کے وقت کے بقدر سر بسجود رہیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اے محمد! سر اٹھایئے، کہیے، آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کیجئے۔ آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر سجدہ

www.waseemziyai.com

سے اٹھائیں گے پھر جب اللہ عزوجل کی طرف نظر اُٹھائیں گے تو سجدے میں گر پڑیں گے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت کے بقدر سر بسجود رہیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اے محمد! سر اٹھایئے اور کہے آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کیجئے۔ آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس پر آپ ﷺ پھر سجدہ کرنا چاہیں گے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کا بازو پکڑ لیں گے تو اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ پر دعا کے ایسے کلمات کھول دے گا جو اس سے پہلے کسی انسان کو نہیں بتلائے ہوں گے۔ فرمایا کہ پھر آپ ﷺ بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے۔ اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے پوری انسانیت کا سردار بنایا ہے اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور مجھے پہلا شخص بنایا جس کے لئے قیامت کے دن زمین پھٹے گی اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ یہاں تک کہ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے جس کی لمبائی صنعا اور ایلہ (دوشہروں کے نام ہیں) کے درمیان والی مسافت سے زیادہ ہوگی۔ (جب آپ ﷺ شفاعت کر چکیں گے)۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب صدیقین کو بلاؤ، پھر وہ شفاعت کریں گے۔ پھر کہا جائے گا انبیاء کرام علیہم السلام کو بلایا جائے۔ تو انبیاء کرام علیہم السلام آئیں گے۔ کسی نبی کے ساتھ امتیوں کی جماعت ہوگی۔ کسی نبی کے ساتھ پانچ چھ افراد (امتی) ہوں گے اور ایسے نبی بھی ہوں گے جن کے ساتھ ایک بھی فرد (امتی) نہ ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ شہداء کو بلایا جائے۔ تو وہ بھی جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے۔ جب شہداء شفاعت کر چکیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تو مہربانوں میں سے سب سے زیادہ مہربان ہوں۔ میری جنت میں ایسے لوگوں کو داخل کردو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ فرمایا کہ ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو پھر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ دیکھو! کیا جہنم میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہو؟ فرمایا کہ فرشتے دیکھیں گے تو انہیں ایک آدمی ملے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا تھا؟ وہ کہے گا اور تو کوئی نہیں کیا مگر یہ کہ میں خرید وفروخت میں لوگوں سے درگزر کا معاملہ کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کے ساتھ بھی درگزر کا معاملہ کرو جیسے یہ میرے بندوں کے ساتھ درگزر والا معاملہ کیا کرتا تھا۔ پھر فرشتے جہنم سے ایک دوسرے آدمی کو نکالیں گے اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ اور تو کوئی نہیں کیا البتہ جب میں مرنے لگا تو میں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر (میری راکھ کو) پیس کر سرمے کی طرح بنا لینا۔ پھر سمندر میں لے جا کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! پروردگارِ عالم مجھے زندہ کر کے (مجھ سے حساب کتاب لینے پر کبھی بھی) قادر نہ ہو سکے گا۔ فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا کہ آپ (اللہ تعالیٰ) کے خوف کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ ایک سلطنت کی طرف دیکھو جو بہت بڑی سلطنت ہے تیرے لئے اسی طرح کی اور اس کی مثل دس سلطنتیں

www.waseemziyai.com

ہیں۔فرمایا کہ وہ بندہ کہے گا کہ اے اللہ! کیا آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو بادشاہ ہیں؟ فرمایا کہ بندے کے اس طرح کہنے پر اللہ تعالیٰ مسکرا پڑے گا (اپنی شایانِ شان) اور میں بھی اسی وجہ سے چاشت کے وقت مسکرایا تھا۔اس حدیث کی سند جید ہے۔

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنة منزلة فیھا ، رقم الحدیث 194، 193 ،مسند الامام احمد رقم الحدیث 15،صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب ذکر و صف قوله صلی اللہ علیہ وسلم، و اول شافع و اول مشفع۔ رقم الحدیث: 6476، مسند ابی عوانة،جلد 1صفحه 175، 178، بیروت،مسند ابی یعلی،صفحه 18، 19،المکتب العلمی،بیروت

فائدہ:- اللہ تبارک وتعالیٰ کی مسکراہٹ اس کے شایانِ شان ہے۔جس کی حقیقت خود اللہ رب العزت کو ہی معلوم ہے۔

رقم الحدیث:16

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت احمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔وہ کہتے ہیں کہ ان سے ابراہیم بن اسحاق البنانی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان سے نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔(آگے مذکورہ بالا حدیث کی سند ہے اور مضمون بھی وہی ہے)

حدیث نمبر 15 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں

رقم الحدیث:17

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِمَّا حَضَرَ ذَلِكَ حُذَيْفَةُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَإِمَّا حَدَّثَهُ إِيَّاهُ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: " الشِّرْكُ أَخْفَى فِيكُمْ مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ "، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَهَلِ الشِّرْكُ إِلا مَا عُبِدَ مِنْ دُونِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ مَا دُعِيَ مَعَ اللهِ؟ شَكَّ عَبْدُ الْمَلِكِ، قَالَ: " ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا صِدِّيقُ، الشِّرْكُ أَخْفَى فِيكُمْ مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، أَلا

www.waseemziyai.com

أُخْبِرُكَ بِأَمْرٍ يُذْهِبُ صِغَارَهُ وَكِبَارَهُ، أَوْ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ؟ " قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: " تَقُولُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اللّٰهُمَّ أَنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا لَا أَعْلَمُ، قَالَ: وَالشِّرْكُ أَنْ تَقُولَ: أَعْطَانِي اللهُ وَفُلَانٌ، وَالنِّدُّ أَنْ تَقُولَ: لَوْلَا فُلَانٌ لَقَتَلَنِي فُلَانٌ ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت لیث بن ابی سلیم نے بیان کیا اور وہ ابو محمد سے اور وہ حذیفہ سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ یا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور یا حذیفہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تمہارے اندر شرک، زمین پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی ہے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا شرک یہ نہیں ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی جائے؟ عبدالملک راوی کو شک ہے کہ یا یہ الفاظ تھے کہ "کیا شرک یہ نہیں ہے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی اور کو (خدا سمجھ کر) پکارا جائے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدیق! تجھے تیری ماں روئے۔ شرک تو تمہارے اندر زمین پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتلاؤں جو اس کے صغیرہ و کبیرہ اور چھوٹے اور بڑے کو ختم کر دے۔ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر روز تین مرتبہ یہ دعا کیا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا لَا اَعْلَمُ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ساتھ شرک کرنے سے پناہ چاہتا ہوں جو میں جانتا ہوں اور تجھ سے استغفار چاہتا ہوں اس سے کہ جو میں نہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرک یہ ہے کہ تو کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ اور فلاں نے عطا کیا ہے۔ اس کی نظیر اور مثل قرار دینا یہ ہے کہ تو کہے کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو فلاں مجھے ضرور قتل کر دیتا۔

مسند ابی یعلی، صفحہ 19، 20، بیروت، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، رقم الحدیث، 281، الدر المنثور للسیوطی، جلد 4 صفحہ 54، دار الفکر، بیروت، حلیة الاولیاء لأبی نعیم، جلد 7، صفحہ 112، الخانجی، مصر

فائدہ: ۔ (اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا متن صحیح اور دوسری روایات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:18

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَشَهِدَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّرْكَ، فَقَالَ: " هُوَ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ ، فَسَأَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ صِغَارُ الشِّرْكِ وَكِبَارُهُ أَوْ صَغِيرُ الشِّرْكِ وَكَبِيرُهُ ، قَالَ : قُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لا أَعْلَمُ " .يَقُولُهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ .هُوَ كَسَابِقِهِ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ لیث بن ابی سلیم، **عنزہ** (شہر کا نام) کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں اور وہ معقل بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتے تھے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ''شرک تمہارے اندر زمین پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی ہے۔میں تمہیں ایسی بات بتلاتا ہوں کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو چھوٹا اور بڑا ہر قسم کا شرک ختم ہوجائے گا۔'' پھر فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَاْ اَعْلَمُ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کی پناہ چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ شرک کروں جان بوجھ کر اور میں نادانستگی میں کیے جانے والے شرک سے استغفار کرتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو تین بار دھرایا۔(اسکی سند گزشتہ روایت کی طرح ہے)

(الادب المفرد للبخاری ،رقم الحدیث:716)حدیث نمبر 17 کے تحت مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (**عنزہ** شہر کے شیخ سے کون مراد ہے معلوم نہیں ہے البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد'' رقم ۷۱۶ پر **عنزہ** کی بجائے بصرہ شہر کے شیخ کا ذکر کیا ہے)

رقم الحدیث:19

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْمَرُ ، قَالَ : أَرْنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْحَارِثِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ

www.waseemziyai.com

نَوْفَلٍ، عَنْ وَالانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یعمر نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوھنیدہ بن البراء بن نوفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ والان عدوی سے اور وہ حذیفہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حوض (کوثر) جس کی لمبائی صنعاء اور ایلہ (دو شہروں کے نام) کی مسافت سے بھی زیادہ ہوگی۔ پر لوگ آئیں گے۔

صحیح البخاری، کتاب الرقائق، باب فی الحوض، رقم الحدیث، 6580، بلفظ "ان قدر حوضی کما بین ایلۃ و صنعاء"، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا ﷺ و صفاتہ، رقم الحدیث 2303، فتح الباری لابن حجر، جلد 11، صفحہ 409، 411، دار الفکر، بیروت، المسند لابی عوانۃ، جلد 1 صفحہ 177، بیروت

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔)

رقم الحدیث: 20

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَوْلَى ابْنُ سِبَاعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا) ﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر: 123﴾، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا أُقْرِئُكَ آيَةً أُنْزِلَتْ عَلَيَّ"؛ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَقْرَأَنِيهَا، قَالَ: فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنِّي وَجَدْتُ انْفِصَامًا فِي ظَهْرِي حَتَّى تَمَطَّيْتُ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ"؛ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي وَأُمِّي وَأَيُّنَا لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ، وَإِنَّا لَمُجْزَوْنَ بِكُلِّ سُوءٍ عَمِلْنَا؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَمَّا أَنْتَ

www.waseemziyai.com

يَا أَبَا بَكْرٍ وَأَصْحَابُكَ فَتُجْزَوْنَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَيْسَتْ لَكُمْ ذُنُوبٌ. وَأَمَّا الآخَرُونَ. فَيُجْمَعُ لَهُمْ حَتَّى يُجْزَوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ". حديثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت موسیٰ بن عبیدہ نے بیان کیا' وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے مولیٰ بن سباع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ''جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! کیا میں تجھے وہ آیت پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وہ آیت پڑھوائی تو مجھے کچھ معلوم نہیں مگر یہ کہ میری کمر (گویا کہ) ٹوٹ گئی۔ یہاں تک کہ میں جھک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوبکر! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میری ماں اور باپ قربان ہوں، ہم میں سے کون ہے جس نے کوئی برائی نہ کی ہو؟ تو کیا ہمیں ہر برائی کی سزا دی جائے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوبکر! تم اور تمہارے ساتھیوں کا معاملہ تو یہ ہوگا کہ تمہیں تو اس دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا اور تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملو گے کہ تمہارے کوئی گناہ باقی نہ ہوں گے۔ البتہ دوسرے لوگوں کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا کہ انہیں جمع کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ انہیں قیامت کے دن اس کی سزا ملے گی۔''

سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورة النساء، رقم الحدیث 3039، صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة الآداب، باب ثواب المومن فیما یصیبة، رقم الحدیث 2574، صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ذکر البیان بان اللہ قد یجازی۔ رقم الحدیث 2910، مسند الامام احمد رقم الحدیث: 68، مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث 111 مسند ابی یعلی ، صفحہ 33، 34، الاسلامی، بیروت، مستدرک الحاکم، جلد 3 صفحہ، 75, 74، تصویر، بیروت، سنن البیہقی، جلد 3 صفحہ 373، تصویر، بیروت، تفسیر ابن کثیر، جلد 2 صفحہ 588، الشعب، بیروت

فائدہ:- (یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں حضرت مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) ﴿سورة النساء 4 آیت ۱۲۳﴾ تو بہت ہی سخت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مصیبتیں، امراض اور غم جو دنیا میں پیش آتے ہیں وہی اس برائی کا بدلہ ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۵۸۸)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 21

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا كَوْثَرٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ، فَمَشَى مَعَهُ نَحْوًا مِنْ مِيلَيْنِ، فَقِيلَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ لَوِ انْصَرَفْتَ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُمَا اللهُ عَنِ النَّارِ" قَالَ: ثُمَّ بَدَا لَهُ فِي الِانْصِرَافِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَامَ فِي الْجَيْشِ، فَقَالَ: "أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ لَا تَعْصُوا، وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَجْبُنُوا، وَلَا تُغْرِقُوا نَخْلًا، وَلَا تَحْرِقُوا زَرْعًا، وَلَا تَحْبِسُوا بَهِيمَةً، وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً، وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا، وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا، وَسَتَجِدُونَ أَقْوَامًا حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لِلَّذِي حَبَسُوهَا، فَذَرُوهُمْ وَمَا حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ، وَسَتَجِدُونَ أَقْوَامًا قَدِ اتَّخَذَتِ الشَّيَاطِينُ أَوْسَاطَ رُءُوسِهِمْ أَفْحَاصًا، فَاضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَسَتَرِدُونَ بَلَدًا يَغْدُو عَلَيْكُمْ وَيَرُوحُ فِيهِ الطَّعَامُ وَالْأَلْوَانُ، فَلَا يَأْتِيَنَّكُمْ لَوْنٌ إِلَّا ذَكَرْتُمُ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، وَلَا يُرْفَعُ لَوْنٌ إِلَّا حَمِدْتُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ" ثُمَّ قَالَ أَيْضًا: بَلَغَنَا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادِيًا فَيُنَادِي: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ فَلْيَقُمْ، فَيَقُومُ أَهْلُ الْعَفْوِ، فَيُكَافِئُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا كَانَ مِنْ عَفْوِهِمْ عَنِ النَّاسِ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابونصر التمار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے کوثر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو (ایک لشکر کا امیر بنا کر) شام کی طرف بھیجا تو ان کے ساتھ دو میل کے قریب پیدل چلتے رہے۔ آپ سے کہا گیا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ! اگر آپ واپس لوٹ جائیں تو بہتر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "کہ جس آدمی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے واپس مڑ جانے کا ارادہ کیا تو لشکر کے سامنے کھڑے ہو کر خطاب کرتے ہوئے فرمایا "میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے

www.waseemziyai.com

ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔تم نہ تو نافرمانی کرنا، نہ مالِ غنیمت میں سے چوری کرنا، نہ بزدلی کا مظاہرہ کرنا، نہ کھجوروں کو غرق کرنا، نہ کھیت کو آگ لگانا، نہ کسی جانور کو قید کرنا، نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، نہ کسی بوڑھے کو قتل کرنا، نہ کسی چھوٹے بچے کو قتل کرنا۔تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اس ذات (خدا) کے لئے دنیا سے کاٹ رکھا ہوگا، انہیں چھوڑ دینا اور کچھ نہ کہنا حالانکہ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کے لئے دنیا سے نہیں کاٹ رکھا (بلکہ دنیوی مفادات کے لئے ایسا کیا ہے) اسی طرح تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جن پر شیاطین غالب آچکے ہوں گے تو تم انہیں قتل کردینا اور تم عنقریب ایسے شہر میں جاؤ گے کہ صبح سویرے اور شام کے وقت اس میں کھانے اور کئی رنگ کی چیزیں تمہارے سامنے آئیں گے۔تمہارے پاس جو بھی رنگ آئے تم اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور جو بھی رنگ اُٹھے اس پر اللہ عزوجل کی حمد کرنا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ایک پکارنے والے کو حکم دے گا تو وہ پکارے گا کہ سنو! کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے کہ اس کا اللہ عزوجل کے ہاں کوئی حق ہو تو وہ کھڑا ہوجائے۔پس معافی و درگزر کا معاملہ اپنانے والے کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کو معاف کرنے کا صلہ عطا فرمائے گا۔

صحیح البخاری ،کتاب الجهاد و السیر ،باب من اغبرت قدماه فی سبیل الله ،رقم الحدیث 2811,907 ،سنن الترمذی ،کتاب فضائل الجهاد ،باب من اغبرت قدماه فی سبیل الله ،رقم الحدیث ،1632 ،سنن النسائی ،کتاب الجهاد ،باب ثواب من اغبرت قدماه فی سبیل الله ،رقم الحدیث: 3116 ،مسند الامام احمد ،رقم الحدیث ،28052 ,22308 ,16031 ,15010 ،مؤطا امام مالک ،جلد 2 صفحه 447، دار الفکر ،بیروت ،سنن الدارمی ،جلد 2صفحه 202، تصویر، بیروت ،مجمع الزوائد ،جلد 5 صفحه 286، القدسی ،بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔کیونکہ اس میں راوی کوثر بن حکیم ضعیف ہے۔البتہ ابوعبس عبدالرحمن بن جبیر کی سند کے ساتھ جو روایت ہے وہ صحیح ہے۔جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری جلد ۲ ص ۳۲۵ پر ذکر کیا ہے۔)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو وصیت کرنے والی روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا جلد ۲ ص ۴۴۷ پر نقل کیا ہے۔لیکن یہ یحییٰ بن سعید کے واسطے سے ذکر کیا ہے۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں جلد ۹ ص ۸۵ پر سعید بن المسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دورانِ جہاد پھل دار درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے حالانکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود کے قبیلے بنونضیر پر حملہ کیا تھا تو ان کی کھجوروں کو کاٹا بھی تھا اور جلایا بھی تھا اس

www.waseemziyai.com

لئے جمہور دورانِ جنگ پھل دار درختوں کے کاٹنے کے جواز کے قائل ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مذکورہ ارشاد سے مراد یہ لیتے ہیں کہ جان بوجھ کر بلا ضرورت انہیں کاٹا نہ جائے۔ ہاں اگر جنگ میں رکاوٹ بن رہے ہوں مثلاً دشمن ان میں چھپتا ہے یا ان کی اوٹ لے کر حملہ کرتا ہے تو تب انہیں کاٹنے اور جلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رقم الحدیث: 22

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْجَصَّاصُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِغُلَامِهِ: انْظُرِ الْمَكَانَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبًا، فَلَا تَمُرَّ بِي عَلَيْهِ، فَسَهَا الْغُلَامُ، فَإِذَا هُوَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبًا فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ. ثَلَاثًا، وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتَ صَوَّامًا، قَوَّامًا، وَصُولًا لِلرَّحِمِ، وَإِنِّي لَأَرْجُو مَعَ مَسَاوِءِ مَا أَصَبْتَ أَلَا يُعَذِّبَكَ اللَّهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فِي الدُّنْيَا".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے امیہ بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت زیاد الجصاص روایت کرتے ہیں اور ابن جدعان رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا کہ جاؤ وہ جگہ دیکھ لو جہاں ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی گئی ہے تاکہ تم مجھے اس کے اوپر سے گزار دینا۔ غلام کو یہ بات بھول گئی۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پھانسی پر لٹکے ہوئے ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائیں تین بار، اللہ کی قسم! تم تو کثرت سے روزے رکھنے والے تھے، کثرت سے رات کو قیام کرنے والے تھے، صلہ رحمی کرنے والے تھے، باوجود اس بات کے کہ آپ کے ساتھ برا سلوک کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب نہیں دے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابن عمر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو آدمی کوئی برائی کرتا ہے تو دنیا میں اسے اس کی سزا دی جاتی ہے۔''

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ زیاد جصاص سے مراد زیاد بن ابی زیاد الجصاص ہے جسے ابن معین

www.waseemziyai.com

اور علی بن مدینی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن جدعان سے مراد علی بن زید بن عبد اللہ بن زھیر بن عبد اللہ بن جدعان التیمی ہے)

سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب سورۃ النساء، رقم الحدیث 3039، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 23، تفسیر الطبری، رقم الحدیث: 10522، دار الفکر، بیروت

رقم الحدیث: 23

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْكَوْثَرِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: مَا النَّجَاةُ مِنْ هَذَا الأَمْرِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ؟ قَالَ: "شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ". وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہ بن مطیع نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ھشیم روایت کرتے ہیں اور وہ کوثر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے اور نافع رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم جس امتحان میں پڑے ہوئے ہیں اس سے نجات کا کیا طریقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ (یہ حدیث صحیح ہے)

حدیث نمبر 7،12،13 اور 14 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

رقم الحدیث: 24

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: نَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں غندر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے واقد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

www.waseemziyai.com

سنا کہ ”اے لوگو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے اہل بیت کی نگہبانی کرو۔“ (یعنی ان سے اچھا سلوک کرو، نہ ان سے براسلوک کرو اور نہ کوئی تکلیف پہنچاؤ)

صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث، 3713 اور 3751

فائدہ:- (اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

رقم الحدیث: 25

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْحِزَامِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا أَفْضَلُ الْحَجِّ؟ قَالَ: الْعَجُّ وَالثَّجُّ". صَحِيحٌ بِطُرُقِهِ وَشَوَاهِدِهِ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اسحاق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن ابی فدیک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ضحاک بن عثمان حزامی نے بیان کیا اور وہ محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”وہ حج افضل ہے جس میں آدمی گرد آلود ہو (پراگندہ بال ہو) بلند آواز سے تلبیہ کہا جائے اور خون بہایا جائے (قربانی کی جائے)۔“

فائدہ:- (اس روایت کا ایک راوی محمد بن اسحاق بلخی ضعیف ہے اور دیگر راوی ثقہ ہیں۔ البتہ یہ حدیث اپنے مختلف طرق اور شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے چنانچہ امام احمد حضرت زید بن خالد الجہنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے محمد! آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیجئے کہ وہ تلبیہ پڑھتے وقت اپنی آواز بلند رکھا کریں کیونکہ تلبیہ حج کے شعار میں سے ہے۔

سنن الترمذی، کتاب الجمع، باب ماجاء فی فصل التلبیۃ و النحر، رقم الحدیث 827، سنن ابن ماجۃ، کتاب المناسک، باب رفع الصوت بالتلبیۃ، رقم الحدیث، 2924 سنن الدارمی، جلد 2 صفحہ 31، القدسی، بیروت، مسند ابی یعلی، صفحہ 1260 و 1261، المکتب الاسلامی، بیروت، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 16672,16685

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 26

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ"

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت محمد بن اسحاق نے روایت کیا کہ مجھ سے حسین بن عبداللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عکرمہ اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نبی علیہ السلام نے بھی دنیا سے رحلت فرمائی جس جگہ اس کی روح قبض ہوئی اسے اسی جگہ دفن کیا گیا:۔''

سنن ابن ماجۃ،باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، رقم الحدیث: 1628،مسند ابی یعلی،صفحہ 10،المکتب الاسلامی،بیروت،نصب الرایۃ للزیلعی،جلد 2صفحہ 298 المکتبۃ الاسلامیۃ،بیروت،دلائل النبوۃ للبیھقی،جلد 7صفحہ 260 دار الکتب العلمیۃ،بیروت،فتح الباری لابن حجر ،جلد 1صفحہ 529 دار الفکر بیروت ،کنز العمال للمتقی ،رقم18763

فائدہ:- (اس روایت کو ابویعلی نے اور ابن ماجہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الترمذی میں ابواب الشمائل میں اور امام نسائی نے سنن الکبریٰ میں سالم بن عبد الاشجعی رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں کہ حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس جگہ دفن کیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض فرمائی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک روح پاکیزہ جگہ میں قبض کی گئی ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:27

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الْمَغَازِي، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں احمد بن محمد صاحب المغازی نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا اور وہ محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔ (آگے ماقبل ذکر کی گئی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے بعد تدفین والی جگہ کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔)

حدیث نمبر 26 ملاحظہ ہو

رقم الحدیث:28

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الْأَعْمَشَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اخْتَصَمَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُحَوِّلَهُ عَنْ مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَتَرَكَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مَا كُنْتُ لِأُحَوِّلَهُ. فَلَمَّا قَامَ عُثْمَانُ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا سَمِعَ عُثْمَانُ مَقَالَةَ الْعَبَّاسِ أُسْكِتَ مَلِيًّا، فَضَرَبْتُ بِيَدِي بَيْنَ كَتِفَيْ أَبِي، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللهَ لَمَا تَرَكْتَهَا لِعَلِيٍّ، فَتَرَكَهَا". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت مالک بن اسماعیل النھدی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالرحمن بن حمید الرؤاسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے اور انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر سے اور عمیر نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث (کے انتظام کے بارے) میں تنازع پیدا ہوا تو وہ دونوں فیصلے کے لئے حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کر کے گئے ہیں۔ میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد یہ دونوں حضرات پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے (اور تنازع پیش کر کے فیصلہ چاہا) تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے چھوڑ کر گئے ہیں میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا ہوں۔ اس کے بعد یہ دونوں حضرات، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تنازع کے فیصلے کے لئے آئے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بات سن چکے تو انہوں نے خاموشی اختیار کرلی (اور طویل بحث و مباحثہ سے توقف اختیار کرلیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس دوران) میں نے اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کندھوں کی درمیان والی جگہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ اسے حضرت علی کے لئے چھوڑ دیں (یعنی ان کے حق میں دستبردار ہوجائیں) تو انہوں (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے چھوڑ دی۔ (یعنی ان کے حق میں دستبردار ہوگئے)۔ (اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

مسند الامام احمد، رقم الحدیث: 77

رقم الحدیث: 29

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ خَاصَمَ الْعَبَّاسُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي أَشْيَاءَ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ "شَيْئًا تَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَلَمْ يُحَرِّكْهُ. فَلَا أُحَرِّكُهُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یحیٰی بن حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اعمش رحمۃ اللہ علیہ، اسماعیل بن رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابن عباس کے غلام عمیر سے اور عمیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کی اشیاء کے بارے میں حضرت عباس کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تنازع ہوا تو وہ دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے لئے آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس حالت میں چھوڑ گئے ہیں اور اس کو کوئی حرکت نہیں دی (تبدیلی نہیں کی تھی) تو میں بھی اس کو حرکت نہ دوں گا (کوئی تبدیلی نہ کروں گا۔)

حدیث نمبر 28 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور یہ حدیث ماقبل مذکور حدیث سے مختصر ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:30

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَاكَ قَدْ شِبْتَ، قَالَ: " شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالْوَاقِعَةُ، وَالْمُرْسَلاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ وہ شیبان رحمۃ اللہ علیہ، ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے آپ پر بڑھاپے کے آثار نظر آتے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سورۃ ھود، سورہ واقعہ، سورۃ والمرسلات، سورۃ عم یتساءلون اور سورۃ اذا الشمس کورت (کے مضامین) نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔''

سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورۃ الواقعۃ، رقم الحدیث: 3297، الطبقات الکبری لابن سعد، جلد 1 صفحہ 435، التحریر، مصر، مستدرک الحاکم، جلد 2 صفحہ 343، تصویر، بیروت

فائدہ:- (شارحین حدیث علماء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ چونکہ ان سورتوں میں قیامت و آخرت کے ہولناک احوال کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہلاکت و عذاب کا شکار ہونے والوں اور عذاب و سزا کی مختلف حالتوں اور صورتوں کو بیان کیا گیا ہے، الغرض شدید تخویف و وعید ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان سورتوں کے خوفناک مضامین نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امت اس سے عبرت حاصل کرے۔

رقم الحدیث:30

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: مَا شَيَّبَكَ؟ قَالَ: " سُورَةُ هُودٍ، وَالْوَاقِعَةُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ". إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں

www.waseemziyai.com

حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور وہ ابو اسحاق سے اور وہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کس چیز نے آپ کو بوڑھا کر دیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سورۃ ھود، سورۃ واقعہ، سورۃ عم یتساءلون اور سورۃ واذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔''

مسند ابی یعلی، صفحہ 35

فائدہ:- (اس حدیث کی سند قوی ہے لیکن مرسل ہے۔ امام ابویعلی نے اپنی مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

رقم الحدیث: 32

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: شِبْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: "شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالْوَاقِعَةُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ". حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبدالرحیم بن سلیمان بیان کرتے ہیں اور وہ زکریا سے اور وہ ابو اسحاق سے اور ابو میسرہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بوڑھے ہو گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ سورۃ ھود، سورۃ واقعہ، سورۃ عم یتساءلون اور سورۃ اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔''

حدیث نمبر 30,31 میں حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

فائدہ:- (راوی زکریا سے مراد زکریا بن ابی زائدہ ھمدانی کوفی ہے جو کہ ثقہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

رقم الحدیث: 33

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ حُسَامِ بْنِ مِصَكٍّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ"، أَنَّهُ نَهَسَ مِنْ كَتِفٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ".

www.waseemziyai.com

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں سفیان بن وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت زید بن حباب بیان کرتے ہیں اور وہ حسام بن مصک سے اور وہ، ابن سیرین سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کندھے (دستی) کے گوشت کو دانتوں سے چبا کر کھایا، پھر نماز پڑھائی اور وضو (دوبارہ) نہیں کیا۔

صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یتوضأ من لحم الشاۃ و السویق، رقم الحدیث، 208, 207، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، رقم الحدیث 354,355

فائدہ: ۔ (اس رویت کی سند ضعیف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گوشت کھانے کے بعد وضو دوبارہ نہ کرنے کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی سند ضعیف ہے البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی براہ راست مروی روایت صحیح ہے۔ جسے امام احمد نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔

رقم الحدیث: 34

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، عَنْ حُسَامِ بْنِ الْمِصَكِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ : "نَهَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ كَتِفٍ فَلَمْ يَتَوَضَّأْ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ہمیں ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن داؤد بیان کرتے ہیں اور وہ حسام بن مصک سے اور وہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کندھے (دستی) کے گوشت کو دانتوں سے چبا کر کھایا، پھر وضو نہیں کیا۔

سنن ابی دائود، کتاب الطھارۃ، باب فی ترک الوضؤ مما مست النار، رقم الحدیث 189, 187، سنن ابن ماجۃ، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، رقم الحدیث 488، مؤطا امام مالک، جلد 1 صفحہ 25، دار الفکر، بیروت، صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب ذکر البیان بان الکتف الذی اکلہ المصطفی ﷺ ولم یتوضاء، رقم الحدیث، 1143، صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث 2552، مسند الامام احمد، رقم الحدیث، 1988، 2002، 2188، 3287، 2406,2467۔ حدیث نمبر 33 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 35

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت یعقوب بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد (ابراہیم) نے بیان کیا اور ان سے صالح اور ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عروۃ بن الزبیر نے اور انہوں نے اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ترکہ کے بارے میں سوال کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور فئی (مال غنیمت) عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "ہماری وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔"

صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس رقم الحدیث: 3094، 3093، صحیح مسلم، کتاب الجھاد، باب قول النبی ﷺ لانورث، رقم الحدیث 1759، سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والفئی، باب فی صفایا رسول اللہ ﷺ من الاموال، رقم الحدیث 2968، 2969، سنن النسائی، کتاب قسم الفئی، رقم الحدیث 4154، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 25

فائدہ:۔ (اس روایت کی سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کافی طویل نقل کیا ہے۔ جس میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جواب پر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا غصہ ہوگئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئیں اور اپنی وفات تک ناراض رہیں)

حضرات محدثین کرام نے اس حدیث پر کافی طویل بحثیں کی ہیں اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا،

www.waseemziyai.com

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جواب پر ناراض نہیں ہوئیں بلکہ مطمئن ہوگئیں اور اس کے بعد کبھی میراث کا مطالبہ نہیں کیا۔ جیسا کہ آگے حدیث نمبر ۳۸ میں بھی اس کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ باقی روافض کی پھیلائی ہوئی من گھڑت اور جھوٹی روایات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ یہ روایات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی شان کے خلاف اور قرآن و سُنّت کے منافی ہیں۔

رقم الحدیث: 36

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ". اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم بن عرعرۃ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر نے ہم سے بیان کیا اور معمر نے زہری اور انہوں نے حضرت عروۃ سے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ہماری وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، رقم الحدیث 3094 ,3093،صحیح مسلم، کتاب الجھاد، باب "لانورث"، رقم الحدیث 1759،صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب نمبر 20، رقم الحدیث 4823،مؤطا امام مالک،جلد 2صفحہ، 993، دار الفکر،بیروت،مسند الامام احمد،رقم الحدیث 9,55

(اس روایت کی سند صحیح ہے۔)

فائدہ:- امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ زہری حضرت عروہ سے اور وہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے ارادہ کیا کہ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترکے میں سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُن کے ارادے کا علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا نے دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا ''ہماری وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 37

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ لَمَّا تُوُفِّيَ بُكِيَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الرِّجَالِ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِ أُولَاءِ، إِنَّهُنَّ حَدِيثَاتُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ الْمَيِّتَ يُنْضَحُ عَلَيْهِ الْحَمِيمُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن الحسن بن ابی الحسن المخزومی نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت سلیمان بن بلال نے بیان کیا اور وہ عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ سے اور وہ یعقوب بن عتبہ اور وہ عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو (غم کی وجہ سے گھر والوں کی طرف سے) ان پر بہت رویا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (گھر سے) لوگوں کے پاس آئے اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم سے (عورتوں کے رونے دھونے پر) معذرت چاہتا ہوں اس لئے کہ ان (رونے والی) عورتوں کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے ابھی ابھی زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ (جس کے اثرات ان پر ابھی تک باقی ہیں)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "زندہ لوگوں (ورثا) کے میت پر رونے کی وجہ سے میت پر گرم پانی ڈالا جاتا ہے۔"

كنز العمال للمتقي، رقم الحديث 42464، جمع الجوامع للسيوطي، 5960، مجمع البحوث، بيروت، المطالب العالية لابن حجر، 785 التراث الاسلامي، بيروت، علل الحديث لابن ابي حاتم، 1036 السلفية، السعودية، مسند الامام احمد، رقم الحديث 4959،24806،26273،288

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث کا مضمون صحیح ہے کیونکہ یہ دوسری کئی روایات سے ثابت ہے۔ اس حدیث میں رونے سے مراد نوحہ کر کے رونا ہے۔ جمہور فرماتے ہیں کہ ورثاء کے نوحہ کرنے پر میت کو تب عذاب ہوتا ہے جب میت اپنی زندگی میں نوحہ کرنے کی وصیت کر کے نہ جائے یا اسے معلوم ہو کہ میرے مرنے پر نوحہ کیا جائے گا۔ اس کے باوجود اس سے منع کر کے نہیں جاتا تو تب بھی عذاب ہوگا۔ جو میت اپنی زندگی میں منع کر کے جائے اس کے باوجود اس پر نوحہ کیا جائے تو میت کو عذاب نہ ہوگا بلکہ نوحہ کرنے والے گنہگار ہوں گے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 38

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَرنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ. فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: " لا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ ". وَإِنِّي وَاللهِ لا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ. قَالَتْ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى مَاتَتْ، فَدَفَنَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبُو بَكْرٍ. قَالَتْ: فَكَانَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجْهٌ مِنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ انْصَرَفَتْ وُجُوهُ النَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ، فَمَكَثَتْ فَاطِمَةُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَقَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَمْ يُبَايِعْهُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَ: لا، وَلا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ حَتَّى بَايَعَهُ عَلِيٌّ. قَالَ: فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ انْصِرَافَ وُجُوهِ النَّاسِ عَنْهُ ضَرَعَ إِلَى مُصَالَحَةِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ائْتِنَا، وَلا تَأْتِنَا بِأَحَدٍ مَعَكَ، وَكَرِهَ أَنْ يَأْتِيَهُ عُمَرُ لِمَا عَلِمَ مِنْ شِدَّةِ عُمَرَ. فَقَالَ عُمَرُ: لا تَأْتِهِمْ وَحْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لآتِيَنَّهُمْ وَحْدِي، وَمَا عَسَى أَنْ يَصْنَعُوا بِي. فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ. فَدَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ جَمَعَ بَنِي هَاشِمٍ عِنْدَهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ، فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنَا أَنْ نُبَايِعَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنْكَارًا لِفَضِيلَتِكَ، وَلا نَفَاسَةٌ عَلَيْكَ لِخَيْرٍ سَاقَهُ اللهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ لَنَا فِي هَذَا الأَمْرِ حَقًّا، فَاسْتَبْدَدْتُمْ عَلَيْنَا، ثُمَّ ذَكَرَ قَرَابَتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَقَّهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذَلِكَ حَتَّى بَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا صَمَتَ عَلِيٌّ تَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ، فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللهِ لَقَرَابَةُ

www.waseemziyai.com

رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَلُوتُ فِي هَذِهِ الْأُمُورِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ عَنِ الْخَيْرِ ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : " لا نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ " ، وَإِنِّي وَاللهِ لا أَذْكُرُ أَمْرًا صَنَعَهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الظُّهْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، ثُمَّ عَذَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِبَعْضِ مَا اعْتَذَرَ بِهِ ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَذَكَرَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ، ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ ، قَالَ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ . إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر بن زنجویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے معمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی میراث کی درخواست کر رہے تھے اور وہ اس وقت فدک کی زمین اور خیبر کے حصے کی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ہماری میراث جاری نہیں ہوتی اور ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔" پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اسی مال کی آمدن کھاتے تھے اور اللہ کی قسم! میں کوئی ایسا معاملہ نہ چھوڑوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور میں نہ کروں (بلکہ میں ویسا ہی کروں گا) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس جواب پر ان سے تعلق منقطع کر لیا اور اپنی وفات تک آپ سے اس معاملے سے متعلق بات چیت نہیں کی۔ (وفات کے بعد) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو (ان کی وصیت کے مطابق) رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کی خبر نہیں دی گئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں ایک بڑا مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو لوگوں کے چہرے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پھر گئے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں پھر وفات پا گئیں۔ معمر راوی کہتے

www.waseemziyai.com

ہیں کہ ایک آدمی نے ابن شہاب زہری سے پوچھا کہ کیا حضرت علی ؓ نے چھ ماہ تک حضرت ابوبکر کی بیعت خلافت نہ کی تھی؟ زہری نے جواب دیا کہ ہاں، حضرت علی ؓ نے بیعت نہیں کی بلکہ خاندان بنی ہاشم کے کسی آدمی نے اس وقت تک بیعت نہیں کی جب تک کہ حضرت علی ؓ نے نہیں کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی ؓ نے لوگوں کے چہرے پھرے ہوئے دیکھے تو حضرت ابوبکر ؓ سے صلح کرنے پر مجبور ہو گئے چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میرے پاس آئیں اور آپ کے ساتھ دوسرا کوئی آدمی نہ ہو، حضرت علی ؓ نے ایسا اس لیے کہا کہ وہ حضرت عمر ؓ کی سخت طبیعت کی بنا پر ان کے آنے کو پسند نہ کرتے تھے۔ (جب ابوبکر ؓ کے پاس پیغام پہنچا) تو حضرت عمر ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا کہ آپ ان کے پاس اکیلے نہ جائیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس اکیلا ضرور جاؤں گا، مجھے اس بات کی امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ کچھ (برا سلوک) کریں گے۔

الغرض حضرت ابوبکر ؓ حضرت علی ؓ کے پاس چلے گئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو حضرت علی ؓ نے خاندانِ بنی ہاشم کے لوگوں کو اپنے ہاں جمع کیا ہوا تھا۔ حضرت علی ؓ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا کے بعد کہا کہ "اما بعد! اے ابوبکر! آپ کی بیعت سے یہ امر مانع نہ تھا کہ ہم آپ کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور نہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خیر (مقام و مرتبہ اور فضیلت) عطا فرمائی ہے اس پر حسد کرتے ہیں، نہیں بلکہ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ خلافت و امارت کا حق ہمیں حاصل ہے اور تم لوگوں نے ہمارے (اوپر زیادتی کرتے ہوئے) ہمارے حق کو چھین لیا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت علی ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی رشتہ داری اور ان کے حقوق کا ذکر کیا اور مسلسل اس کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر ؓ رو پڑے۔ جب حضرت علی ؓ خاموش ہوئے تو حضرت ابوبکر ؓ نے شہادت دی، اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری کا خیال کرنا مجھے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنے اور تمہارے درمیان کے معاملات میں بھلائی والا معاملہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ہماری وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ صدقہ ہوتا ہے۔"

پھر ابوبکر ؓ نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کے اہل و عیال اسی مال کی آمدن سے کھاتے تھے اور اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے جس معاملے میں جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے۔ ان شاء اللہ میں بھی ویسا ہی کروں گا۔ حضرت علی ؓ حضرت ابوبکر کی اس بات کے بعد حضرت ابوبکر ؓ سے کہا کہ شام کے وقت آپ کی بیعت کرنے کا آپ سے وعدہ ہے۔

پھر جب حضرت ابوبکر ؓ نے ظہر کی نماز پڑھا لی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں مخاطب کرتے

www.waseemziyai.com

ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیعت نہ کرنے کے عذر کو پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت و جانشینی کے لئے استحقاق کو بیان کیا اور ان کی فضیلت اور قبولِ اسلام میں سبقت (پہل) کرنے کا تذکرہ کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ فوراً (اس طرز عمل پر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے عرض کیا کہ آپ نے بہت ہی درست اور بہت ہی اچھا کارنامہ انجام دیا ہے۔

حدیث نمبر 35 کی تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (اس روایت کے بارے میں محدثین نے کافی طویل کلام فرمایا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں تاخیر کرنے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے میراث کے مطالبے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جواب پر سیدہ کے ناراض ہونے اور وفات تک گفتگو نہ کرنے ان تمام واقعات کے صحیح و غلط اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیعت نہ کرنے کی وجوہات کے بارے میں اشکالات کے جوابات دیے ہیں)

رقم الحديث: 39

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "تَمَثَّلْتُ بِهَذَا الْبَيْتِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْضِي:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ اور ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے بیان کیا۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت یزید بن ھارون رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس شعر کی مثال دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے۔

''وہ سفید رنگ والا جس کے چہرے کے طفیل (وسیلہ سے) بارش طلب کی جاتی ہے۔ وہ یتیموں کا ماویٰ وملجا، ان کی مدد کرنے والا اور کمزوروں کو تحفظ دینے والا ہے۔''

www.waseemziyai.com

صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، رقم الحدیث: 1008،1009، سنن ابن ماجۃ، رقم الحدیث: 1272، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 5673، سیرت ابن ھشام، جلد 1 صفحہ 299، 291، المکتبۃ الاسلامیۃ، بیروت، البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، جلد 3، صفحہ 53،57، دار الفکر، بیروت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شعر کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ روایت میں مذکور شعر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کا ہے جو ان کے طویل قصیدہ کا حصہ ہے۔ یہ قصیدہ اسی (80) سے زائد اشعار پر مشتمل ہے اور ابوطالب نے یہ قصیدہ اس وقت کہا تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان بنی ہاشم کا بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ یہ اشعار ابوطالب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے تھے۔ سیرت نگار ابن ھشام نے اپنی کتاب میں جلد ۱ ص ۲۹۱، ۲۹۹، ابن کثیر نے البدایۃ والنھایۃ میں جلد ۳ ص ۵۳، ۵۷ میں مذکورہ قصیدہ نقل کیا ہے)

رقم الحدیث: 40

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ دُعَاءً عَلَّمَنِيهِ، ذَكَرَ: "أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَلِّمُهُ أَصْحَابَهُ وَيَقُولُ: لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَبَلُ ذَهَبٍ دَيْنًا ثُمَّ دَعَا بِذَلِكَ قَضَاهُ اللهُ عَنْهُ: اللَّهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا أَنْ تَرْحَمَنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ"، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَكَانَ عَلَيَّ ثِقْلَةٌ مِنْ دَيْنٍ وَكُنْتُ أَدْعُو بِذَلِكَ الدُّعَاءِ، فَقَضَى اللهُ مَا كَانَ عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت طلحہ بن یحیی انصاری بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے یونس بن زید ایلی نے بیان کیا اور انہوں نے حکم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے

www.waseemziyai.com

روایت کیا اور انہوں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سنی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ آپ نے ذکر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے تھے وہ فرماتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک پہاڑ کے برابر سونے کا مقروض ہو اور یہ دعا کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ! اس کے قرض کو ادا کرنے کے اسباب پیدا فرما دے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الهَمِّ كَاشِفَ الغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهَا اَنْ تَرْحَمَنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

(اے اللہ! تو پریشانی کو ختم کرنے والا ہے، غم کو دور کرنے والا ہے، پریشان حالوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ دنیا و آخرت میں رحم کرنے والا اور مہربانی فرمانے والا ہے۔ تجھ سے استدعا ہے کہ مجھ پر ایسی رحمت فرما کہ جو مجھے تیرے سوا دوسروں کے رحم کرنے سے بے نیاز کر دے)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر قرض کا بوجھ تھا تو میں یہ دعا کرتا رہا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے قرض کو ادا فرما دیا (اس کی ادائیگی کے اسباب پیدا فرما دیے)

مستدرک الحاکم، جلد 1 صفحہ 515، تصویر، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم 15561، 15562، الترغیب والترھیب للمنذری، جلد 2 صفحہ 615، مصطفی الحلبی، بیروت، مجمع الزوائد للھیثمی، جلد 10 صفحہ 186، القدسی، بیروت، الدر المنثور للسیوطی، جلد 1 صفحہ 9 دار الفکر، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے کیونکہ امام احمد بن حنبل نے راوی حکم بن عبداللہ بن سعد ایلی کی روایات کو موضوع قرار دیا ہے۔ اسی طرح حضرت یحییٰ بن معین نے اسے غیر ثقہ جبکہ ابوحاتم نے اسے کذاب تک کہا ہے)

رقم الحديث: 41

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: "أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟" قُلْنَا: يَوْمُ الاثْنَيْنِ قَالَ: "فَإِنْ مُتُّ مِنْ لَيْلَتِي فَلا تَنْتَظِرُوا بِي الْغَدَ، فَإِنَّ أَحَبَّ الأَيَّامِ وَاللَّيَالِي إِلَيَّ أَقْرَبُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں احمد بن منیع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت

www.waseemziyai.com

ابوسعد بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ہشام بن عروہ اپنے والد عروۃ سے اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (گھر والوں) نے جواب دیا کہ سوموار کا دن ہے۔ فرمایا کہ آج رات میری وفات ہو جائے تو اگلے دن کا انتظار مت کرنا، کیونکہ دنوں اور راتوں میں سے مجھے وہ دن اور رات زیادہ محبوب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ہوں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قُرب کا زمانہ یا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے رحلت ہوئی اسی دن میرا انتقال ہو تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے)۔

مسند الامام احمد، رقم الحدیث 45

(راوی ابوسعد محمد بن میسر البلخی ضعیف ہے اور دیگر راوی ثقہ ہیں۔)

رقم الحدیث: 42

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ صَالِحٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُومِيِّ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "لَوْ رَأَيْتِنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُرِيدُ الْغَارَ. فَلَمَّا صَعِدْنَا فِي الْجَبَلِ تَفَطَّرَتْ رِجْلَا رَسُولِ اللهِ ﷺ دَمًا. وَأَمَّا رِجْلَايَ فَكَانَتَا كَأَنَّهُمَا صَفَاةٌ. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّقَاءِ مَا تَعَوَّذْتَ أَنْتَ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت یونس بن بکیر بیان فرماتے ہیں اور وہ حسن بن عمارۃ سے اور وہ سعید بن عمرو بن سعید بن ھبیرۃ مخزومی سے روایت کرتے ہیں اور وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) میں دیکھ لیتیں۔ جب ہم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) پہاڑ پر چڑھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں سے خون بہنے لگا۔ جبکہ میرے پاؤں کی حالت یہ تھی کہ گویا صاف پتھر بن گئے تھے۔ سیّدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کوئی سختی و بدبختی ایسی نہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ پکڑی ہو اور آپ نے پناہ نہ پکڑی ہو۔

تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 9 صفحہ 284، المکتب الاسلامی، بیروت۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ حسن بن عمارۃ متروک ہے اور سعید بن عمرو کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنا معروف نہیں ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:43

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ"، ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابومعاویہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور وہ عبدالرحمن بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ، ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے موقع پر) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات سنی تھی جسے میں بھولا نہیں ہوں۔ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی علیہ السلام کی روح اسی جگہ قبض فرمائی جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتے تھے۔" لہٰذا تم (صحابہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے آرام کرنے کی جگہ (جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہی تھا) دفن کرو۔ (کیونکہ مذکورہ جگہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وقت کی آرام گاہ تھی)۔

سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب نمبر 33، رقم الحدیث، 1018، مسند ابی یعلی، صفحہ 15، المکتب الاسلامی، بیروت، مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 5963، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 18761,32236

رقم الحدیث:44

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَنْفَلٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا، قَالَ: "اللَّهُمَّ خِرْ لِي، وَاخْتَرْ لِي".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں بندار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابراہیم بن ابی الوزیر بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے زنفل ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن ابی ملکیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ خِرۡلِیۡ وَاخۡتَرۡلِیۡ (اے اللہ! میرے لئے خیر کا فیصلہ کیجئے اور میرے لئے بہتر چیز کا انتخاب فرمایئے)۔

سنن الترمذی ،کتاب الدعوات، باب نمبر 85، رقم الحدیث 3516،مسند ابی یعلی ، صفحہ 15، کنز العمال للمتقی ،رقم 17148، 18053ھند ،عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ، صفحہ 59 بیروت ،شرح السنۃ للبغوی ،جلد 4صفحہ 155 المکتب الاسلامی ، بیروت،میزان الاعتدال ،رقم 2906،فتح الباری لابن حجر ،جلد 11صفحہ 184دار الفکر ،بیروت

رقم الحدیث:45

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ ، فَأَتَيْتُهُ وَعِنْدَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي ، فَقَالَ : إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ ، قَالَ : وَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ عُمَرُ : هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكَ غُلامٌ شَابٌّ عَاقِلٌ ، لا نَتَّهِمُكَ ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ ، فَقُلْتُ : كَيْفَ تَفْعَلانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، وَاللهِ لَوْ كَلَّفَانِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الَّذِي كَلَّفَانِي ، قَالَ : فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ : وَوَجَدْتُ آيَةً مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي التَّوْبَةِ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ

www.waseemziyai.com

أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ﴿سورۃ التوبۃ:9 آیۃ 128﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. فَكَتَبْتُهَا. وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ. ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ. ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَفَتْحَ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ. فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ. وَالنَّصَارَى. فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ. نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ. فَأَرْسَلَتْ بِهَا إِلَيْهِ. فَأَمَرَ زَيْدًا وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ. فَإِنِ اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ. فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ. فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ. فَفَعَلُوا ذَلِكَ حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ. رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ. فَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا. وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُمْحَى أَوْ يُحْرَقَ". اسنادہ حسن وھو حدیث صحیح۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں سوید بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابراہیم بن سعد بیان فرماتے ہیں اور وہ ابن شہاب زہری سے اور وہ عبید بن الساق سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنگِ یمامہ کے موقع پر (یعنی اس کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یمامہ کی شدید جنگ میں قرآن کے قاری حضرات کافی تعداد میں شہید ہوئے ہیں۔ لہٰذا میری رائے ہے کہ آپ (ابوبکر) قرآن پاک کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ان (عمر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انجام نہیں دیا وہ میں کیونکر کرسکتا ہوں؟ اس کے جواب میں عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! یہ کام تو سراسر خیر ہے۔ چنانچہ عمر بار بار اپنی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرح میرا بھی اس کام کے لئے شرح صدر کردیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر نے مجھے (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ تم نوجوان، عقلمند ہو، ہم تمہارے اوپر

www.waseemziyai.com

کوئی الزام عائد نہیں کر سکتے کیونکہ تم رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو لکھا کرتے تھے۔ پس قرآن کی تلاش شروع کرو اور اسے جمع کرنا شروع کر دو۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ دونوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ) کیونکر وہ کام کرنا چاہتے ہیں جسے خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ کام سراسر خیر ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس بارے گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کا سینہ کھول دیا تھا۔ اللہ کی قسم! اگر یہ دونوں حضرات مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کا حکم دیتے تو یہ میرے لئے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا وہ کام (قرآن کریم کو جمع کرنے کا) میرے لئے مشکل تھا جس کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کریم کی تلاش شروع کر دی اور اسے کھجور کی شاخوں، کاغذ کے اوراق اور لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو جو یاد تھا اس سے جمع کرنا شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ ایک آیت حضرت خزیمۃ یا ابو خزیمۃ (راوی ابراہیم کو نام میں شک ہے) کے پاس سے ملی اس آیت کو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ اسے سورۃ توبہ میں پڑھتے تھے وہ آیت یہ ہے (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) ﴿سورۃ التوبۃ: 9 آیۃ 831﴾ ترجمہ: "بیشک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے، گراں گزرتا ہے اس پر تمہارا مشقت میں پڑنا، بہت ہی خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا، مومنوں کیساتھ بڑی مہربانی فرمانیوالا بہت رحم فرمانیوالا ہے۔" (آیت کے آخر تک) جب میں نے پورا قرآن لکھ لیا تو اس کے صحیفے (اجزاء) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس محفوظ رہے، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس محفوظ رہے، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے (زمانہ میں) ان کے پاس آئے جو اہلِ شام اور اہلِ عراق کے ساتھ جہاد کر رہے تھے اور آرمینیہ اور آذربائیجان کے ممالک کو فتح کر چکے تھے۔ حضرت حذیفہ مفتوح ممالک کے لوگوں (نومسلموں) کے درمیان قرآن کریم کی قرأت کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف سے گھبرائے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ اس امت کو سنبھال لیجئے قبل اس کے کہ یہ بھی قرآن کریم کے بارے میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف کرنے لگیں (اور یہ اختلاف حد سے زیادہ بڑھ جائے کہ اس پر قابو بھی نہ پایا جا سکے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سننے کے بعد ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کے پاس جو صحیفے موجود ہیں ہمیں بھیج دیں، ہم ان کی نقلیں تیار کروا کر آپ کو واپس کر دیں گے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ صحیفے حضرت

www.waseemziyai.com

عثمان ؓ کو بھجوا دیے تو حضرت عثمان ؓ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ھشام ؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کی نقلیں تیار کریں اور انہیں یہ حکم دیا کہ اگر ان کے درمیان کسی آیت کی قرأت و کتابت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے قریش کی لغت میں لکھا جائے اس لئے کہ قرآن کریم لغتِ قریش کے مطابق نازل ہوا ہے۔ چنانچہ مذکورہ حضرات نے اس کام کو انجام دیا اور جب کئی نسخے لکھے جا چکے تو حضرت عثمان ؓ نے اصل صحیفے سیّدہ حفصہ ؓ کو واپس کر دیے۔ پھر نقل شدہ نسخوں میں سے ہر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور اس کے ساتھ یہ حکم دیا کہ ان نسخوں سے پہلے لوگوں کے پاس جو نسخے موجود ہیں انہیں مٹا دیا جائے یا پھر انہیں (مٹا کر) جلا دیا جائے۔

صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب نمبر 20، رقم الحدیث 4989، 4986، 4679، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب نمبر 9، رقم الحدیث 3103، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 76

(اس روایت کی سند حسن ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔)

فائدہ:- جنگ یمامہ سن بارہ ھجری میں اہل اسلام اور مسیلمہ کذاب کے پیروکار مرتدوں کے درمیان ہوئی تھی۔ یہ جنگ انتہائی سخت تھی جس میں فریقین نے جرات و بہادری کے جوہر دکھلائے۔ آخر کار فتح اہل اسلام کو حاصل ہوئی اور ایک روایت کے مطابق ستر قراء صحابہ کرام ؓ شہید ہوئے تھے جن میں سب سے جلیل القدر قاری صحابی رسول حضرت سالم ؓ مولیٰ ابی حذیفہ بھی شامل تھے۔ امام ابو بکر باقلانی ؒ قرآن کریم کو جمع کرنے کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمعِ قرآن فرضِ کفایہ تھا جسے حضرت ابو بکر ؓ نے ادا فرمایا تھا۔ قرآن کریم کو جمع کرنے کے متعدد دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کی قرأت) اسی طرح فرمایا رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ کے، پاکیزہ صحیفوں کی تلاوت کرتے ہیں)۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ سے فرمایا کہ لاتکتبوا عنّی شیاءً غیر القرآن (تم مجھ سے صرف قرآن سن کر ہی لکھا کرو۔) ہر وہ چیز جس کی حفاظت اور حفظ کا حکم دیا جائے اسے محفوظ کرنا فرض کفایہ ہوتا ہے۔

سیدنا عمر ؓ اس بات کو سمجھ چکے تھے کہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے خود قرآن کریم کو باقاعدہ مکمل طور پر جمع نہیں کروایا لیکن اس کے حوالے سے کوئی ممانعت بھی نہیں ہے یہی وجہ ہے حضرت ابو بکر ؓ نے ان کی رائے سے اتفاق کرلیا۔ پھر تمام صحابہ کرام ؓ بھی قرآن کریم کو جمع کرنے کی ضرورت پر متفق ہو گئے۔ نیز عقل و نقل سے کوئی بات جمعِ قرآن کے منافی نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

ابن ابوداوُد "المصاحف" کے ص ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں میں چار نسخے بھیجے تھے۔ ابن ابی داود، ابو حامد سجستانی سے نقل کرتے ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سات نسخے نقل کروائے تھے۔ایک مکہ، ایک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک بصرہ، ایک کوفہ بھجوایا تھا اور ایک نسخہ مدینہ میں اپنے پاس رکھ لیا تھا)

رقم الحديث: 46

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ قُرَّاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ لا يُوعَى وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي، وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى عُمَرُ، قَالَ زَيْدٌ: وَعُمَرُ جَالِسٌ عِنْدَهُ لا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلا نَتَّهِمُكَ، وَكُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ الْوَحْيَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ وَاجْمَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ بِهِ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَجَمَعْتُ الْقُرْآنَ، جَمَعْتُهُ مِنَ الرِّقَاعِ، وَالأَكْتَافِ، وَالْعُسُبِ، وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ) ﴿سورۃ التوبۃ: 9 آیت نمبر: 128﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ، وَكَانَتِ الْمَصَاحِفُ الَّتِي جَمَعْنَا فِيهَا الْقُرْآنَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ".

www.waseemziyai.com

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں عبید اللہ قواریری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت عثمان بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یونس رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن السباق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو جنگ یمامہ کے زمانہ میں بلوایا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان (ابو بکر) کے پاس پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُن کے پاس تشریف فرما تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے مسلمان قاری شہید ہو چکے ہیں اور مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ مختلف علاقوں میں (جنگوں میں) قرأ شہید ہو گئے تو قرآن کریم کا بہت سا حصہ محفوظ ہونے سے رہ جائے گا۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو (تحریری طور پر) جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو کام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا وہ میں کیونکر کر سکتا ہوں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! یہ کام سراسر خیر ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اس بارے میں مجھ سے گفتگو کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا شرح صدر کر دیا اور میری بھی وہی رائے ٹھہری جو عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس خاموش بیٹھے رہے اور کوئی بات نہیں کی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نوجوان عقلمند ہو اور ہم آپ پر کوئی الزام عائد نہیں کر سکتے کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی خدمت میں رہ کر) آپ پر نازل ہونے والی وحی کو لکھا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ قرآن کریم کی تلاش شروع کرو اور اسے (تحریری طور پر) جمع کرنا شروع کردو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھ پر کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کی ذمہ داری عائد کرتے تو یہ میرے لئے زیادہ مشکل نہ ہوتا بہ نسبت اس کے جو انہوں نے قرآن کو جمع کرنے کی ذمہ داری عائد کی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ حضرات کیونکر وہ کام کرنا چاہتے ہیں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! یہ کام سراسر خیر ہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھ سے اس بارے میں گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا بھی شرحِ صدر کر دیا جیسا کہ ابو بکر اور عمر کا شرح صدر کر دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے کاغذ کے اوراق، کندھے کی ہڈیوں، کھجور کی شاخوں اور لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے حافظوں سے جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی آخری آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس (تحریری صورت میں) نہ ملی۔ وہ آیت یہ ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔

ترجمہ: ”بیشک تشریف لایا تمہارے پاس ایک برگذیدہ رسول تم میں سے گراں گزرتا ہے اس پر تمہارا مشقت میں پڑنا، بہت ہی خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانیوالا بہت رحم فرمانیوالا ہے۔

www.waseemziyai.com

(اے حبیب) پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو آپ فرما دیں کافی ہے مجھے اللہ، نہیں کوئی معبود بجز اسکے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔''

پھر وہ مصاحف جن میں ہم نے قرآن کریم جمع کیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی میں محفوظ رہے۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔(اس حدیث کی سند صحیح ہے)

حدیث نمبر 45 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ سورۃ توبہ کی آخری آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ملی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خود حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھی یاد تھی اور تلاوت بھی کرتے تھے لیکن تحریری صورت میں یہ آیت صرف حضرت خزیمہ کے پاس محفوظ تھی اور باقی سورتیں اور آیات حفظ ہونے کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تحریری صورت میں بھی محفوظ تھیں۔قرآن کریم تواتر سے ثابت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کثیر جماعت اسے نقل کرے جن کا جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو۔ تواتر کے لئے تحریری صورت میں موجود ہونا شرط نہیں بلکہ کثیر جماعت کا حفظ اور نقل کرنا شرط ہے۔لہٰذا قرآن اگر ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر جماعت کو حفظ تھا لیکن تحریری صورت میں صرف ایک آیت ایک صحابی کے پاس محفوظ تھی تو اس کے متواتر ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانوں میں قرآن کریم کو جمع کرنے کے درمیان فرق یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جو مختلف سورتیں اور آیات تحریری صورت میں موجود تھیں، انہیں ایک جگہ جمع کر دیا جائے اور پورے قرآن کو یکجا لکھ دیا گیا لیکن انہیں مختلف صحیفوں اور اجزاء میں لکھا گیا تھا۔ پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صدیقی صحیفوں اور اجزأ کو سامنے رکھتے ہوئے ایک ہی صحیفہ اور جلد میں پورے قرآن کو اس طرح نقل کیا گیا کہ آیات اور سورتیں مرتب کی گئیں اور مختلف قرأتوں کے طریقوں کو کتابت میں جمع کر دیا گیا۔تاکہ مختلف قرأتوں کے مطابق پڑھا جا سکے لیکن کتابت ایک ہی رہے تاکہ اس میں تغیر وتبدل کا امکان نہ رہے چنانچہ آج بھی یہ تمام قرأتیں محفوظ و موجود اور باقاعدہ پڑھی پڑھائی جاتی ہیں لیکن پوری دنیا میں ایک ہی رسم الخط، رسم عثمانی طرز کی کتابت کا قرآن کریم موجود ہے جس پر عہدِ عثمانی سے آج تک پوری امت کا اتفاق ہے اور طویل زمانہ گزرنے کے باوجود اس میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں آئی اور نہ ایسی کوئی کوشش آج تک کامیاب ہوئی ہے۔

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 47

حضرت رفاعۃ بن رافع اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، فَبَكَى حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مِثْلِ هَذَا الْقَيْظِ عَامَ أَوَّلٍ يَقُولُ: " سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وهو حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو عامر عقدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زہیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا اور انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا اور وہ اپنے والد حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا تو رو پڑے۔ پھر دو مرتبہ ان پر غشی طاری ہوئی اور ہوش و حواس بحال ہوئے تو فرمایا کہ میں نے پہلے سال (ہجرت کے بعد) اس طرح کے گرمی کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ ''لوگو! اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، عافیت طلب کرو اور دنیا و آخرت میں یقین کا سوال کرو۔''

سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی ﷺ، رقم الحدیث 3558، سنن ابن ماجۃ، کتاب الدعوات، رقم الحدیث 3851، 3848، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 6، مستدرک الحاکم، جلد 1 صفحہ 529، دار الفکر، بیروت، مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 2489، المکتب الاسلامی، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 3278، 3277، 3209، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، جلد 4 صفحہ 381، تصویر، بیروت، الترغیب و الترہیب للمنذری، جلد 4 صفحہ 143، مصطفی الحلبی، بیروت

(اس روایت کی سند حسن ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:48

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ،

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے بیان کیا اور ان دونوں نے کہا کہ ہمیں یحیی بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے زھیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان (ماقبل حدیث) کے جیسی حدیث بیان کی۔ (یعنی زھیر بن محمد سے آگے وہی سند ہے جو ماقبل حدیث میں بیان ہوئی ہے اور حدیث کا مضمون بھی وہی ہے جو ماقبل حدیث میں بیان ہو چکا ہے)

حدیث نمبر 47 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

رقم الحدیث:49

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ رَجُلًا سَمْحًا شَابًّا جَمِيلًا مِنْ أَفْضَلِ شَبَابِ قَوْمِهِ، وَكَانَ لَا يُمْسِكُ، فَلَمْ يَزَلْ يُدَانُ حَتَّى أَغْلَقَ مَالَهُ كُلَّهُ مِنَ الدَّيْنِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَسْأَلَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَضَعُوا لَهُ، فَأَبَوْا فَلَوْ تَرَكُوا لِأَحَدٍ مِنْ أَجْلِ أَحَدٍ لَتَرَكُوا لِمُعَاذٍ مِنْ أَجْلِ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دَيْنِهِ، حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ عَامُ فَتْحِ مَكَّةَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَمِيرًا لِيَجْبُرَهُ، فَمَكَثَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ أَمِيرًا، وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اتَّجَرَ فِي مَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَكَثَ حَتَّى أَصَابَ وَحَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرْسِلْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَدَعْ لَهُ مَا يُعَيِّشُهُ، وَخُذْ سَائِرَهُ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَجْبُرَهُ، وَلَسْتُ بِآخِذٍ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يُعْطِيَنِي، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَيْهِ إِذْ لَمْ يُطِعْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِمُعَاذٍ، فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّمَا أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِيَجْبُرَنِي، وَلَسْتُ بِفَاعِلٍ، ثُمَّ لَقِيَ مُعَاذٌ عُمَرَ، فَقَالَ: قَدْ أَطَعْتُكَ وَأَنَا فَاعِلٌ مَا

www.waseemziyai.com

أَمَرْتَنِي بِهِ . إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي فِي حَوْمَةِ مَاءٍ قَدْ خَشِيتُ الْغَرَقَ . فَخَلَّصْتَنِي مِنْهُ يَا عُمَرُ . فَأَتَى مُعَاذٌ أَبَا بَكْرٍ . فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَحَلَفَ لَهُ أَنْ لا يَكْتُمَهُ شَيْئًا حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُ شَرْطَهُ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَاللهِ لا آخُذُهُ مِنْكَ . قَدْ وَهَبْتُهُ لَكَ . فَقَالَ عُمَرُ : هَذَا حِينَ طَابَ وَحَلَّ . فَخَرَجَ مُعَاذٌ عِنْدَ ذَلِكَ إِلَى الشَّامِ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے معمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سخاوت کرنے والے، نوجوان، حسین وجمیل اور اپنی قوم کے نوجوان میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، (سخاوت کی بنا پر) مال ودولت اپنے پاس جمع نہ رکھتے تھے۔ ہمیشہ لوگوں سے قرض لیتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اس قدر قرض چڑھ گیا جوان کے کل مال وجائیداد کے برابر تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ ان کے قرض خواہوں سے فرمائیں کہ وہ لوگ انہیں قرض چھوڑ دیں۔ (قرض خواہوں سے کہا گیا) تو انہوں نے قرض چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ لوگ اگر کسی کا قرض کسی کی وجہ سے چھوڑ دیتے تو وہ حضرت معاذ بن جبل کا قرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے چھوڑ دیتے (لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا اور یہ ان کا حق تھا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قرض اتارنے کے لئے) حضرت معاذ کا سارا سامان وجائیداد بیچ دیا یہاں تک کہ ان کے پاس کوئی چیز بھی باقی نہ رہی اور اسی حال میں (خالی ہاتھ) اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کے علاقے کا امیر بنا کر بھیجا اور انہیں اس کے لئے مجبور کیا تھا۔ حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ یمن کے امیر رہے اور یہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے مال (بیت المال) سے تجارت شروع کی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہیں ٹھہرے رہے اور درست رہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہو گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرما گئے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ معاذ کی طرف پیغام بھجوائیے۔ ان کے پاس جو مال ہے اس میں سے ان کے گزر اوقات کے لئے چھوڑ دیجئے اور باقی تمام ان سے لے لیجیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا اور انہیں اس پر مجبور کیا تھا۔ اس لئے میں ان سے کوئی چیز بھی نہ لوں گا الا یہ کہ وہ خود مجھے دے دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بات نہیں مانی تو وہ خود حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور وہی بات ان سے کی (جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی

www.waseemziyai.com

تھی) تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی بھیجا تھا اور اس پر مجبور کیا تھا جبکہ میں خود ایسا کرنے والا نہ تھا۔ (اس وقت تو یہی جواب دیا) پھر بعد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کی بات مان لی ہے اور آپ نے مجھے جو کہا تھا میں وہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں بہت بڑے پانی میں ہوں اور میں یہ خطرہ محسوس کر رہا ہوں کہ کہیں میں اس میں غرق نہ ہو جاؤں تو اے عمر! آپ نے مجھے اسے بچایا (نکالا) ہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا اور ان سے قسم اٹھا کر کہا کہ وہ کسی چیز کو بھی نہ چھپائیں گے یہاں تک کے اپنی چھوٹی چیز کو بھی ظاہر کر دیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں تم سے کچھ بھی نہ لوں گا۔ میں نے یہ سب مال تمہیں ہبہ (ہدیہ) کر دیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اب یہ پاکیزہ اور حلال ہے۔ اس کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اسی وقت شام روانہ ہو گئے۔

مستدرک الحاکم، جلد 3 صفحہ 273،269، مجمع الزوائد للھیثمی، جلد 4 صفحہ 144

(اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن مرسل ہے۔)

فائدہ:- محدث ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المجمع جلد ۴ ص ۱۴۳، ۱۴۴، پر طویل روایت نقل کی ہے۔ چونکہ حضرت ابو بکر صدیق، سیّدنا عمر فاروق اور خود سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم تینوں حضرات صحابہ مجتہد تھے اور ہر ایک اپنی اپنی رائے رکھتا تھا۔ البتہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کر لیا۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اجتہاد پر عمل کیا، لہٰذا تینوں حضرات میں سے کسی پر تنقید یا بدگمانی ہرگز جائز نہیں ہے۔

رقم الحديث: 50

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ . قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ . وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ . قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ . عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ . عَنْ أَسْلَمَ . عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ . عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ . عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ . قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى جَسَدٍ غُذِّيَ بِحَرَامٍ ".

www.waseemziyai.com

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعبیدہ الحداد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مرۃ الطیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت زید بن ارقم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے اس جسم (آدمی) پر جنت حرام کردی ہے جسے حرام مال سے غذا دی گئی ہو۔ (یعنی حرام مال سے اس کی پرورش کی گئی)۔

مستدرک الحاکم ،جلد 4صفحہ 422،مسند ابی یعلی ، صفحہ 29، المکتب الاسلامی، بیروت، الترغیب و الترھیب للمنذری ،جلد 3 صفحہ 15، کنز العمال للمتقی ،رقم الحدیث 9261

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیگر محدثین نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی بعض سندیں حسن ہیں اور اس مضمون کی دیگر احادیث سے اس روایت کو تقویت ملتی ہے)

رقم الحدیث: 51

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الدَّوْرَقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّيَ بِحَرَامٍ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں احمد بن دورقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسلم کوفی نے بیان کیا اور وہ مرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ جسم (آدمی) جنت میں داخل نہ ہوگا جسے حرام غذا دی گئی ہو (یعنی جس کی پرورش حرام غذا سے کی گئی ہو)۔

اس حدیث کی سند ماقبل ذکر کی گئی حدیث کی سند کی طرح ھے) (مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 2787، مجمع الزوائد للھیثمی ،جلد 10 صفحہ 293، القدسی ،بیروت، الترغیب و الترھیب ،جلد 2صفحہ 553، مصطفی الحلبی، مصر ،فتح الباری لابن حجر ،جلد 8 صفحہ 663، دار الفکر، بیروت

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 52

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: " كُنَّا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَدَعَا بِشَرَابٍ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ وَعَسَلٍ، فَلَمَّا أَدْنَاهُ مِنْ فِيهِ نَحَّاهُ، فَبَكَى حَتَّى أَبْكَى أَصْحَابَهُ، فَسَكَتُوا وَمَا سَكَتَ، ثُمَّ مَسَحَ عَيْنَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ مَا أَبْكَاكَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا، وَمَا أَرَى مَعَهُ أَحَدًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الَّذِي تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ، قَالَ: " هَذِهِ الدُّنْيَا تَمَثَّلَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا: إِلَيْكِ عَنِّي، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّكَ إِنِ انْفَلَتَّ مِنِّي، فَلَنْ يُفْلِتَ مِنِّي مَنْ بَعْدَكَ ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اشکاب نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبد الصمد بن عبدالوارث رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسلم کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے مرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ نے پینے کے لئے کوئی چیز طلب کی تو پانی اور شہد لائی گئی۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے منہ کے قریب کیا تو اسے ہٹالیا اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کو بھی رُلا دیا۔ وہ لوگ تو (کچھ دیر بعد) خاموش ہو گئے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش نہیں ہوئے۔ پھر آنکھوں کو آنسوؤں سے صاف کیا۔ ہم نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ! کس بات نے آپ کو رلایا ہے؟ فرمایا کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کسی چیز کو اپنے آپ سے دور ہٹا رہے ہیں حالانکہ مجھے کوئی نظر نہیں آرہا تھا (جسے آپ ہٹا رہے ہوں) تو میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ کس چیز کو اپنے آپ سے دور کرر ہے ہیں؟ فرمایا کہ یہ دنیا میرے سامنے ایک شکل میں آئی تھی تو میں نے اسے کہا کہ تو مجھ سے دور ہٹ جا۔ (پہلے تو دور ہٹ گئی) پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی کہ آپ تو مجھ سے چھٹکارا پالیں گے لیکن آپ کے بعد آنے والے لوگ (آپکے امتی) مجھ سے ہرگز چھٹکارا نہ پاسکیں گے۔

تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 9 صفحہ 350، المکتب الاسلامی، بیروت

فائدہ: - (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ابن عساکر نے اپنی کتاب تاریخ دمشق میں روایت کو نقل کیا ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:53

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُمْ مَا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيكُمْ عَامَ أَوَّلٍ فِي مِثْلِ مَقَامِي هَذَا، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ أَعَادَهَا، ثُمَّ بَكَى، ثُمَّ أَعَادَهَا، ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يُعْطَوْا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں احمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور وہ زائدہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (مسجد نبوی میں) منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ جب (ہجرت کے بعد) پہلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ اسی طرح تمہارے درمیان کھڑے ہوئے۔ (یہ کہہ کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر اسی بات کو دہرایا تو رونے لگے، پھر اپنی بات کو دہرایا تو رونے لگے: پھر فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کو اس دنیا میں (اللہ کی جانب سے) معافی اور عافیت سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز عطا نہیں کی جاتی۔

مسند الامام احمد، رقم الحدیث 38، مشکل الآثار للطحاوی، جلد 1 صفحہ 189، مجلس دار النظام، الهند

(اس روایت کی سند حسن ہے اور سند کے رجال ثقہ ہیں)

رقم الحدیث:54

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ: إِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنِّي لَا أُورَثُ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ

www.waseemziyai.com

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت عبد الوہاب بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور وہ محمد بن عمرو سے اور وہ ابوسلمۃ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رحلت فرما گئے تو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور اُن سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس کے جواب میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری وراثت جاری نہیں ہوگی۔

صحیح مسلم، کتاب الجهاد و السیر، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم "لانورث"، رقم الحدیث 1761، صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب ذکر السبب الذی من اجله، رقم الحدیث 4823، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 9

(اس روایت کی سند حسن ہے اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس حدیث کو نقل کیا ہے)

رقم الحدیث: 55

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: فَاتَتْنِي الْعَشَاءُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ لِأَهْلِي: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا. فَلَمَّا أَخَذْتُ مَضْجَعِي جَعَلْتُ أَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِي. فَلَا يَأْتِينِي النَّوْمُ. فَقُلْتُ: إِنِّي لَوْ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ رَكَعَاتٍ، فَتَعَلَّلْتُ حَتَّى أُصْبِحَ، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّيْتُ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ جَلَسْتُ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: مَا أَخْرَجَكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، قَالَ: وَأَنَا وَاللهِ مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا ذَلِكَ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ جَالِسَانِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم. فَبَدَرَنِي عُمَرُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ وَهَذَا أَنَا عُمَرُ، قَالَ: "مَا أَخْرَجَكُمَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ؟" قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ. دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا

www.waseemziyai.com

أَخْرَجَكَ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: الْجُوعُ. فَقُلْتُ لَهُ: وَأَنَا وَاللهِ مَا أَخْرَجَنِي إِلا الْجُوعُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " وَأَنَا مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا الَّذِي أَخْرَجَكُمَا. انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الْوَاقِفِيِّ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ لَعَلَّنَا نُصِيبُ عِنْدَهُ شَيْئًا " فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَائِطَ فَقَرَعْنَا الْبَابَ. فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَفَتَحَتْ لَنَا الْبَابَ. فَدَخَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " أَيْنَ بَعْلُكِ؟ " قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنْ حِسْيِ بَنِي حَارِثَةَ وَالآنَ يَأْتِيكُمْ. فَجَلَسْنَا حَتَّى أَتَى بِقِرْبَةٍ. فَمَلأَهَا. فَعَلَّقَهَا بِكِرْنَافَةٍ مِنْ كَرَانِيفِ النَّخْلِ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَبِصَاحِبَيْهِ. مَا زَارَ النَّاسَ مِثْلُ مَنْ زَارَنِي اللَّيْلَةَ. ثُمَّ قَطَعَ عِذْقًا. فَوَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِينَا. فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهُ. ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ. فَجَالَ فِي الْغَنَمِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَنْ تَذْبَحَ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ " فَذَبَحَ وَسَلَخَ وَقَطَّعَ فِي الْقِدْرِ. وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَطَحَنَتْ وَعَجَنَتْ وَخَبَزَتْ حَتَّى بَلَغَ الْخُبْزُ وَاللَّحْمُ. ثُمَّ ثَرَدَ وَغَرَفَ. ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِينَا. فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا. ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ وَقَدْ سَفَتْهَا الرِّيحُ. حَتَّى بَرَدَتْ فَصَبَّ مِنْهَا فِي الإِنَاءِ. ثُمَّ نَاوَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَشَرِبَ. ثُمَّ نَاوَلَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " الْحَمْدُ لِلَّهِ خَرَجْنَا لَمْ يُخْرِجْنَا إِلَّا الْجُوعُ. ثُمَّ لَمْ نَرْجِعْ حَتَّى أَصَبْنَا هَذَا. هَذَا وَرَبِّكُمُ النَّعِيمُ. لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا " ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " أَمَا لَكَ خَادِمٌ يَسْقِيكَ مِنَ الْمَاءِ؟ " قَالَ: لا. قَالَ: " فَانْظُرْ أَوَّلَ سَبْيٍ يَجِيئُنَا. فَأْتِنَا حَتَّى نُخْدِمَكَ خَادِمًا " فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ أَتَاهُ سَبْيٌ. فَأَتَاهُ الْوَاقِفِيُّ. فَقَالَ: مَوْعِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: " نَعَمْ. هَذَا سَبْيٌ اخْتَرْهُمْ " قَالَ: كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَخْتَارُ لِي يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: " خُذْ هٰذَا وَأَحْسِنْ إِلَيْهِ " فَانْطَلَقَ بِهِ حَتَّى أَتَى بِهِ امْرَأَتَهُ. فَقَالَ: هَذَا مَوْعِدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: مَا قُلْتَ لَهُ وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: قَالَ لِي: " هَذَا سَبْيٌ اخْتَرْهُمْ " فَقُلْتُ لَهُ: كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَخْتَارُ لِي. فَقَالَ: "

www.waseemziyai.com

خُذْ هٰذَا الْغُلَامَ وَأَحْسِنْ إِلَيْهِ " فَقَالَتْ : قَدْ قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَحْسِنْ إِلَيْهِ، فَأَحْسِنْ إِلَيْهِ كَمَا أَمَرَكَ. قَالَ: وَمَا الإِحْسَانُ إِلَيْهِ قَالَتْ: أَنْ تُعْتِقَهُ. فَأَعْتَقَهُ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوموسیٰ الھروی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرحمن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالرحمن بن محمد المحاربی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ اپنے والد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں شام کا کھانا نہ کھا سکا تو میں نے اپنے اہل خانہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جب میں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بستر پر سونے کے لئے لیٹا تو بستر پر (بھوک کی وجہ سے) لوٹ پوٹ ہونے لگا لیکن مجھے نیند نہ آئی تو میں نے دل میں کہا کہ کیوں نہ مسجد چلا جاؤں۔ (چنانچہ میں مسجد گیا) بس میں نے چند رکعات (نفل) پڑھیں، پھر بیٹھ گیا۔ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔ انہوں نے پوچھا کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ ابوبکر ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کس بات نے آپ کو اس وقت گھر سے نکالا ہے؟ میں نے سارا واقعہ بیان کیا تو عمر نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے بھی اسی چیز (بھوک) نے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے آگے بڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ ابوبکر ہیں اور میں عمر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز نے تم دونوں کو گھر سے نکالا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے کوئی وجود دیکھا تو پوچھا کہ کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو اس وقت گھر سے باہر نکالا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بھوک نے۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی بھوک نے ہی گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی اسی چیز (بھوک) نے گھر سے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو نکالا ہے۔ چلو واقفی یعنی ابوالھیثم ابن تیھان کے پاس چلتے ہیں، شاید ہمیں اس کے پاس کوئی چیز (کھانے کی) مل جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سب چاند کی روشنی میں چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے تو ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے عورت نے پوچھا کون ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر ہیں۔ اس نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا تو ہم اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے پوچھا، تمہارا شوہر کہاں ہے؟ عورت نے جواب دیا کہ وہ بنو حارثہ کے تالاب سے پانی بھرنے گئے ہیں اور ابھی آنے والے ہیں۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ مشکیزہ لائے، پس اسے بھرا، پھر اسے کھجور کے تنے کے ساتھ لٹکا دیا۔ پھر

www.waseemziyai.com

ہمارے پاس آئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں ساتھیوں کو خوش آمدید۔ آج رات جس طرح کی (عظیم) شخصیات میرے پاس تشریف لائی ہیں۔ اس جیسی لوگوں کے پاس ملاقات کے لئے نہیں گئی ہوں گی۔ یہ کہنے کے بعد انہوں نے کھجور کا خوشہ کاٹا اور ہمارے سامنے لاکر رکھ دیا۔ پس ہم نے کھانا شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے بڑی چھری لی اور بکریوں میں گھومنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ تم ہمارے لے دودھ والی (بکری) ذبح کرو۔ چنانچہ اس نے ذبح کی۔ اس کی کھال اتاری اور گوشت کے ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈالے، اس کی بیوی اٹھی، اس نے آٹا پیسا، آٹے کو گوندھا اور روٹی پکائی یہاں تک کہ روٹی اور گوشت پک گیا۔ پھر اس آدمی نے ثرید بنائی اور پانی بھرا اور اسے لاکر ہمارے سامنے رکھ دیا۔ ہم نے کھایا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے۔ پھر وہ مشکیزے کی طرف اٹھ کھڑا ہوا جسے تیز ہوا نے ٹھنڈا کر دیا تھا، اس میں سے پانی برتن میں ڈالا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ آپ نے پی لیا تو پھر اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) ہم گھروں سے نکلے تھے اور صرف بھوک نے ہی ہمیں نکالا تھا، پھر ہم واپس نہیں لوٹے تھے کہ یہ (کھانا) ہمیں ملا۔ قسم ہے تمہارے رب کی! تم سے ضرور ان نعمتوں کے بارے میں (آخرت میں) سوال ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میزبان صحابی سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس پانی پلانے والا نوکر نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا، نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جب بھی ہمارے پاس پہلی بار جنگی قیدی آئیں تو ہمارے پاس آجانا تو ہم تمہیں نوکر دیں گے۔ چنانچہ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ (جہاد کے نتیجے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنگی قیدی آئے تو آپ کی خدمت میں واقفی رضی اللہ عنہ (میزبان صحابی) بھی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اب آپ اپنا وعدہ پورا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ قیدی موجود ہیں، آپ ان میں سے منتخب کر لیجئے۔ واقفی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ خود ہی میرے لئے منتخب کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس (قیدی) کو لے جاؤ اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ واقفی رضی اللہ عنہ اسے لے کر چل پڑے اور اپنے گھر بیوی کے پاس لائے اور اس سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے (یعنی آپ نے وعدہ پورا کرتے ہوئے یہ غلام عطا فرمایا ہے) بیوی نے جواب دیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا تھا؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا تھا؟ واقفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ قیدی ہیں تم ان میں سے چن لو۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ خود ہی میرے لئے منتخب کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس غلام کو لے جاؤ اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ بیوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تھا کہ اس غلام سے حسنِ سلوک کرو تو تمہیں چاہیے کہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ واقفی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کی کیا صورت ہے؟ بیوی نے کہا کہ تم اسے آزاد کر دو۔ چنانچہ شوہر نے اسے آزاد کر دیا۔

www.waseemziyai.com

صحيح مسلم، كتاب الاشربه، باب جواز استتاعة غيره۔ رقم الحديث 2038، سنن الترمذى، كتاب الزهد، باب ماجاء فى معيشة اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 2369، مسند ابى يعلى، صفحه 26,27، المكتب الاسلامى، بيروت

(اس روایت کی سند ضعیف ہے۔)

فائدہ:- میزبان صحابی رسول حضرت ابوالھیثم کا نام مالک ہے۔ یہ انصاری ہیں اور قبیلہ اوس سے ان کا تعلق ہے۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے، بدر کے جہاد میں شامل تھے اور بنی عبدالاشھل کے نقیب تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد ان کے اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم کروایا تھا۔

رقم الحديث: 56

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَطِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِابْنِهِ: "يَا بُنَيَّ، إِنْ حَدَثَ فِي النَّاسِ حَدَثٌ فَائْتِ الْغَارَ الَّذِي رَأَيْتَنِي اخْتَبَأْتُ فِيهِ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فَكُنْ فِيهِ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيكَ فِيهِ رِزْقُكَ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمرو الناقد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے خلف بن تمیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے موسیٰ بن مطیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اگر لوگوں میں کوئی نئی بات (منکرات وبدعات) پیدا ہوجائے تو اسی غار میں چلے جانا جس میں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرتِ مدینہ کے موقع پر) پناہ لی تھی۔ تم اسی میں چلے جانا تو تمہیں اسی میں صبح وشام رزق ملتا رہے گا۔

البداية والنهاية لابن كثير، جلد 3 صفحه 183، دار الفكر، بيروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے راوی موسی بن مطیر رحمۃ اللہ علیہ کی تکذیب کی ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 57

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ". حَدِيثٌ صَحِيحٌ رِجَالُه ثقاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے روح بن عبادۃ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے سعید بن ابی عروبۃ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابوالتیاح سے اور وہ مغیرۃ بن سبیع سے اور وہ عمرو بن حریث سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ دجال مشرق کی زمین سے ظاہر ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کی پیروی ایسے لوگ کریں جن کے چہرے ڈھال کی طرح کھلے موٹے اور گوشت سے بھرے ہوئے ہوں گے۔

سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء من این یخرج الدجال رقم الحدیث 2237، سنن ابن ماجة، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال، رقم الحدیث 4072، مسند الامام احمد، رقم الحدیث 12، مستدرک الحاکم، جلد 4 صفحه 527، دار الفکر، بیروت، جمع الجوامع للسیوطی، رقم الحدیث 5472

(یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

رقم الحدیث: 58

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: نا الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: "مَرِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ كُشِرَ عَنْهُ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَأْلُ بِكُمْ خَيْرًا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

www.waseemziyai.com

"يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِنْ أَرْضٍ يُقَالُ : لَهَا خُرَاسَانَ مَعَهُ قَوْمٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ كَالْمَجَانِّ" إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں دورقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت محمد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن شوذب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابوالتیاح سے اور انہوں نے مغیرۃ بن سبیع سے اور عمرو بن حریث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ پھر جب اس بیماری کا زور ٹوٹا تو (مسجد میں آکر) لوگوں کو نماز پڑھائی، اس کے بعد اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کر کے ان سے مخاطب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا کہ ہم نے تمہارے ساتھ خیر وبھلائی کا معاملہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ اس زمین کو خراسان کہا جائے گا، اس کے ساتھ ایسی قوم ہوگی جن کے چہرے ڈھال کی طرح کے ہوں گے۔

مستدرک الحاکم، جلد 4 صفحہ 527,528، دار الفکر، بیروت

(اس روایت کی سند حسن ہے اور ماقبل مذکور حدیث کی سند کی طرح ہے۔)

رقم الحديث: 59

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا : خُرَاسَانُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وهو مكرر ما قبله۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو اسامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور وہ ابواسحاق الفزاری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عبداللہ بن شوذب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابوالتیاح سے اور وہ مغیرۃ بن سبیع سے اور وہ عمرو بن حریث سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال ایک ایسے شہر سے ظاہر ہوگا جسے خراسان کہا جائے گا۔

ایضاً، حدیث نمبر 58 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے۔ اور اس کا مفہوم وہی ہے جو ماقبل حدیث کا ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:60

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ، قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ: "اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شبابہ بن سوار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز میں پڑھ سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَثِیْراً وَّلَا یُغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ:۔(اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے علاوہ کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرمایئے اور میرے اوپر رحم فرمایئے۔ بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔)

صحیح البخاری ،کتاب الأذان باب الدعاء قبل السلام رقم الحدیث: 834و کتاب الدعوات، باب الدعاء فی الصلوٰۃ رقم الحدیث: 6326،صحیح مسلم ،باب استحباب خفض الصوت بالذکر، رقم الحدیث 2705،سنن الترمذی، کتاب الدعوات رقم الحدیث: 3531، سنن النسائی، کتاب السو، باب نوع آخر من الدعاء رقم الحدیث 1301،ابن ماجه ، کتاب الدعاء، باب: دعاء رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث: 3835،مسند الامام احمد، رقم الحدیث: 8,28،صحیح ابن خزیمه، رقم الحدیث: 1976

(اس روایت کی سند صحیح ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 61

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ: " اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت ہاشم بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا اور انہوں نے ابو الخیر سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایک ایسی دعا سکھایئے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْراً وَلَا یُغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ:۔(اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے اوپر رحم فرما۔ بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔)

ایضاً، حدیث نمبر 60 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

اس روایت کی سند صحیح ہے اور ما قبل مذکور حدیث کی سند کی طرح اس کی سند ہے۔

رقم الحدیث: 62

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ

www.waseemziyai.com

حُلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ. فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ: لَا، حَتَّى حَدِّثْنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ خَرَجْتُمَا وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ، فَقَالَ: ارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَا. فَلَمْ يُدْرِكْنَا مِنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ. فَقُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا". فَلَمَّا أَنْ دَنَا. فَكَانَ بَيْنَنَا قَيْدُ رُمْحٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ قُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. وَبَكَيْتُ. فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي، وَلٰكِنِّي أَبْكِي عَلَيْكَ، قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: "اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ". قَالَ: فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهَا، فَوَثَبَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ. فَادْعُ اللهَ أَنْ يُنَجِّيَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ. فَوَاللهِ لَأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ. وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا، فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغَنَمِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِي إِبِلِكَ. وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَانْطَلَقَ رَاجِعًا إِلَى أَصْحَابِهِ. وَمَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا. فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي أَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ. فَخَرَجَ النَّاسُ حِينَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فِي الطَّرِيقِ وَعَلَى الْبُيُوتِ وَالْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ. جَاءَ مُحَمَّدٌ. جَاءَ رَسُولُ اللهِ. اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ. جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ انْطَلَقَ. فَنَزَلَ حَيْثُ أُمِرَ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے براء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب سے (اونٹ کا) ایک کجاوہ تیرہ درھم میں خریدا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب سے فرمایا کہ براء (بیٹے) سے کہیں کہ وہ اسے اٹھائیں۔ حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک آپ ہمیں یہ بیان نہیں کرتے کہ جب آپ اور

www.waseemziyai.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے موقع پر) مکہ سے نکلے تھے اور مشرکین آپ کو تلاش کر رہے تھے تو آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا؟۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب ہم نے کوچ کیا تو مشرکین ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ وہ لوگ ہم تک نہ پہنچ سکے سوائے سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ جب وہ قریب ہوئے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تلاش کرنے والا ہم تک پہنچنے والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ غم نہ کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ جب سراقہ بن مالک بالکل قریب پہنچ گیا اور ہمارے اور اس کے درمیان صرف ایک یا تین نیزوں کے برابر فاصلہ رہ گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! پکڑنے والا ہم تک پہنچ گیا ہے۔ یہ کہہ کر میں نے رونا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی جان چلے جانے کے خوف سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو آپ کے غم میں رو رہا ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ! تو ہی ہماری کفایت کرتے ہوئے اس سے بچا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی دعا کے بعد اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ اس سے کود پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یقین ہے کہ یہ (گھوڑے کا زمین میں دھنسنا) آپ ہی کا کام ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے آپ کو تلاش کرنے والوں کو اندھیرے میں رکھوں گا (سچی بات نہ بتلاؤں گا) اور یہ میرا ترکش (تیردان) ہے۔ اس سے آپ تیر لے لیں۔ اس لئے کہ آپ عنقریب فلاں فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزریں گے تو آپ اس سے اپنی ضرورت (کھانے پینے کی) پوری کر لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی تو (اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا) وہ اپنے لوگوں (مشرکین) کی طرف واپس چل پڑا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگے چل پڑے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ پہنچے تو لوگوں (انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے درمیان اس بات پر آپس تنازعہ ہونے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے پاس ٹھہریں (ہر ایک قبیلے کی یہی خواہش تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے ہاں تشریف فرما ہوں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں آج کی رات تو خاندان بنونجار کے ہاں ٹھہروں گا جو عبدالمطلب (آپ کے دادا) کا ننھیال ہے۔ میں اس طرح ان کی عزت افزائی کرنا چاہتا ہوں۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگ راستوں اور گھروں کی چھتوں پر جمع ہو گئے اور بچے اور خدام (بآوازِ بلند) یہ کہہ رہے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اللہ کے رسول تشریف لے آئے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پھر جب صبح ہوئی تو

www.waseemziyai.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر) چل پڑے اور وہیں ٹھہرے جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا تھا۔ (میزبانِ رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف فرما ہوئے تھے)۔

صحیح مسلم، کتاب الزھد و الرقائق، باب فی حدیث الھجرۃ، رقم الحدیث 2009

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

رقم الحدیث:63

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: نَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ، وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبید اللہ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا اور انہوں نے ابو اسحاق ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت براء میں بن عازب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ چنانچہ آپ نے پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔

صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی و اصحابہ الی المدینہ، رقم الحدیث 3917،5607، صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب جواز شرب اللبن، رقم الحدیث 2009، مسند الامام احمد، رقم الحدیث:50

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

رقم الحدیث:64

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: "لَمَّا

www.waseemziyai.com

أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ ، فَقَالَ : ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ ، قَالَ : فَدَعَا اللهَ لَهُ ، قَالَ : فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَرُّوا بِغَنَمٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں قواریری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے غندر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابواسحاق ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو سراقہ رحمۃ اللہ علیہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کر دیجئے۔ میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاس لگی اور آپ بکریوں کے پاس سے گزرے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیالہ لیا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کچھ دودھ دوہا پھر آپ کی خدمت میں لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

صحیح البخاری ،باب ھجرة النبی و اصحابة الی المدینہ، رقم الحدیث:3908، صحیح مسلم، باب فی حدیث الجرة، رقم الحدیث 7521،مسند الامام احمد، رقم الحدیث 50

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

رقم الحدیث:65

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا ، فَقَالَ : مُرِ الْبَرَاءَ يَحْمِلْهُ إِلَى رَحْلِي ، فَقَالَ : لَا حَتَّى تُخْبِرَنِي كَيْفَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : ارْتَحَلْنَا ، فَاخْتَبَأْنَا يَوْمَنَا

www.waseemziyai.com

وَلَيْلَتَنَا حَتَّى قَامَ ظُهْرًا ، أَوْ قَالَ : قَائِمُ الظُّهْرِ. فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي ، فَإِذَا أَنَا بِصَخْرَةٍ بِهَا بَقِيَّةٌ مِنْ ظِلٍّ. فَسَوَّيْتُهُ ، وَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهِ فَرْوَةً. فَقُلْتُ : نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَتَقَصَّى مَا حَوْلِي هَلْ أَتَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدٌ . فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَمَا أَرَدْتُ . فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلامُ ؟ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ . فَعَرَفْتُهُ ، فَقُلْتُ : هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَقُلْتُ : هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَمَرْتُهُ . فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ بِنَفْضِ ضَرْعِهَا ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ بِنَفْضِ كَفَّيْهِ مِنَ الْغُبَارِ ، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ . فَصَبَبْتُ الْمَاءَ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ ، فَقُلْتُ : اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قُلْتُ : قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَارْتَحَلْنَا . فَلَمْ يَلْحَقْنَا مِنَ الطَّلَبِ أَحَدٌ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، فَقُلْتُ : هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ : " لا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا " . فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ ، فَوَثَبَ عَنْهُ ، وَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ ، وَلَكَ عَلَيَّ لأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي ، وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا . فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ . قَالَ : " لا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ " فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلا . فَتَنَازَعُوهُ ، أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ . فَقَالَ : "أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ" . فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ ، وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطَّرِيقِ يُنَادُونَ : يَا مُحَمَّدُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، يَا مُحَمَّدُ ، يَا رَسُولَ اللهِ . إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عثمان بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت براء سے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درھم کے عوض کجاوہ خریدا

www.waseemziyai.com

تو کہا کہ (اپنے بیٹے) براء سے کہیں کہ اسے میری سواری تک اٹھالے چلیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں اٹھائیں گے جب تک آپ یہ نہیں بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف (ہجرت کے موقع پر) کیسے روانہ ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے۔ پھر ایک دن اور ایک رات (غار میں) چھپے رہے۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا تو میں نے (راستے میں) دیکھا کہ ایک چٹان ہے جس کا سایہ ابھی باقی ہے۔ تو میں نے کنکریاں برابر کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس پر کمبل بچھا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اس پر آرام کیجئے۔ (آپ لیٹ گئے) تو میں اردگرد یہ دیکھنے کے لئے چل پڑا کہ کیا کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا تو نہیں آرہا۔ اس دوران اچانک مجھے بکریوں کا چرواہا مل گیا جو چٹان کا سایہ ڈھونڈ رہا تھا۔ جیسا میں نے ارادہ کیا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اے لڑکے! تم کس کی بکریاں چرا رہے ہو؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لے کر بتلایا کہ فلاں قریشی کی ہیں۔ میں اسے جانتا تھا۔ میں نے چرواہے سے کہا کہ کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا تم ہمارے لئے دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے اسے کہا دوہ دو۔ چرواہے نے ایک بکری کو باندھا۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کرلو۔ (اس نے ایسا کیا تو) پھر میں نے کہا کہ اپنی ہتھیلیوں کی مٹی بھی جھاڑلو۔ (اس نے ایسا ہی کیا) اس کے بعد اس نے ہمارے لئے کچھ دودھ دوہا۔ میرے پاس ایک برتن تھا جس کے منہ پر ایک کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو دیکھا کہ آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دودھ پی لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوگیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اب کوچ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ ہماری تلاش میں ہمارا پیچھا کرنے والوں میں سے سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن جعشم کے علاوہ کوئی بھی نہ پہنچ سکا۔ سراقہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ (جب وہ قریب ہوا تو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا پیچھا کرنے والا ہم تک پہنچ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آپ غم نہ کریں، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔'' پھر جب وہ بالکل قریب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ گھوڑے سے کود گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یقین ہے کہ یہ (گھوڑے کا زمین میں دھنس جانا) آپ کا ہی کام ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس مصیبت سے جس میں مبتلا ہوں خلاصی عطا فرمادے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے پیچھے والے لوگوں (مشرکین) کو آپ کے بارے میں اندھیرے میں رکھوں گا (انہیں حقیقت نہیں بتاؤں گا) یہ میری ترکش (تیردان) ہے۔ آپ اس میں سے ایک تیر لے لیجئے۔ آپ فلاں فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور غلاموں

www.waseemziyai.com

کے پاس سے گزریں گے تو آپ ان سے اپنی ضرورت پوری کر لینا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (چلتے رہے یہاں تک کہ) رات کے وقت مدینہ پہنچے۔ پس انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس بات پر تنازعہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے پاس تشریف لے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فیصلہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ میں بنی نجار کے خاندان کے پاس ٹھہروں گا جو (آپ کے دادا) عبد المطلب کے ننھیال ہیں۔ میں اس طرح ان کی عزت افزائی کرنا چاہتا ہوں۔ (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو) مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستے میں جمع ہو گئے اور (با آوازِ بلند) پکارنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے اللہ کے رسول! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے اللہ کے رسول!۔

صحيح البخاري، i-باب فضائل اصحاب النبي، رقم الحديث 3652، ii-باب هجرة النبي و اصحابه الى المدينة۔ رقم الحديث: 3908، صحيح مسلم، كتاب الزهد و الرقائق، باب في حديث الهجرة، رقم الحديث: 7522، مسند الامام احمد، رقم الحديث 3

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

رقم الحديث: 66

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: "أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَكِدْتُ أَقْتُلُهُ، قَالَ: فَانْتَهَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَيْسَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبید اللہ القواریری نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاذ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے توبہ عنبری سے اور وہ عبد اللہ بن قدامۃ بن عنزہ سے اور وہ حضرت ابو برزہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درشت کلامی سے پیش آیا تو (مجھے غصہ آیا) میں اسے قتل کرنے کے قریب تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ اس طرح کرنا (یعنی گستاخی پر قتل کرنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا حق نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 54،سنن ابی داؤد ،باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔رقم الحدیث 4363،سنن النسائی ،باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔رقم الحدیث:4082

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔راوی توبہ سے مراد ابن ابی الاسد العنبر ی ہے۔)

رقم الحدیث:67

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ " أَنَّ رَجُلا أَغْلَظَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: أَلا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے غُندر نے بیان کیا اور وہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عمرو بن مرۃ سے اور وہ حمید بن ھلال رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابو برزہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ درشت کلامی (گستاخی) کے ساتھ پیش آیا۔ پس انہوں نے اس کا رد کیا تو ابو برزہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیوں نہ میں اس کی گردن اتار دوں؟ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا اور اس سے کہا کہ خبردار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس بات (گستاخی پر قتل کروانے) کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔

مسند احمد بن حنبل،رقم الحدیث 61،سنن ابی داؤد ،باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔رقم الحدیث: 4363،سنن النسائی ،کتاب التحریم، باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:4086ء،4088

(اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔)

رقم الحدیث:68

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: " تَغَيَّظَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لَأَضْرِبَ عُنُقَهُ إِنْ أَمَرْتَنِي بِذَلِكَ، قَالَ:

www.waseemziyai.com

وَ كُنْتَ فَاعِلاً ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَوَاللهِ لَأَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي الَّتِي قُلْتُ غَضَبُهُ . ثُمَّ قَالَ : مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ". إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو معاویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے عمرو بن مرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے سالم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابو برزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک آدمی پر غضبناک ہوئے (اس کی گستاخی کی وجہ سے) تو میں (ابو برزہ) نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! یہ کون آدمی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیوں؟ (پوچھتے ہو) میں نے کہا کہ اگر آپ حکم کریں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم واقعی ایسا کرنے والے ہو؟ ابو برزہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جو بات (غصے والی) اس سے کہی وہ اتنی بڑی ہے کہ وہ اس آدمی کے غصے کو ختم کر دے گی۔ یہ کہنے کے بعد ابوبکر نے فرمایا کہ اس (گستاخی پر قتل کرنے) کا حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

سنن النسائی، باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 4083,4084
(اس روایت کی سند قوی ہے۔ راوی سالم سے مراد ابن ابی الجمعہ غطفانی اشجعی ہے۔)

رقم الحدیث: 69

حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَلْخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَارِيَةُ بْنُ هَرِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : " مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ أَوْ رَدَّ شَيْئًا مِمَّا جِئْتُ بِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت محمد بن اسحاق بلخی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جاریہ بن ھرم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابو راشد الحبرانی سے اور وہ ابو کبشہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی میرے حوالے

www.waseemziyai.com

سے ایسی بات نقل کرے جو میں نے نہیں کہی یا وہ کسی ایسی چیز کا انکار کردے جو میں (بذریعہ وحی) لے کر آیا ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

مصنف ابن ابی شیبة، جلد 8 صفحہ 543، 573، 574 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ راوی جاریہ بن ھرم ضعیف ہے۔ امام نسائی اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی اسے متروک قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح عبداللہ بن بسر کو یحیی بن سعید نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن ابی کبشہ انماری کا نام سعید ابن عمرو ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام عمرو بن سعید ہے)

رقم الحدیث: 70

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَثَيْمَةَ. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخَذْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ: " أَنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَهَا فَوْقَهُ فَلَا يُعْطِهِ: " فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ، فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ، فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدًا وَسِتِّينَ، فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ، فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدًا وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ

www.waseemziyai.com

الصَّدَقَاتِ، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَزَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيُجْعَلُ مَعَهَا شَاتَانِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرُونَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَانِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرُونَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلا حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَانِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرُونَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلا أَرْبَعَةٌ مِنَ الإِبِلِ، فَلَيْسَ فِي هَذَا شَيْءٌ إِلّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ، فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ، فَفِيهَا ثَلاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاثِ مِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ، وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً، فَلَيْسَ بِهَا شَيْءٌ إِلّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا اور حضرت یونس بن محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا یہ خط ثمامہ بن عبداللہ بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے لیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ زکوۃ کے یہ وہ فرائض ہیں جنہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com

مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور ان کا اللہ عزوجل نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ لہٰذا جس آدمی سے بھی ان کے بارے میں سوال ہو یعنی ان سے ان فرائض کی ادائیگی کا مطالبہ اس کے طریقہ کے مطابق کیا جائے تو اسے ادا کر دینا چاہیے اور جس آدمی سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ زیادہ ادا نہ کرے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کا نصاب بیان فرمایا کہ پچیس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب یہ ہے کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری لازم ہے۔ جب یہ اونٹ پچیس کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں دوسرے سال والی اونٹنی لازم ہے اور پینتیس اونٹوں تک یہی لازم ہے۔ اگر دوسرے سال والی نہ ہو تو وہ نر اونٹ جو دو سال کا ہو چکا۔ پھر جب چھتیس اونٹوں تک تعداد پہنچ جائے تو اس میں وہ اونٹنی لازم ہے جو دو سال کی ہو چکی ہو۔ پینتالیس اونٹوں تک یہی نصاب ہے۔ پھر جب چھیالیس تک تعداد ہو جائے تو اس میں وہ اونٹنی لازم ہے جو تین سال کی ہو چکی ہو اور حمل کے قابل ہو چکی ہو۔ ساٹھ اونٹوں کی تعداد تک یہی نصاب ہے۔ پھر جب تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے تو اس میں وہ اونٹنی لازم ہے جو چار سال کی ہو چکی ہو اور یہ نصاب پچھتر اونٹوں تک ہے۔ پھر جب تعداد چھہتر تک پہنچ جائے تو اس میں دو ایسی اونٹنیاں لازم ہیں جو دو سال کی ہو چکی ہوں۔ یہ نصاب نوے اونٹوں تک ہے پھر جب اکیانوے ہو جائیں تو اس میں دو ایسی اونٹنیاں لازم ہیں جو تین سال کی ہو چکی ہوں اور قابلِ حمل ہوں۔ یہ نصاب ایک سو بیس اونٹوں تک ہے۔ پھر جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے تو ہر چالیس میں ایک ایسی اونٹنی ہے جو دو سال کی ہو چکی ہو۔ اسی طرح ہر پچاس میں ایک ایسی اونٹنی ہے جو تین سال کی ہو چکی ہو۔

اگر اونٹوں کی عمریں زکوٰۃ کے نصاب کے حوالے سے مختلف ہوں تو دیکھا جائے گا کہ اگر جس آدمی یعنی مالک پر چار سال والی اونٹنی لازم ہے اور اس کے پاس چار سال والی نہیں ہے اور اس کے پاس تین سال والی اونٹنی موجود ہے تو اس سے تین سال والی لے لی جائے گی اور اس کے ساتھ اس سے دو بکریاں لی جائیں گی اگر آسانی سے دستیاب ہوں یا پھر بیس درہم لیے جائیں گے۔ اگر ایک آدمی پر تین سال کی اونٹنی لازم ہو اور اس کے پاس تین سال والی اونٹنی نہیں ہے اور اس کے پاس چار سال والی اونٹنی ہے تو اس سے یہی چار سال والی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا سرکاری اہلکار اس کو بیس درہم دے گا یا پھر دو بکریاں دے گا۔

جس آدمی پر تین سال والی اونٹنی لازم ہے اور اس کے پاس تین سال والی نہیں ہے اور اس کے پاس دو سال والی اونٹنی موجود ہے تو اس سے یہ دو سال والی وصول کر لی جائے گی اور اس کے ساتھ اس سے دو بکریاں اگر میسر ہوں تو لی جائیں گی یا بیس درہم لیے جائیں گے۔

جس آدمی پر دو سال کی اونٹنی لازم ہے اور اس کے پاس تین سال والی اونٹنی موجود ہے تو اس سے وہ تین سال والی لے لی جائے گی اور وصول کرنے والا سرکاری اہلکار اس کو بیس درہم دے دے یا دو بکریاں دے دے۔ جس آدمی پر

www.waseemziyai.com

دو سال والی اونٹنی لازم ہے اور وہ اس کے پاس موجود نہیں بلکہ اس کے پاس وہ اونٹنی ہے جس پر سال گزر چکا ہو اور وہ دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو تو اس سے ایک سال والی لے لی جائے گی اور اس کے ساتھ اس سے دو بکریاں لی جائیں گی اگر دستیاب ہوں یا بیس درہم لیے جائیں گے۔ جس آدمی پر ایسی اونٹنی لازم ہو جو ایک سال کی ہو چکی ہو اور دوسرا سال شروع ہو چکا ہو لیکن وہ اس کے پاس موجود نہیں بلکہ اس کے پاس دو سال والا نر اونٹ ہے تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

جس آدمی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔ ہاں اگر اس کا مالک خود سے دے تو لیا جائے گا ورنہ نہیں۔ باہر چرنے والی بکریوں کا نصاب یہ ہے کہ جب بکریوں کی تعداد چالیس تک ہو تو اس میں ایک بکری لازم ہے اور ایک سو بیس کی تعداد تک یہی نصاب ہے۔ پھر جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے تو دو بکریاں لازم ہیں اور دو سو بکریوں تک یہی نصاب ہے۔ پھر جب دو سو سے ایک بھی زائد ہو جائے تو اس میں تین بکریاں لازم ہیں اور تین سو بکریوں تک یہی نصاب لازم ہے۔ پھر جب تین سو بکریوں سے ایک بکری بھی زائد ہو جائے تو ہر ایک سو میں ایک بکری لازم ہے۔ جانوروں کی زکوٰۃ میں نہ تو بڑی عمر کا جانور لیا جائے گا، نہ عیب والا لیا جائے گا اور نہ بکرا لیا جائے گا۔ ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا سرکاری اہلکار خود لینا چاہے تو لے سکتا ہے۔ متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے گا اور زکوٰۃ کے خوف سے مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے گا۔

اگر دو آدمی شریک ہوں تو ان سے برابری کی سطح پر وصولی کی جائے گی۔ اگر ایک آدمی کے پاس چرنے والی بکریاں ہیں اور چالیس سے ایک کم ہے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہے ہاں اگر اس کا مالک خود دینا چاہے تو لے لیا جائے گا۔ خالص چاندی (سکے ہوں یا زیورات ہوں) تو اس میں چالیسواں حصہ پر زکوٰۃ لازم ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ ہو تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔ ہاں اگر مالک خود دینا چاہے تو لے لیا جائے گا۔

صحیح البخاری ،کتاب الزکاۃ، باب العرض فی الزکاۃ وباب زکاۃ الغنم، رقم الحدیث 1454، 1455،سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ۔ رقم الحدیث: 1567،سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الابل، رقم الحدیث 2443،ابن ماجۃ، کتاب الزکاۃ، باب اخذ المصدق، سنا دون سن او فوق سن رقم الحدیث 1800،مسند احمد بن حنبل، رقم الدیث 72،صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث: 2273، 2261،صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 3266،سنن البیہقی، جلد 4 صفحہ 186، تصویر، بیروت

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ابن حبان، حاکم اور دار قطنی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:71

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: "نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا، وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ. قَالَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حبان بن ھلال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ھمام رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ان سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے اور مشرکین (تلاش کرتے کرتے) ہمارے سروں پر پہنچ گئے اور مجھے ان کے پاؤں نظر آنے لگے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یہ لوگ پاؤں کے بل بیٹھ کر (غار کے اندر کی طرف دیکھیں) تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر! آپ کا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسری ذات اللہ تعالیٰ کی ہو۔

صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رقم الحدیث 3653، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر رقم الحدیث: 2381, 6119، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم الحدیث: 3096، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث: 32568, 32614، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث 5868، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 11، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 6278

فائدہ:۔ (اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ شارح بخاری امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تیسرا اللہ ہے" سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی نصرت و مدد ساتھ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو ہر ایک کے ساتھ موجود ہے)

رقم الحدیث:72

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

www.waseemziyai.com

الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟ ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت قواریری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رحمہما اللہ تینوں حضرات بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں عفان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ھمام نے بیان کیا اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت مدینہ کے موقع پر) غار میں تھے (اور مشرکین ہمارے سروں پر پہنچ گئے تھے) تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر وہ لوگ (مشرکین) اپنے قدموں کے بل بیٹھ کر غار کی طرف دیکھیں تو ہمیں دیکھ لیں گے (اور گرفتار کرلیں گے) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابوبکر! آپ ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔“

حدیث نمبر 71 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور ماقبل مذکورہ حدیث کی سند کی طرح ہے۔)

رقم الحديث: 73

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَّارٌ الْخَفَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: " انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْغَارِ، فَدَخَلَا فِيهِ فَجَاءَ الْعَنْكَبُوتُ فَنَسَجَتْ عَلَى بَابِ الْغَارِ، وَجَاءَتْ قُرَيْشٌ يَطْلُبُونَ النَّبِيَّ ﷺ، فَكَانُوا إِذَا رَأَوْا عَلَى بَابِ الْغَارِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ، قَالُوا: لَمْ يَدْخُلْهُ أَحَدٌ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّي، وَأَبُو بَكْرٍ يَرْتَقِبُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي هَؤُلَاءِ قَوْمُكَ يَطْلُبُونَكَ، أَمَا وَاللهِ مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي، وَلَكِنْ مَخَافَةَ أَنْ أَرَى فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: " لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

www.waseemziyai.com

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت بشار خفاف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جعفر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو عمران الجونی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے معلّٰی بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ (ہجرت مدینہ کے موقع پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار کی طرف چلے پھر دونوں حضرات اس میں داخل ہو گئے تو مکڑی آئی اور اس نے غار کے دروازے پر جالا بُن دیا۔

اس کے بعد قریش (مشرکین مکہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے ادھر آ نکلے۔ جب انہوں نے غار کے دروازے پر مکڑی کے جالے کو دیکھا تو انہوں نے (آپس میں) کہا کہ اس (سے معلوم ہوتا ہے کہ) غار میں کوئی آدمی داخل نہیں ہوا (کیونکہ اگر کوئی آدمی داخل ہوتا تو مکڑی کا جالا نہ ہوتا) اس دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نگرانی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (جب مشرکین کو غار کے دروازے پر دیکھا تو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کی قوم کے یہ لوگ آپ کو (گرفتار کرنے کے لیے) تلاش کرتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اپنی جان جانے کے غم سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس بات سے خوفزدہ ہوں کہ کہیں آپ کے ساتھ ناپسندیدہ سلوک نہ کیا جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ تم غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے (یعنی اس کی مدد و نصرت ہمارے ساتھ ہے)۔

صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحدیث: 3652، مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد 14 صفحہ 328، دار الفکر، بیروت

فائدہ:- (اس حدیث کی سند حسن ہے مگر مرسل ہے۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں اور بزار نے اپنی مسند میں مذکورہ حدیث سے زیادہ تفصیلی طور پر روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے حضرت انس بن مالک، حضرت زید بن ارقم اور حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ جس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا بنا تھا، جنگلی کبوتروں نے دروازے پر انڈے دے دیئے تھے اور ایک پودا بھی اُگ آیا تھا۔ جب قریش مکہ تلاش کرتے کرتے غار کے دروازے پر پہنچے تو مکڑی کے جالے اور کبوتروں کے انڈوں کو دیکھ کر یہ خیال کر کے واپس چلے گئے کہ غار کے اندر کوئی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی آدمی اس کے اندر داخل ہوا ہوتا تو نہ مکڑی کا جالا ہوتا اور نہ کبوتروں کے انڈے موجود ہوتے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 74

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، قَالَ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: "يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت بشار رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جعفر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ثابت نے فرمایا اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوبکر! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ جب دو آدمی ہوں اور تیسرا ان کے ساتھ اللہ ہو (یعنی اس کی مدد و نصرت شاملِ حال ہو)۔

حدیث نمبر 71 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند حسن ہے۔ بشار سے مراد بشار بن موسیٰ الخفاف ہے اور جعفر سے مراد جعفر بن سلیمان الضبی ہے)

رقم الحدیث: 75

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ". سَنَدُهُ حَسَنٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوشیبہ کے بیٹے ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے بیان کیا کہ ہم سے زید بن حباب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ہود بن عطاء نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

سنن دار قطنی، رقم الحدیث: 542، مسند ابی یعلی، صفحہ 30، المکتب الاسلامی، بیروت، الدر المنثور للسیوطی، صفحہ 2981 دار الفکر بیروت

فائدہ:- (امام احمد اپنی مسند جلد ۵ ص ۲۵۰، ۲۵۸ پر حضرت ابوامامہ کی سند سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خیبر کی فتح کے بعد واپس لوٹے تو آپ کے ساتھ دو غلام تھے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ مجھے خادم عنایت کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ ان دو میں سے جو چاہیں لے

www.waseemziyai.com

جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ہی میرے لیے منتخب کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو لے لو اور اس کو مارنا مت۔ میں نے اسے خیبر سے لوٹتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں تو نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کر چکا ہوں۔ (اس روایت کی سند حسن ہے)

رقم الحدیث: 76

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: " انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا، بَكَتْ، فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ، فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَلَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمرو بن عاصم کلابی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے سلیمان بن مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو ہم حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لیے چلتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گئے تو وہ رونے لگیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو (انعامات و اکرامات) موجود ہیں وہ اللہ کے رسول کے لیے بہتر ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں اس وجہ سے نہیں روئی کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ بلاشبہ اللہ کے ہاں جو موجود ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہتر ہے۔ بلکہ میں تو اس لیے روتی ہوں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے رحلت کی وجہ سے) آسمان (اللہ) کی طرف سے وحی آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے یہ بات کہہ کر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں کو رونے پر برانگیختہ کر دیا تو وہ دونوں حضرات بھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ رونے لگے۔ (اس روایت کی سند صحیح ہے)

صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ام ایمن رقم الحدیث 2454

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 77

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت بندار رحمۃ اللہ علیہ اور ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ دونوں بیان فرماتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے عمرو بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمران القطان نے بیان کہ اور انہوں نے معمر سے اور انہوں نے زہری سے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہ میں لوگوں (کفار) سے قتال (جہاد) کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ (ایمان قبول کرتے ہوئے کلمے) کا اقرار کرلیں۔ جب وہ اس کلمہ کا اقرار کرلیں گے تو (مسلمان ہوجانے کی وجہ سے) مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال محفوظ کرلیں گے سوائے حق کے ساتھ۔ اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے (ہم تو ظاہر کا اعتبار کرتے ہوئے ان پر مومن کا حکم جاری کردیں گے باقی ان کی دلی حالت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ اسی کے مطابق ان سے معاملہ کرے گا)۔

صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم الحدیث: 1399، 1400۔ کتاب الجهاد و السیر، رقم الحدیث 2946، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، رقم الحدیث 7285، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ماجاء امرت ان اقاتل الناس، رقم الحدیث، 2606، 2607، سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، رقم الحدیث 3986، ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الکف عمن قال لا اله الا اللّٰه۔ رقم الحدیث 3927، سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم الحدیث 1556، 1557

فائدہ:- (اس روایت کی سند حسن ہے۔ عمران قطان سے مراد عمران بن داؤد القطان البصری ہے۔ یہ حدیث متواتر ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 78

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : أَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ : مَا لَكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، أَنْتَ وَرِثْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمْ أَهْلُهُ ؟ فَقَالَ : لَا بَلْ أَهْلُهُ ، قَالَتْ : فَمَا بَالُ سَهْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : " إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ، ثُمَّ قَبَضَهُ جَعَلَهُ لِلَّذِي يَقُومُ بَعْدَهُ " ، فَرَأَيْتُ أَنَا بَعْدُ أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَتْ : أَنْتَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ". إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ولید بن جمیع رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر محترمہ حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور کہلوایا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! کیا آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث بنے ہیں یا ان کے اہل وعیال وارث ہیں؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل وعیال ہی آپ کے وارث ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصے کا کیا کیا ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب ایک نبی (علیہ السلام) کو اس کا رزق کھلا دیتا ہے پھر اس کی روح قبض فرماتا ہے تو اس (نبی) کے بعد آنے والے کے لیے بنا دیتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے بعد اسے مسلمانوں پر لوٹا دوں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر کے جواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے ہوئے ارشاد کو زیادہ بہتر جانتے ہیں) لہٰذا آپ جانیں اور آپ کا کام۔

www.waseemziyai.com

سنن ابی داؤد، باب فی صفایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاموال، رقم الحدیث: 2973، مسند أحمد بن حنبل، رقم الحدیث: 14، البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، جلد 5 صفحہ 289، دار الفکر، بیروت

فائدہ:۔ (اس روایت کی سند حسن ہے۔ ولید بن جمیع سے مراد ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری مکی ہے۔ ابوالطفیل سے مراد عامر بن واثلہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب کم عمر تھے اور صحابہ کرام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے تھے۔ ان کی وفات سنہ ۱۰۷ ہجری یا سنہ ۱۱۰ ہجری میں ہوئی۔

رقم الحدیث: 79

حضرت ابن البزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ أَقْرَرْتَ عِنْدَهُ الرَّابِعَةَ رَجَمَكَ، قَالَ: فَأَقَرَّ عِنْدَهُ الرَّابِعَةَ، قَالَ وَكِيعٌ: فَأَمَرَ بِهِ فَحُبِسَ، وَقَالَ مَالِكٌ: فَأَرْسَلَ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ: لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا فَرَجَمَهُ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ اور مالک بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ دونوں اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ جابر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عامر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابن ابزیٰ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے تین دفعہ (زنا کے ارتکاب کا) اقرار کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک سے کہا کہ اگر تم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چوتھی مرتبہ بھی گناہ کا اقرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں رجم (سنگسار) کروا دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چوتھی مرتبہ بھی اقرار کر لیا۔

راوی وکیع کہتے ہیں کہ حضرت ماعز کو پکڑنے کا حکم دیا گیا اور انہیں قید کر دیا گیا۔ راوی مالک کہتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دیا گیا پھر ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا گیا تو جواب دیا گیا کہ ہم تو ان کے بارے میں بھلائی ہی جانتے

www.waseemziyai.com

ہیں چنانچہ انہیں رجم (سنگسار) کردیا گیا۔

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 41

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ جابر سے مراد جابر بن یزید الحارث الجعفی کوفی ہے۔ عامر سے عامر شراحیل شعبی مشہور امام مراد ہیں۔) ابن ابزی سے مراد صحابی رسول حضرت عبدالرحمن خزاعی ہیں۔

رقم الحدیث:80

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا بُنْدَار ، قَالَ : قَالَ حَدَّثَنا اَبُو اَحْمَد ، قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى ، عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم رَدَّدَ مَاعِزاً اَرْبَعَ مَرَّاتٍ . اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت بندار بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسرائیل نے بیان کیا اور وہ جابر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو چار مرتبہ واپس لوٹا دیا۔

حدیث نمبر 79 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(اس روایت کی سند ضعیف ہے۔)

رقم الحدیث:81

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَنْبَأَ الْكَلْبِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : " خَرَجْتُ بِخَلْخَالَيْنِ لأَبِيعَهُمَا ، وَكَانَ أَهْلُنَا قَدِ احْتَاجُوا إِلَى نَفَقَةٍ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : احْتَاجَ أَهْلُنَا إِلَى النَّفَقَةِ ، فَأَخْرَجْتُ هَذَيْنِ الْخَلْخَالَيْنِ ، قَالَ : وَأَنَا خَرَجْتُ بِدَرَيْهِمَاتٍ أُرِيدُ بِهَا فِضَّةً أَجْوَدَ مِنْهَا ، قَالَ : فَوَضَعَ الْخَلْخَالَيْنِ فِي كِفَّةٍ وَوَضَعَ الدَّرَاهِمَ فِي كِفَّةٍ ، فَرَجَحَ

www.waseemziyai.com

اَلْخَلْخَالانِ عَلَى الدَّرَاهِمِ شَيْئًا فَدَعَا بِمِقْرَاضٍ قَالَ : قُلْتُ : سُبْحَانَ اللهِ هُوَ لَكَ. قَالَ : إِنْ تَتْرُكْهُ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لا يَتْرُكُهُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : "الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلا بِمِثْلٍ، الزَّائِدُ وَالْمُزَادُ فِي النَّارِ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت قواریری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا اور وہ سلمہ بن سائب سے اور وہ ابورافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں گھر سے دو پازیب لے کر نکلا تا کہ انہیں بیچ دوں کیونکہ میرے اہل خانہ کو اخراجات کے لیے رقم کی ضرورت تھی۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ ابورافع فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میرے اہل خانہ کو اخراجات کے لیے رقم کی ضرورت تھی تو میں یہ دو پازیب لے کر نکلا تھا (تا کہ ان کو بیچ کر رقم حاصل کرسکوں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ چند درہم لے کر نکلا تھا اور ارادہ تھا کہ ان کے بدلے اچھی چاندی خریدوں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک پلڑے میں دونوں پازیب رکھے اور دوسرے پلڑے میں درہم رکھے تو پازیب کا وزن درہم سے کچھ بڑھ گیا۔ چنانچہ انہوں نے قینچی منگوائی (تا کہ جو زیادہ ہے اسے کاٹ کر دے دیں) تو میں نے کہا سبحان اللہ (آپ اس قدر احتیاط کر رہے ہیں) میں نے کہا کہ جو زیادہ ہے وہ بھی آپ کا ہی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم اسے چھوڑ دو (اور مجھے دے دو) تو ٹھیک ہے۔ اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس (زیادتی) کو نہیں چھوڑتے (اضافے کو واپس کرنے کا حکم دیتے ہیں) میں (ابوبکر) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب سونے کا سونے کے بدلے میں لین دین ہو تو برابر برابر ہونا لازم ہے اور چاندی کا چاندی کے بدلے میں لین دین ہو تو برابر برابر ہونا لازم ہے۔ اضافہ لینے والا اور جسے اضافی دیا جائے دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

صحيح مسلم ، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، رقم الحديث، 1588،سنن النسائى ، كتاب البيوع، باب بيع الدرهم بالدرهم، رقم الحديث: 4578، ابن ماجة، رقم الحديث: 2255

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کلبی سے مراد محمد بن سائب کلبی ہے اور سلمۃ بن سائب کلبی کا بھائی ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 82

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: " كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَدَعَا، فَقَالَ: " اللَّهُمَّ طَعْنًا وَ طَاعُونًا "، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ سَأَلْتَ مَنَايَا أُمَّتِكَ هَذَا الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الطَّاعُونُ؟ قَالَ: " ذَرَبٌ كَالدُّمَّلِ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ سَتَرَاهُ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سریج رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جعفر بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ہجرت مدینہ کے موقع پر) غار میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! ہمیں طعن (نیزے کی مار) سے اور طاعون سے محفوظ فرما۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمیں تو معلوم ہے کہ آپ اپنی اُمت کے لیے اللہ سے سوال کرتے رہتے ہیں۔ طعن کا مطلب تو ہم جانتے ہیں لیکن یہ طاعون کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہ پھوڑے کی طرح نا قابل علاج مرض ہے۔ اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو عنقریب تم خود اسے دیکھ لوگے۔

الحاوی للفتاوی للسیوطی ،جلد 2صفحہ 9، السعادۃ ،بیروت،مجمع الزوائد للھیثمی ،جلد 2صفحہ 310، القدسی ،بیروت، کنز العمال للمتقی ،رقم الحدیث: 11746، التراث الاسلامی

فائدہ: - (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ یحییٰ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے راوی جعفر بن زبیر کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ نسائی اور دار قطنی نے اسے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ راوی سریج سے مراد سریج بن یونس بن ابراہیم بغدادی ہے جو کہ ثقہ ہے۔ قاسم سے مراد قاسم بن عبد الرحمن الدمشقی ہے۔ ابو امامہ کا نام صدی بن عجلان ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:83

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ وَلِيَ عِبَادَ اللهِ فَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِمْ بِقُرْآنِ اللهِ، فَعَلَيْهِ بَهْلَةُ اللهِ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے سری بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ کے بندوں کا والی (حکمران) بنتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قرآن (احکام) پر عمل پیرا نہیں ہوتا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

اس روایت کو مسند ابی بکر میں یہاں ہی نقل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی حوالہ نہیں ملا۔

فائدہ: - (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ راوی حاتم سے مراد حاتم بن اسماعیل المدنی ہے۔ سری بن اسماعیل کے بارے میں امام نسائی نے کہا وہ متروک الحدیث ہے، امام احمد اس کی روایت نہیں لیتے۔ یحیی قطان فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ان کا جھوٹ ایک ہی مجلس میں ظاہر ہو گیا)

رقم الحدیث:84

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا خَرَجْنَا نَؤُمُّ الْبَيْتَ وَنُطَهِّرُهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ، قَالَ: "سِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

www.waseemziyai.com

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عمار بن نصر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کہ ہم سے ابن عینیہ بیان فرماتے ہیں اور وہ زہری سے اور وہ عروۃ سے اور وہ مسور بن مخرمہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم تو صرف اس لیے نکلے ہیں تاکہ بیت اللہ کا قصد کریں اور اسے پاک وصاف کریں۔ لہٰذا جس آدمی نے ہمیں اس سے روکنے کی کوشش کی تو ہم سے جنگ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس بات کے جواب میں فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چلتے رہو۔

کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث: 30293، تفسیر طبری، جلد 9 صفحہ 124، دار الفکر، بیروت، تفسیر ابن کثیر، جلد 3 صفحہ، 558، الشعب، الدر المنثور للسیوطی، جلد 3 صفحہ 166، المنیریۃ، بیروت، دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3 صفحہ 107، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

فائدہ:۔ (اس روایت کی سند صحیح ہے۔ امام احمد نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم دونوں کی سند سے تفصیلی روایت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر مدینہ سے مکہ کی طرف عمرہ کے ارادے سے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور بھی ساتھ لے لیے تھے اور ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچ کر عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر بنو خزاعہ کے ایک آدمی کو جاسوسی کے لیے مکہ روانہ کر دیا اور آگے چل پڑے۔ جب عسفان کے قریب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے واپس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ کعب بن لوئی اور عامر بن لوی نے لشکر جمع کر لیا ہے اور وہ لوگ آپ سے جنگ کے لیے تیار ہیں اور آپ کو مکہ میں ہرگز داخل نہ ہونے دیں گے۔ یہ اطلاع ملنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ ہمیں واپس جانا چاہیے یا مکہ جانا چاہیے اور رکاوٹ ڈالنے والوں سے جنگ کرنی چاہیے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم تو صرف عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں اور جنگ کرنے کے لیے تو نہیں آئے البتہ اگر کسی نے رکاوٹ ڈالی اور ہمیں عمرہ کرنے سے روکا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر چل پڑو"

رقم الحدیث: 85

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

www.waseemziyai.com

ﷺ يَقُولُ: "الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ، الزَّائِدُ وَالْمُسْتَزِيدُ فِي النَّارِ". قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "زَائِدُ بْنُ قُدَامَةَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْكَلْبِيِّ. إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہ دونوں بیان کرتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے یعلی بن عبید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سلمۃ بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ سونے کا سونے کے ساتھ لین دین کرتے ہوئے دونوں طرف کا وزن برابر ہو۔ چاندی کا چاندی کے ساتھ لین دین کرتے ہوئے دونوں طرف کا وزن برابر ہونا چاہیے۔ زائد دینے والا اور زیادہ طلب کرنے والا دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ راوی ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ زائد بن قدامہ نے اس حدیث کو کلبی سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت کی سند ضعیف ہے)

حدیث نمبر 81 کے تحت حوالہ جات گزر چکے ہیں

رقم الحدیث: 86

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (سورة المائدة: 5 آية 105) ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ، ثُمَّ تَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "إِذَا عُمِلَ فِي النَّاسِ بِالْمُنْكَرِ وَلَمْ يُغَيِّرُوهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ" إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سریج رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ھشیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے)

''اے ایمان والو تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے جو گمراہ ہوا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جبکہ تم ہدایت پر ہو)۔''

www.waseemziyai.com

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم لوگ اس آیت کی تلاوت کرتے ہو اور اس کا معنی و مفہوم وہ قرار دیتے ہو جو حقیقت میں نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب لوگوں میں کسی منکر (برائی) پر عمل ہو رہا ہو اور لوگ اسے ختم نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمومی طور پر سزا دے (ایسا عذاب نازل فرمائے جس میں سب لوگ لپیٹ میں آ جائیں)۔

سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی نزول العذاب اذلم یغیر المنکر، رقم الحدیث، 2168، 3049، سنن ابی دائود، کتاب الفتن والملاحم، باب الامر والنهی، رقم الحدیث: 4338، ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر رقم الحدیث: 4005، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 53، 1، 16، 29، 30، مصنف ابن ابی شیبه، جلد 15 صفحه، 175، 174، دار الفکر، بیروت، مسند ابی یعلی، رقم الحدیث: 132، 131، 130، 128، المکتب الاسلامی بیروت، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: 304،305

فائدہ: - (اس روایت کی سند صحیح ہے۔ امام ترمذی اور ابن حبان نے اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ مشہور مفسر ابن جریر طبری مذکورہ آیت کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس آیت کے بارے میں سب سے بہتر قول وہی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت اور اس کے احکام و اوامر کی پابندی کرو اور جن امور سے منع کیا ہے ان سے رُک جاؤ۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض ہے۔ تفسیر طبری جلد ۱۱، ص ۱۵۲، ۱۵۳۔)

رقم الحدیث: 87

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جریر رحمۃ اللہ علیہ اور یزید بن ھارون بیان کرتے ہیں اور وہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ قیس رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 86 کے تحت حوالہ جات گزر چکے ھیں۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور مذکورہ حدیث کی طرح ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:88

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الآيَةَ (يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (سورة المائدة:5 آیة 105) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: " إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لا يُغَيِّرُوهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ "، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوبکر بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن نمیر اور ابواسامۃ نے بیان کیا اور وہ دونوں اسماعیل بن ابی خالد سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگ اس آیت کو پڑھتے ہو (جس کا ترجمہ یہ ہے)۔ ''اے ایمان والو تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے۔ جو گمراہ ہوا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جبکہ تم ہدایت پر ہو۔''

اس آیت کو پڑھنے کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ جب لوگ منکر (برائی ہوتی ہوئی) دیکھیں اور اس کو ختم نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عمومی (اجتماعی) عذاب نازل فرمائے (یعنی ایسا عذاب جو منکر کا ارتکاب کرنے والوں اور نہ کرنے والوں سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے)۔ راوی ابواسامہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ یوں فرمایا کہ میں نے (بجائے ہم نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

حدیث نمبر 86 کے تحت حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور ماقبل مذکور حدیث نمبر ۸۶ کی سند کی طرح ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:89

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبید اللہ بن معاذ فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے میرے والد معاذ نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذکورہ بالا حدیث کی) مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 86 کے تحت حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور ما قبل مذکورہ حدیث نمبر ۸۶ کی طرح ہے)

رقم الحدیث:90

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَ : نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأُبَايِعَهُ ، فَجِئْتُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ فِي مَقَامِهِ ، فَأَطَابَ الثَّنَاءَ وَأَكْثَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : كُفْرٌ بِاللهِ انْتِفَاءٌ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ ، وَادِّعَاءُ نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو کریب رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور انہوں نے جعفر ابن حمر رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے سری بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا اور وہ حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت ہونے کے لیے روانہ ہوا۔ جب (مدینہ میں) پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی جگہ (منبر پر) کھڑے خطاب فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طویل کلمات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، دعا کی اور فرمایا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

www.waseemziyai.com

سنا کہ اپنے حقیقی نسب کی نفی کرنا اللہ تعالیٰ (کی نعمت) کا انکار ہے اگر چہ وہ حقیقی نسب چھوٹا ہو (یعنی نچلی ذات سے اس کا تعلق ہو) اسی طرح ایسے نسب کا دعویٰ کرنا جسے کوئی نہ جانتا ہو (یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار ہے)۔

سنن ابن ماجة رقم الحديث: 2744، عيسى الحلبى ،بيروت،سنن الدارمى ،جلد 2صفحه 344، بيروت ، كنز العمال للمتقى ،رقم الحديث 15301، 15302،مسند احمد بن حنبل، رقم الحديث 7019، البداية والنهاية لابن كثير ،جلد 5 صفحه 248، بيروت

(اس روایت کی سند ضعیف ہے۔راوی سری بن اسماعیل ضعیف ہے۔)

فائدہ:- زمانہ جاہلیت کا یہ رواج تھا کہ لوگ دوسروں کی اولاد کو اپنی اولاد قرار دے لیتے تھے یعنی متبنیٰ بنا لیتے تھے۔اسی طرح لوگ اپنا نسب نامہ غلط بیان کرتے اور اپنے آپ کو بڑی ذات، بڑے لوگوں کی اولاد کہلواتے تھے اور اس کو کوئی عیب نہ سمجھا جاتا تھا۔ پھر جب قرآن کریم میں یہ آیت ''اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ'' نازل ہوئی تو یہی حکم دیا گیا کہ ہر آدمی کو اس کے حقیقی والد کی طرف ہی منسوب کیا جائے۔شارح حدیث مناوی فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو غیر حقیقی باپ کی طرف منسوب کرنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا ہے۔یعنی یہ دعویٰ کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں (حقیقی باپ) کی بجائے فلاں (غیر حقیقی باپ) سے پیدا کیا ہے اور ایسا دعویٰ کرنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے۔

رقم الحديث: 91

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ الْبَجَلِيُّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِشَهْرٍ إِذْ مَرَّ بِفَرَسٍ ، فَعُرِضَتْ عَلَيْهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، احْمِلْنِي عَلَى هٰذِهِ الْفَرَسِ ، قَالَ : لَاهَا اللهِ إِذًا لَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهَا إِنَّكَ رَجُلٌ مُوسَّعٌ فِي الْمَالِ ، وَإِنَّ هَاهُنَا لَمَنْ هُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ ، قَالَ : ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَأَبَى عَلَيْهِ حَتَّى بَخَّلَهُ وَأَغْضَبَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : وَاللهِ لَأَنْ أَحْمِلَ غُلَامًا قَدْ رَكِبَ الْخَيْلَ عَلَى غُرْلَتِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَكَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ لَهُ الْأَنْصَارِيُّ : أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ فَارِسًا وَمِنْ أَبِيكَ ، فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَخَذَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ وَجَأَ أَنْفَهُ ، قَالَ : وَافْتَرَعَهُ

www.waseemziyai.com

فَاتَّحَدَا فَفُرِّعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ شَرٍّ ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ غَضْبَانًا قَالَ : ثُمَّ اجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ يَطْلُبُونَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ لِيَقْتَادُوا مِنْهُ بِمَا فَعَلَ بِصَاحِبِهِمْ . فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ ، وَهِيَ أَوَّلُ صَلَاةٍ لِلْمُسْلِمِينَ نُودِيَ بِهَا أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ . فَاجْتَمَعَ النَّاسُ . فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ شَيْئًا صُنِعَ لَهُ كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ قَالَ : فَهِيَ أَوَّلُ خُطْبَةٍ خُطِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ : فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللهِ مَا أَنَا بِخَيْرِكُمْ ، فَاعْلَمُوا ذَاكُمْ ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّ هٰذَا كَفَانِيهِ غَيْرِي ، وَلَئِنْ أَخَذْتُمُونِي بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ مَا أُطِيقُهَا ، إِنْ كَانَ لَمَعْصُومًا مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ السَّمَاءِ ، إِنَّ مَعِي شَيْطَانًا يَحْضُرُنِي ، فَمَا اسْتَقَمْتُ فَاتَّبِعُونِي ، وَإِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُونِي ، أَوْ غَضِبْتُ فَأَخْرِسُونِي ، لَا أَشْتُمُ أَعْرَاضَكُمْ ، أَوْ أُؤْثِرُ بِجُلُودِكُمْ ، إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنِّي مُقِيدُهُمْ مِنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، وَايْمُ اللهِ ، لَأَنْ يَخْرُجَ قَوْمٌ مِنْ دِيَارِهِمْ أَقْرَبُ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ أُقِيدَهُمْ مِنْ وَزَعَةِ اللهِ الَّذِينَ يَزَعُونَ عَنْهُ ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن ابی نضر بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے سے ابوالنضر نے بیان کیا کہ ہم سے عیسیٰ بن المسیب البجلی نے بیان کیا اور وہ حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ قیس نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے ایک مہینہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک گھوڑا گذرا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ چنانچہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ مجھے یہ گھوڑا عطا کر دیجیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جواب دیا کہ اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ میں آپ کو یہ گھوڑا نہیں دے سکتا، اس لیے کہ تم مالی وسعت رکھنے والے آدمی ہو اور یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ سائل نے اپنی بات کو دوہرایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تین بار سوال کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا یہاں تک کہ اس آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخیل قرار دیا اور آپ پر غضبناک ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا کہ اللہ کی قسم! مجھے ایک انتہائی چھوٹے سے بچے کو گھوڑا دے دینا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تمہیں گھوڑا دوں۔ انصاری (سائل) نے جواب دیا کہ اے ابوبکر! میں تم اور تمہارے باپ سے زیادہ بہتر شہسوار

www.waseemziyai.com

ہوں۔ (سائل کے اس طرح کہنے کے بعد) یہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کو سر سے پکڑا، اس کی ناک پر مارا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے اوپر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک ہو گئے۔ پھر ان دونوں کو تھوڑی سی لڑائی کے بعد چھڑوالیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور غصے کی حالت میں گھر چلے گئے۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ پھر انصار جمع ہو گئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو تلاش کرنے لگے تاکہ ان کے ساتھ جو کچھ سلوک ہوا تھا اس کا بدلہ لے سکیں۔

جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو انصار کے جمع ہونے کی اطلاع پہنچی تو وہ گھر سے نکل آئے۔ پھر لوگوں کو پکارا گیا کہ نماز کھڑی ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی پہلی نماز تھی جس کے لیے ''نماز کھڑی ہو رہی ہے'' کے الفاظ کے ساتھ لوگوں کو پکارا گیا۔ چنانچہ لوگ جمع ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے (یہ وہ چیز تھی جو آپ کے لیے بنائی گئی تھی اور جس پر آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

راوی فرماتے ہیں کہ یہ پہلا خطبہ تھا جو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے بعد) اسلام میں دیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا:

''اے لوگو! بلاشبہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ تم اس بات کو جان لو اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا آدمی اس (خلافت وامارت کے بوجھ) کو سنبھال لے۔ اگر تم لوگ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق مجھے پکڑو گے تو مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے شیطان سے محفوظ تھے۔ بلاشبہ ان پر آسمان (اللہ کی طرف) سے وحی نازل ہوتی تھی۔ بلاشبہ میرے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے جو میرے پاس آتا رہتا ہے۔''

پس اگر میں سیدھے راستے پر قائم رہوں تو میری اتباع کرو اور اگر میں سیدھے راستے سے ہٹ جاؤں تو مجھے سیدھا کر دینا یا اگر میں غضبناک ہو جاؤں تو میرے غصے کو ٹھنڈا کر دینا۔ میں نہ تو تمہارے معززین کو گالی دینے والا ہوں اور نہ تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے والا ہوں۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں مغیرہ بن شعبہ سے بدلہ دلوادوں گا۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اپنے علاقے سے نکل جانا ان کے لیے اس سے زیادہ قریب ہے کہ میں ان کو اللہ کے محارم سے منع کرنے والوں سے بدلہ دلوادوں۔

معتلی 7818، مجمع 5/184

فائدہ:- (راوی ابوبکر بن ابی النضر سے مراد ابوبکر بن نضر بن ابی النضر بغدادی ہے اور بعض اوقات اس کی نسبت دادا کی طرف کر دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے ابوبکر بن ابی النضر جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:92

حضرت اوسط رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَنَةٍ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَامِي هٰذَا عَامَ أَوَّلٍ، ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: " عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللهَ الْمُعَافَاةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ شَيْئًا بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے علی بن جعد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور یزید بن خمیر سے نقل کرتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے عامر رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا اور وہ اوسط بن اسماعیل بن اوسط سے نقل کرتے ہیں کہ اوسط بن اسماعیل بن اوسط نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے ایک سال بعد سنی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت مدینہ کے بعد) پہلے سال اسی میری جگہ (مسجد نبوی کے منبر) پر کھڑے ہوئے۔ یہ کہہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔پھر فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! سچائی کو اختیار کرو اس لیے کہ یہ نیکی کے ساتھ ہوگی اور سچائی اور نیکی دونوں جنت میں (جانے کا سبب) ہوں گی۔تم جھوٹ سے بچو اس لیے کہ یہ نافرمانی کے ساتھ ہوگا اور یہ دونوں یعنی جھوٹ اور نافرمانی جہنم میں (جانے کا سبب) ہوں گے۔اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو، اس لیے کہ ایمان ویقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جو کسی کو عطا کی جائے۔ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو، اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

مسند احمد بن حنبل ،رقم الحدیث 5, 44, 34, 17،صحیح ابن حبان،رقم الحدیث 952،مستدرک حاکم،جلد 1 صفحہ 529،سنن ابن ماجۃ،رقم الحدیث، 3849، کنز العمال للمتقی ،رقم الحدیث 4924،4923

(اس روایت کی سند صحیح ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 93

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے وھب بن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ (ماقبل مذکور) حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔

حدیث نمبر 92 کے تحت یہ روایت گزر چکی ہے۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے)

رقم الحدیث: 94

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيَّ، عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ عَادَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ أَوَّلٍ: سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُوتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِينٍ شَيْئًا خَيْرًا لَهُ مِنَ الْعَافِيَةِ". اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوموسیٰ الھروی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بتلایا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلیم بن عامر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اوسط البجلی سے حمص (شہر کی مسجد) کے منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہوئے بیان کرتے سنا۔ کہتے ہیں کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا" تو (رونے کی وجہ سے) آنسوؤں نے ان کا گلا بند کر دیا (اور آواز نہ نکل سکی) پھر کہا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" یہ کہہ کر ان کی آواز بندھ گئی

www.waseemziyai.com

اور آنسوؤں نے ان کا گلا بند کر دیا۔ پھر تیسری مرتبہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ہجرت کے) پہلے سال یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ اس لیے کہ آدمی کو جو کچھ عطا کیا جاتا ہے یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز اس کے لیے بہتر نہیں ہے۔

سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم الحدیث، 3558، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 6، مستدرک الحاکم، جلد 1 صفحہ 529، تصویر، بیروت، مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 2489، المکتب الاسلامی، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 3209,3277,4928

فائدہ:- (اس روایت کی سند صحیح ہے۔ ابوموسیٰ الھروی سے مراد اسحاق بن ابراہیم بغدادی ہے۔ ابن معین اور امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے)

رقم الحدیث: 95

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَوْسَطَ، قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: " قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَامِي هَذَا عَامَ أَوَّلٍ، ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَلُوا اللهَ الْمُعَافَاةَ، أَوْ قَالَ: الْعَافِيَةَ. فَلَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِينِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ أَوِ الْمُعَافَاةِ، عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبیداللہ بن عمر بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے غندر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور شعبہ یزید بن خمیر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سلیم بن عامر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اوسط سے روایت کرتے ہیں کہ اوسط نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ میری اسی جگہ (منبر) پر (ہجرت کے) پہلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "لوگو! اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو یا فرمایا کہ عافیت طلب کرو۔ یقین کے بعد عافیت یا معافی سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں جو کسی آدمی کو عطا کی جائے۔ لوگو! تم

www.waseemziyai.com

سچائی کو اختیار کرو کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ دونوں (سچائی اور نیکی) جنت میں (جانے کا سبب) ہوں گے۔ لوگو! جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ گناہ و نافرمانی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (جھوٹ اور نافرمانی) جہنم میں (جانے کا سبب) ہوں گے۔ ایک دوسرے سے حسد مت کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو اور تم لوگ اس طرح (آپس میں بھائی بھائی) بن جاؤ جیسے اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے۔

حدیث نمبر 94 کے تحت حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور یہ مذکورہ روایت سے زیادہ طویل و تفصیلی ہے)

رقم الحدیث: 96

حضرت یحیی بن جعدۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الصَّيْفِ عَامَ أَوَّلٍ وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ يَقُولُ: "سَلُوا اللهَ الْيَقِينَ وَالْعَافِيَةَ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابو خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تینوں حضرات بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا۔ اور وہ عمرو بن دینار سے اور وہ یحیی بن جعدہ سے اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے (ہجرت مدینہ کے بعد) پہلے سال گرمیوں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور یہ زمانہ قریب کا ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ سے یقین (ایمان) اور عافیت کو طلب کیا کرو۔

اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، جلد 9 صفحہ 148 تصویر، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کے رجال ثقہ ہیں لیکن یحیی بن جعدہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا)

رقم الحدیث: 97

حضرت مرۃ الطیب رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو خَيْثَمَةَ، وَعُثْمَانُ قَالُوا حَدَّثَنَا

www.waseemziyai.com

إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِي عَنْ مُغِيْرَه بن مُسْلِمْ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ". قَالُوا: أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: "بَلَى فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَتِكُمْ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ. قَالُوا: فَمَا يَنْفَعُنَا مِنَ الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخُوكَ مَرَّتَيْنِ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر، ابوخیثمہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان رازی نے اور وہ مغیرہ بن مسلم سے اور وہ فرقد السبخی سے اور وہ مرۃ الطیب سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں یہ خبر نہیں دی ہے کہ یہ اُمت تمام امتوں سے زیادہ تعداد میں کثیر ہوگی اور اس میں غلام اور یتیم کثرت سے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ کیوں نہیں (میں نے ایسا ہی بتلایا تھا) تم لوگ ان (غلاموں اور یتیموں) سے ایسا عزت والا سلوک کرو جیسا کہ اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہو اور ان کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں اس سے دنیا کا کیا فائدہ ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ وہ گھوڑا جس کی تم نے پرورش کی ہے اور تم اس پر سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہو اور تمہارا غلام جو آپ کے کاموں کو سنبھال لے پھر جب وہ نماز بھی پڑھے (مسلمان ہو) تو وہ تمہارا بھائی ہے دو مرتبہ۔

سنن الترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان الی الخدم۔ رقم الحدیث: 1946، سنن ابن ماجۃ، کتاب الادب، باب ماجاء فی الاحسان الی المملوک، رقم الحدیث، 3691، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 13,31,32، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 25066,25645

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ فرقد سے مراد فرقد بن یعقوب السبخی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صالح آدمی تھا لیکن حدیث میں قوی نہ تھا۔ دیگر راوی ثقہ ہیں۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 98

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَأَبُو خَيْثَمَةَ، وَمُجَاهِدٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ، وَلا بَخِيلٌ، وَلا مَنَّانٌ، وَلا سَيِّئُ الْمَلَكَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيُفْتَحُ لَهُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَطَاعَ اللهَ، وَأَطَاعَ سَيِّدَهُ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عثمان، ابوخیثمہ اور مجاہد تینوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ ہم سے یزید بن ھارون نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں صدقہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی اور وہ فرقد سبخی سے اور وہ مرۃ الطیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جنت میں داخل نہیں ہوگا، دھوکے باز خبیث، نہ بخل کرنے والا، نہ احسان جتانے والا اور نہ غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا۔ وہ پہلا آدمی جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی اور اپنے آقا (مالک) کی بھی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہوگا۔"

سنن الترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی البخیل، رقم الحدیث، 1963، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 13، الترغیب و الترھیب للمنذری، جلد 3 صفحہ 380، مصطفی الحلبی اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، جلد 8 صفحہ 324 تصویر، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ماقبل حدیث کی سند کی طرح ضعیف ہے۔ راوی صدقہ بن موسیٰ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ان کے بارے میں ابن حیان فرماتے ہیں کہ صالح آدمی تھے لیکن حدیث ان کا فن نہ تھا)

رقم الحدیث: 99

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ مَلَكَةٍ، وَمَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا أَوْ غَرَّهُ".

www.waseemziyai.com

فائدہ:- حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے علی رحمۃ اللہ علیہ بن حسن بن شقیق نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ جابر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عامر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مرۃ ھمدانی سے روایت کرتے ہیں اور مرہ ہمدانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غلاموں سے بُرا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا اور وہ آدمی لعنتی (اللہ کی رحمت سے دُور) ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس سے دھوکہ کرے۔

حدیث نمبر 97 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں

(اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی جابر ضعیف ہے۔ عامر سے مراد عامر شعبی ہے)

رقم الحدیث:100

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ:حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " مَلْعُونٌ مِنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ".

إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے زید بن حباب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ کندی نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے فرقد السبخی رحمۃ اللہ علیہ نے خبردی اور وہ مرۃ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”وہ آدمی لعنتی ا(اللہ کی رحمت سے دُور) ہے جو کسی مؤمن آدمی کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ دھوکہ بازی کرے۔“

سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء في الخيانة و الغش، رقم الحديث، 1941، مشكاة المصابيح، رقم الحديث: 5043، حلية الاولياء لابي نعيم، جلد 3 صفحه 49، الخانجي، مصر، تاريخ بغداد للخطيب، جلد 1 صفحه 403، تصوير، بيروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی فرقد ضعیف ہے اور ابوسلمہ کندی مجہول ہے۔

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 101

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: نَا هَمَّامٌ، عَنْ فَرْقَدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

حضرت احمد بن علی بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حبان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ فرقد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غلاموں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث نمبر 97 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی فرقد ضعیف ہے اور اس حدیث کی سند ماقبل مذکور حدیث نمبر ۹۷، ۹۸ کی سند کی طرح ہے۔)

رقم الحدیث: 102

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ، وَمَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا أَوْ غَرَّهُ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے معاویہ رحمۃ اللہ علیہ بن ہشام نے بیان کیا اور وہ شیبان رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ جابر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عامر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا اور وہ آدمی لعنتی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُور) ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس سے دھوکہ بازی کرے۔

حدیث نمبر 97 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی جعفر جعفی ضعیف ہے۔ راوی شیبان سے مراد شیبان بن عبدالرحمن تمیمی ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:103

حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، وَعُثْمَانُ ، قَالَا : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، فَوَلَدَتْ بِالشَّجَرَةِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ ، "فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلا أَنَّهَا لا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے خالد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ سلیمان بن بلال رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یحیی بن سعید نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا موجود تھیں (جو کہ حمل سے تھیں) راستے میں شجرہ کے مقام پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی (اور اپنی زوجہ کے حج کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ (اسماء بنت عمیس) سے کہیں کہ وہ غسل کر لیں پھر حج کا تلبیہ بڑھ کر احرام باندھ لیں اور جیسے دوسرے لوگ حج کے مناسک ادا کر رہے ہوں یہ بھی اسی طرح ادا کرتی رہیں البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کریں (کیونکہ بیت اللہ کا طواف پاک ہوئے بغیر نہیں ہو سکتا اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حالتِ نفاس میں تھیں اس لیے منع فرما دیا)۔

صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صحۃ احرام النفساء، رقم الحدیث 1210,1209، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب الحائض تھل بالحج، رقم الحدیث 1743، سنن ابی ماجۃ، کتاب المناسک، باب النفساء و الحائض تھل بالحج، رقم الحدیث، 2911,2913، سنن النسائی، کتاب الحیض، باب ما تفعل النفساء عند الاحرام، رقم الحدیث: 389,214

www.waseemziyai.com

(اس روایت کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔) امام نسائی نے عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ کی سند کے ساتھ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے براہ راست نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خود بیان فرماتی ہیں کہ حج کے لیے جاتے ہوئے راستے میں بیداء کے مقام پر انہیں محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ میرے شوہر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیں۔ اسی طرح امام مسلم نے بھی صحیح مسلم، رقم ۱۲۰۹ حج کے ابواب میں عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ کی سند کے ساتھ حضرت اسماء بنت عمیس کے مذکورہ واقعہ کو ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

رقم الحدیث: 104

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَهُ عَنِ الْمُصْعَبِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: " يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ إِلَّا إِنْسَانًا فِي قَلْبِهِ شَحْنَاءُ، أَوْ مُشْرِكٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت احمد بن عیسی مصری بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن وھب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن حارث رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالملک نے ان سے بیان کیا اور وہ مصعب بن ابی ذئب سے اور وہ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد یا چچا سے اور دادا (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”نصف شعبان (پندرھویں شعبان) کی رات اللہ تبارک وتعالیٰ (کی رحمت) کا آسمان دنیا پر نزول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر آدمی کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر دو آدمیوں کی مغفرت نہیں فرماتا۔ ایک وہ آدمی جس کے دل میں بغض و کینہ ہو۔ دوسرا وہ آدمی جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرے (شرک کرے)۔“

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 6642، میزان الاعتدال، رقم الحدیث 5228، عیسی الحلبی، بیروت، لسان المیزان لابن حجر، حجر جلد 4 صفحہ 197 دار الفکر، بیروت، شرح السنۃ للبغوی، جلد 4 صفحہ 127، المکتب الاسلامی، بیروت، تھذیب تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 5 صفحہ 358، بیروت

www.waseemziyai.com

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔امام بخاری عبدالملک بن عبدالملک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث میں اشکال ہے۔ابن عدی فرماتے ہیں کہ وہ اس حدیث کے حوالے سے معروف ہیں اور عمرو بن حارث کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے ان سے روایت نہیں کیا ہے)

رقم الحدیث:105

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْنَ يَدْفِنُونَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: "إِنَّ النَّبِيَّ لا يُحَوَّلُ عَنْ مَكَانِهِ يُدْفَنُ حَيْثُ يَمُوتُ"، فَنَحَّوْا فِرَاشَهُ، فَحَفَرُوا لَهُ مَوْضِعَ فِرَاشِهِ. إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن جریج سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے بارے میں تردد میں مبتلا ہو گئے کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ نبی کو (وفات کے بعد) اس کے مکان سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا اور اسے وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی موت واقع ہوئی ہو۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے میں بچھونے کو ایک طرف ہٹایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر کی جگہ پر ہی قبر کھودی (اور وہیں دفن کیا گیا اور یہیں آپ کا مبارک روضہ ہے)۔

مسند احمد بن حنبل،رقم الحدیث 27، بیت الافکار الدولیۃ، اردن، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث:18759، التراث الاسلامی، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔کیونکہ ابن جریج کے والد ضعیف راوی ہیں۔صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 106

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، قَالا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: "خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِلَيَالٍ، وَعَلِيٌّ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُو يَلْعَبُ مَعَ غِلْمَانٍ. فَاحْتَمَلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ:

بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ

لَيْسَ بِشَبِيهٍ بِعَلِيٍّ

"وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْحَكُ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عبداللہ الاسدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ عقبہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے رحلت سے چند دنوں بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پہلو بہ پہلو چل رہے تھے، فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے تو حضرت حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی گردن پر اُٹھا لیا اور کہتے جا رہے تھے کہ میرا باپ تجھ پر قربان! ان (حسن بن علی) کی شکل تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی جلتی ہے۔ یہ تو علی رضی اللہ عنہ سے مشابہت نہیں رکھتے۔

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3542، مستدرک الحاکم، جلد 3 صفحہ 168، دار الفکر، بیروت، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 40

فائدہ:- راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس طرح کہنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے۔
(اس روایت کی سند صحیح ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:107

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَحْمِلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَيَقُولُ:

بِأَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ بِشِبْهٍ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَهُمْ يَبْتَسِمُ ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ عمر بن سعید بن ابی الحسین رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابن ابی ملیکۃ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عقبۃ بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ عقبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو (گردن پر) اُٹھائے ہوئے ہیں اور یہ شعر کہتے جارہے ہیں کہ میرا باپ تجھ پر قربان! یہ (حسن بن علی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل وصورت میں ملتے جلتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے۔

عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ شعر پر مسکراتے جارہے تھے۔

حدیث نمبر 106 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں

(اس روایت کی سند صحیح ہے اور ماقبل مذکور حدیث کی سند کی طرح ہے۔)

رقم الحدیث:108

حضرت ابن ابی عتیق رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: " السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حماد بن

www.waseemziyai.com

سلمۃ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن ابی عتیق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک منہ کو بہت پاک وصاف کرنے والا ہے اور اللہ رب العزت کو راضی کرنے (کا سبب) ہے۔

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 7، سنن النسائی، کتاب الطھارہ، باب الترغیب فی السواک، رقم الحدیث، 5، سنن الدارمی، جلد 1 صفحہ 174، بیروت، صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب ذکر اثبات رضاء اللہ للمتسوک، رقم الحدیث 1067

فائدہ:- (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ ابن ابی عتیق سے مراد عبدالرحمن بن عبداللہ بن محمد ہے اور ان کے والد عبداللہ محمد کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

رقم الحدیث:109

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے دراوردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن ابی عتیق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (ماقبل مذکور) حدیث کی طرح حدیث بیان کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 108 کے تحت حوالہ جات سے ملاحظہ ہوں

فائدہ:- (اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دراوردی سے مراد عبدالعزیز بن محمد بن عبید اللہ محمد جہنی ہے۔)

رقم الحدیث:110

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوخیثمہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یونس بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حماد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن ابی عتیق سے اور وہ اپنے والد سے

www.waseemziyai.com

روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "مسواک منہ کو بہت پاک وصاف کرنے والا ہے اور اللہ عزوجل کو راضی کرنے کا سبب ہے۔"

حدیث نمبر 108 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں

فائدہ:- (اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔ البتہ اس میں انقطاع ہے۔ یہ حدیث ماقبل میں مذکور ہو چکی ہے)

رقم الحدیث: 111

حضرت ابوبکر بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، وَالْقَوَارِيرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ: (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) ﴿سورۃ النساء: 4 آیۃ 123﴾؛ فَقَالَ: " رَحِمَكَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ، أَلَسْتَ تَمْرَضُ؟، أَلَسْتَ تَنْصَبُ؛ أَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّأْوَاءُ؛ فَذَاكَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ لِانْقِطَاعِهِ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوخیثمہ رحمۃ اللہ علیہ اور قواریری دونوں نے بیان کیا۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن سعید العطار نے بیان کیا اور وہ اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوبکر بن ابی زہیر نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس آیت کے بعد کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ﴿النساء 4: ۱۲۳﴾ جو آدمی جو بھی برائی کا کام کرے گا تو اس کو اسی کی سزا ملے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اے ابوبکر! کیا تم مریض نہیں ہوتے؟ کیا تمہیں رنج نہیں پہنچتا؟ کیا تمہیں سخت امور پیش نہیں آتے؟ یہی بدلہ ہیں جو تمہیں ان اعمال پر دیا جاتا ہے۔"

عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، صفحہ 386، الھند

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں انقطاع ہے ابوبکر بن ابی زہیر الثقفی کم عمر تابعین میں سے ہیں اور ان کا حال پوشیدہ ہے۔ جرح وتعدیل میں ان کا کوئی ذکر نہیں۔ البتہ یہ حدیث دوسری روایات کے لحاظ سے صحیح ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:112

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ الصَّلَاحُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) ﴿سورة النساء 4 آية 123﴾؟ فَقَالَ: " غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَسْتَ تَنْصَبُ؟ أَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ أَلَيْسَتْ تُصِيبُكَ اللأْوَاءُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: ذَلِكَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یزید بن ھارون رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابوبکر بن ابی زھیر ثقفی سے روایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس آیت کے بعد کامیابی کیسے ممکن ہے؟ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَ بِهٖ ﴿النساء 4: 123﴾ یعنی جو آدمی کوئی بھی برائی کرے گا تو اسے اس کی سزا ملے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے کیا تمہیں تکلیف نہیں پہنچتی؟ کیا تم مریض نہیں ہوتے؟ کیا تمہیں سختیاں پیش نہیں آتیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور ایسا ہوتا رہتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی چیزیں تمہارے اعمال کا بدلہ ہیں جو تمہیں ملتی ہیں۔

صحیح الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم الحدیث 3039، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 68,69,70,71، صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، رقم الحدیث 2910, 2926، مستدرک الحاکم، جلد 3 صفحہ 74، دار الفکر، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 4308

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے اور یہ روایت بھی ماقبل مذکور روایت کی طرح ہے۔ البتہ حدیث کا مضمون دوسری روایات کے مطابق صحیح ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 113

حضرت ابو اسماء رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: " (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) ﴿سورۃ الزلزال 99 آیۃ 7-8﴾ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَمِلْنَا مِنْ سُوءٍ أُتِينَاهُ؟ فَقَالَ: "مَا تَرَوْنَ مِمَّا تَكْرَهُونَ فَذَاكَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ، وَيُؤَخَّرُ الْخَيْرُ لِأَهْلِهِ فِي الْآخِرَةِ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یزید بن ھارون رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابو اسماء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران یہ آیت نازل ہوئی۔ "فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" ﴿زلزال: 99 آیۃ 7، 8﴾ یعنی جو آدمی ذرہ برابر بھلائی کا کام کرے گا تو وہ اس کی جزا (آخرت میں) دیکھ لے گا اور جو آدمی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کا بدلہ (آخرت میں) دیکھ لے گا۔

کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم جو بھی برا کام کریں گے اس کی سزا ہمیں ملے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں جو ناپسندیدہ امور پیش آتے ہیں یہی ان اعمال کا بدلہ ہیں جو تمہیں (دنیا میں) ملتا ہے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ان کے نیک اعمال کی جزا آخرت میں ملے گی۔

مستدرک الحاکم، جلد 2 صفحہ 533 دار الفکر، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 4709 التراث الاسلامی، بیروت، الدر المنثور للسیوطی، جلد 6 صفحہ 380 دار الفکر بیروت، المطالب العالیۃ لابن حجر، رقم الحدیث 3807، التراث الاسلامی، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ لیکن یہ مرسل ہے۔ ابو اسماء کا نام محمد بن مرثد دمشقی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے۔ ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید ابن عمر بصری ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 114

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ مِنْ طَاحِيَةَ يُقَالُ لَهُ: بَيْرَحُ بْنُ أَسَدٍ، فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ ذَاكَ، قَالَ: فَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْرَحَ يَطُوفُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَأَنْكَرَهُ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عُمَانَ مِنَ الْأَزْدِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَجَاءَ بِهِ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ هَذَا مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ أَهْلَهَا مِنْ أَهْلِ عُمَانَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ أَرْضًا يَنْضَحُ فِي نَاحِيَتِهَا الْبَحْرُ فِيهَا حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ، لَوْ أَتَاهُمْ رَسُولِي لَمْ يَرْمُوهُ بِسَهْمٍ وَلَا حَجَرٍ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوخیثمہ، ابوبکر اور عمار رحمۃ اللہ علیہ تینوں حضرات بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے زبیر بن خریت نے بیان کیا اور وہ ابولبید سے نقل کرتے ہیں کہ طاحیہ کے علاقے میں ازد قبیلے کا ایک آدمی جسے بیرح بن اسد کہا جاتا تھا اپنے علاقے سے روانہ ہوا۔ وہ ہجرت کر کے مدینہ آیا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رحلت فرما چکے تھے۔

کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیرح کو دیکھا کہ وہ مدینہ کی گلیوں کا چکر لگا رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند کیا اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کون سے علاقے سے تعلق ہے؟ اس نے جواب دیا کہ عمان کے علاقے سے ازد قبیلے سے تعلق ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر چل پڑے اور اسے خود ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوبکر! اس آدمی کا اسی علاقے سے تعلق ہے جس کے بارے میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ عمان کے لوگوں کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ایک ایسے

www.waseemziyai.com

علاقے کا علم ہے جس کے ایک طرف سمندر ہے اور اس علاقے میں عرب کا ایک قبیلہ آباد ہے۔ اگر ان کے پاس میرا قاصد جائے تو وہ لوگ نہ تو اس کو تیر ماریں گے اور نہ پتھر برسائیں گے۔

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 308، السنن الکبری للبیهقی، جلد 4 صفحه 335، تصویر، بیروت، مجمع الزوائد للهیثمی، جلد 3 صفحه 217، القدسی، بیروت، فتح الباری لابن حجر، جلد 8 صفحه 96، دار الفکر بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث 35154,38263

فائدہ:۔ (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ابولبید کا نام لمازہ بن زبار الازدی الجھضمی ہے جو تابعین میں سے ہیں۔ بیرح بن اسد کا تعلق قبیلہ طے سے تھا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ الاصابہ میں فرماتے ہیں کہ بیرح بن اسد ان لوگوں میں شامل ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود تھے، مسلمان ہو چکے تھے لیکن آپ کے ساتھ ملاقات نہیں کر سکے۔ رشاطی فرماتے ہیں کہ بیرح بن اسد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند روز بعد ہی مدینہ میں آ گئے تھے۔)

رقم الحدیث: 115

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق کی اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، تَقُولُ: رَأَيْتُ أَبِي يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ تُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَثِيَابُكَ مَوْضُوعَةٌ؟ فَقَالَ: "يَا بُنَيَّةُ، إِنَّ آخِرَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفِي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عمر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ضحاک بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ حبیب سے (جو کہ عروہ کے آزاد کردہ غلام تھے) سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے والد (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ابا جان! آپ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ آپ کے اور کپڑے

www.waseemziyai.com

بھی رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے میری بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے جو آخری نماز پڑھی تھی وہ آپ نے ایک ہی کپڑے میں پڑھی تھی۔

صحیح البخاری، کتاب الصلوة، باب الصلوة فی الثوب الواحد، رقم الحدیث: 354، 355، 256، صحیح مسلم، کتاب الصلوة باب الصلاة فی ثوب واحد و صفة لبسه، رقم الحدیث: 517، 518

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ راوی محمد بن عمر اسلمی متروک الحدیث ہے۔ البتہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی تھی)

رقم الحدیث: 116

حضرت ابن یربوع رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، وَالضَّحَّاكُ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا أَفْضَلُ الْحَجِّ؟ قَالَ: "الْعَجُّ وَالثَّجُّ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سعید بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے بیان کیا اور وہ دونوں محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سعید بن عبدالرحمن بن یربوع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حج میں کیا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس میں آدمی گرد آلود ہو (پراگندہ بال ہو) بلند آواز سے تلبیہ کہے اور خون بہایا جائے (قربانی کی جائے۔)

حدیث نمبر 25 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ محمد بن عمر واقدی متروک الحدیث راوی ہے۔ سعید بن عبدالرحمن بن یربوع مجہول ہے اور اس نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ جبکہ یہ حدیث عبدالرحمن بن یربوع کے حوالے سے معروف ہے یہ حدیث اس سے قبل حدیث نمبر ۲۵ میں ذکر ہو چکی ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 117

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْحَجُّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ".

رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابراہیم بن عرعرۃ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن ابی فدیک نے بیان کیا اور وہ ضحاک بن عثمان سے اور وہ محمد بن المنکدر سے اور وہ عبدالرحمن بن یربوع سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج جس میں تلبیہ بلند آواز سے پڑھ جائے اور قربانی کی جائے۔

فائدہ:- (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ محمد بن منکدر کا عبدالرحمن بن یربوع سے سماع ثابت نہیں ہے)

رقم الحدیث: 118

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَامٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ الْعَامِرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

"مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت شجاع بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سعید بن سلام العطار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوبکر بن ابی بسرۃ عامری نے بیان کیا اور وہ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عطار بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت عبدالرحمن بن یربوع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

www.waseemziyai.com

میرے گھر اور میرے منبر (مسجد نبوی کے منبر) کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے (یا جنت کے اونچے مقامات میں سے ایک مقام) کے اوپر ہے۔

صحیح البخاری، باب فضل مابین القبر و المنبر، رقم الحدیث:1195، صحیح مسلم، کتاب الجمع، باب مابین القبر و المنبر رقم الحدیث:1390، سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینة، رقم الحدیث: 3915, 3916، موطأ امام مالک، رقم الحدیث 197

فائدہ:- (اس روایت کی سند موضوع ہے۔ امام احمد اور ابن نمیر نے سعید بن سلام العطار کی تکذیب کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ حدیث وضع کرتے تھے۔ البتہ حدیث کا مضمون صحیح ہے اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس مضمون کی احادیث مروی ہیں۔ مسند احمد جلد ۲، ص، ۴۱۲، ۴۱۳، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میرا منبر جنت کے اونچے مقامات میں سے ایک مقام کے اوپر ہے اور میرے منبر اور میرے حجرے کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اس طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ نیز حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت سھل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ مسند احمد جلد ۵، ص ۳۳۹)

رقم الحدیث:119

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَفَ عَلَى الرُّكْنِ، فَقَالَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَضُرُّ وَمَا تَنْفَعُ، ثُمَّ قَبَّلَهُ"، قَالَ: ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ، ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ، ثُمَّ قَبَّلَهُ. إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے خالد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سلیمان بن بلال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے

www.waseemziyai.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اور آپ حجر اسود کو مخاطب کر کے ارشاد فرما رہے ہیں کہ بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ تو نہ نقصان پہنچاتا ہے اور نہ نفع پہنچاتا ہے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا بوسہ لیا، کہتے ہیں کہ پھر (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حجرِ اسود کے پاس ٹھہرے اور حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاشبہ میں جانتا ہوں کو تو ایک پتھر ہے کہ تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا بوسہ لیا۔

کہتے ہیں کہ پھر (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو وہ حجرِ اسود کے پاس ٹھہرے اور حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی قسم! بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ تو نقصان پہنچاتا ہے اور نہ نفع پہنچاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ تجھے بوسہ دیا کرتے تھے تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا۔

صحیح البخاری ،باب ما ذکر فی الحجر الاسود، رقم الحدیث، 1597،صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الأسود، رقم الحدیث، 1270، المطالب العالیة لابن حجر، رقم الحدیث 1154، التراث الاسلامی ،بیروت، کنز العمال للمتقی ،رقم الحدیث: 12506، التراث الاسلامی ،بیروت، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث 99

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ خالد بن مخلد قطوانی منکر احادیث بیان کرتا تھا۔ شریک ابن عبداللہ بن ابی نمر صدوق لیکن اسے وہم ہوتا تھا۔ اصحاب سنن نے اس روایت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ دین کے امور میں شارع کی اتباع کرنی ہے اور اس کی بات کو ہر حال میں ماننا ہے۔ چاہے کسی حکم کی حقیقت اور اس کی حکمت معلوم ہو یا نہ ہو۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض کا یہ خیال غلط ہے کہ حجر اسود کا کوئی ذاتی خاصہ ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نفی فرما رہے ہیں)

رقم الحدیث: 120

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ أَيْضًا .

حضرت احمد بن علی بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عثمان نے بیان کیا۔ عثمان سے آگے وہ سند ہے جو پچھلی روایت میں بیان ہو چکی ہے اور حدیث کا مضمون بھی وہی ہے جو پچھلی حدیث میں بیان ہوا ہے۔

حدیث نمبر 119 ملاحظہ ہو۔

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 121

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ، قَالَ: لَقِيتُ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَسَمِعْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً". فَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے یحیی بن عبدالحمید حمانی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور وہ عثمان بن واقد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ ابونصیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابونصیرۃ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے ملا تو میں نے اس سے کہا کہ کیا تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث بھی سنی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو آدمی اپنے گناہوں پر استغفار کرتا رہے (اپنی طرف سے سچی توبہ کرتا رہے) وہ گناہوں پر اصرار کرنے والا (شمار) نہ ہوگا اگرچہ ایک ہی دن میں ستر (۷۰) مرتبہ گناہ کرلے۔" (یہ روایت حسن ہے۔)

سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، رقم الحدیث 3559، سنن ابی دائود، کتاب الصلوۃ، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث: 1514، السنن الکبری للبیھقی، جلد 10 صفحہ 188، تصویر، بیروت، الدر المنثور للسیوطی، جلد 2 صفحہ 78، دار الفکر، بیروت، مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث 2340، المکتب الاسلامی، بیروت، تفسیر الطبری، رقم الحدیث 7863 دار الفکر، بیروت

فائدہ:- مشہور محدث حضرت مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ جو آدمی صحیح اور سچی توبہ کرے تو وہ گناہ پر قائم نہیں رہا اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ تمام عالم کے گناہ اس کی رحمت و مغفرت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ صاحبِ مرقاۃ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر استغفار کیا اور اسے ندامت ہوئی تو وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں سے نکل گیا۔ اس لیے کہ گناہ پر اصرار کا مطلب یہ ہے کہ آدمی گناہ ہوجانے کے بعد استغفار نہ کرنے، توبہ نہ کرے اور نہ اس کو اس پر کوئی ندامت ہو۔ گناہ پر اصرار گناہوں کی کثرت کا باعث ہوتا ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:122

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ، عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : " مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي النَّهَارِ سَبْعِينَ مَرَّةً ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسین بن یزید طحان رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالحمید حمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ عثمان بن واقد سے اور وہ ابونصیرۃ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی گناہ کے بعد استغفار (توبہ) کرے وہ گناہوں پر اصرار کرنے والا نہیں ہے۔ اگرچہ دن میں ستر مرتبہ کرلے۔

حدیث نمبر 121 کے تحت حوالہ جات سے ملاحظہ ہوں۔

(اس روایت کی سند بھی ماقبل روایت کی سند کی طرح ہے)

رقم الحدیث:123

حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْإِزَارِ : " فَأَخَذَ بِوَسَطِ عَضَلَةِ السَّاقِ " فَقَالَ : زِدْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : " فَأَخَذَ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ السَّاقِ " فَقَالَ : زِدْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : " لَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ أَسْفَلَ مِنْ هٰذَا ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے بیان کیا اور وہ ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عبداللہ بن ابی ھذیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر (لٹکانے) کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنڈلی کے گوشت کے درمیان والی جگہ کو پکڑا (اور فرمایا کہ یہاں تک) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مزید کم کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنڈلی کے گوشت سے بھی نیچے والی جگہ پکڑی (اور فرمایا یہاں تک) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مزید کم کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے نیچے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔

سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب فی مبلغ الازار رقم الحدیث: 1783، سنن ابن ماجة، کتاب اللباس، باب موضع الازار ابن هو، رقم الحدیث: 3572، مسند احمد بن حنبل، جلد 5 صفحه 382,396,398

فائدہ:- (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرۃ کوفی ہے جو کہ ثقہ ہیں۔)

رقم الحدیث: 124

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ "أَنَّ الْجَدَّةَ، جَاءَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْضِي لَكِ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: "أَعْطَاهَا السُّدُسَ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے قواریری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیصہ بن ذؤیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک دادی (میراث کے حوالے سے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور میراث کا مطالبہ کیا) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ تمہارے (دادی) لیے کوئی حصہ مقرر کیا ہو۔

کہتے ہیں کہ حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (دادی کے حصے کے لیے) گواہی دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے (مغیرۃ بن شعبہ کے) ساتھ کون اس بات کی گواہی دیتا ہے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کے لیے

www.waseemziyai.com

حصہ مقرر فرمایا تھا) حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے (گواہی دیتے ہوئے) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ (میراث میں سے) عطا فرمایا تھا۔

سنن الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الجدة، رقم الحدیث، 2100، سنن ابی دائود، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الجد، رقم الحدیث: 2897، سنن ابن ماجة، کتاب الفرائض، باب میراث الجدة، رقم الحدیث: 2724، مؤطا امام مالک، جلد 2 صفحہ 513، دار الفکر، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند صحیح ہے کیونکہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حضرت قبیصہ بن ذؤیب کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔)

رقم الحدیث: 125

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ: "مَالَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيْءٌ، وَمَالَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شَيْءٌ، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ". رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عثمان بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مالک نے بیان کیا اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ عثمان بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا کہ ایک دادی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئی اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تیرے (دادی) کے لیے قرآن پاک میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔ تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنت میں بھی کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔ لہٰذا اس وقت تو تم واپس لوٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے اس بارے میں پوچھوں گا۔ (پھر کوئی فیصلہ کیا جائے گا)

حدیث نمبر 124 کے تحت حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن منقطع ہے۔ اس سے قبل مذکور روایت پر بحث کے دوران اس کی وجہ بیان کی جا چکی ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 126

حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْزِلًا، فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ مَعَ ابْنٍ لَهَا بِشَاةٍ، فَحَلَبَ ثُمَّ قَالَ: " انْطَلِقْ بِهِ إِلَى أُمِّكَ فَشَرِبَتْ حَتَّى رُوِيَتْ، ثُمَّ جَاءَ بِشَاةٍ أُخْرَى فَحَلَبَ، فَسَقَى الْغُلَامَ، ثُمَّ جَاءَ بِشَاةٍ أُخْرَى، فَحَلَبَ، فَسَقَى أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ بِشَاةٍ أُخْرَى فَحَلَبَ، ثُمَّ شَرِبَ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے معلیٰ بن منصور نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن ابی لیلیٰ نے بتلایا کہ ہم سے عبدالرحمن بن اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں ایک جگہ ٹھہرے تو ایک عورت نے اپنے لڑکے کو ایک بکری دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ وہ آیا تو دودھ دوھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اپنی ماں کی طرف لے چلو۔ (وہاں گئے) تو اسی عورت نے دودھ پیا اور سیر ہوگی۔ پھر وہ ایک اور بکری لایا تو دودھ دوھا اور آپ نے لڑکے کو پلایا پھر ایک اور بکری لایا اور دودھ دوھا تو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ پھر ایک اور بکری لایا تو دودھ دوھا اور آپ نے خود پیا۔

اسرار المرفوعۃ لعلی القاری، صفحہ: 251 مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ حدیث منقطع ہے۔ عبدالرحمٰن اصبہانی سے روایت کرنے والے ابن ابی لیلیٰ، کا نام محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابن ابی لیلیٰ، محمد بن عبدالرحمن کے والد ہیں جو کبار تابعین میں سے ہیں لیکن انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اس لیے ان سے سماع بھی ثابت نہیں ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحديث:127

حضرت ثابت بن حجاج رضی اللہ عنہ سے مروی روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَقَامَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَامٍ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ مَا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِيكُمْ عَامَ أَوَّلٍ؟ فَقَالَ: "إِنَّهُ لَمْ يُعْطَ عَبْدٌ شَيْئًا بَعْدَ الْيَقِينِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ، وَإِنَّا لَنَسْأَلُ اللهَ الْيَقِينَ وَالْعَافِيَةَ"

إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن وکیع رحمہ اللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا اور وہ جعفر بن برقان سے اور وہ ثابت بن الحجاج رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ایک سال بعد (منبر رسول پر) کھڑے ہوئے اور (لوگوں سے مخاطب ہوکر) کہا کہ لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) پہلے سال (یہاں منبر پر) کھڑے ہوکر کیا فرمایا تھا؟ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ بلاشبہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر افضل چیز کوئی نہیں جو آدمی کو عطا کی جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(الجامع الکبیر، جلد 1 صفحہ 1064، الھیئۃ المصریۃ، مصر المجروحین لابن حبان، جلد 2 صفحہ 46، دار الوعی، مصر) حدیث نمبر 6 کے تحت مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ابن وکیع کا نام سفیان بن وکیع جراح ہے جو کہ ضعیف ہے۔ البتہ اس کے والد وکیع بن جراح ثقہ راوی ہیں۔ جعفر بن برقان کو امام احمد، یحیٰ بن معین اور ابن سعید نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ثابت بن حجاج کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ البتہ حدیث کا مضمون صحیح ہے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 128

حضرت علی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ، وَسُرَيْجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: هَلُمَّ، فَلأُبَايِعْكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّكَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ"، قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: لَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَ أُصَلِّي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَمَّنَا حَتَّى قُبِضَ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ اور سریج دونوں نے بیان کیا اور وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے مروان بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن سمیع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ علی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے رحلت کے بعد جانشین رسول اور خلیفہ المسلمین کے تقرر کی بات چیت کے دوران) حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ! آگے بڑھیے میں آپ کے ہاتھ پر (خلافت کی) بیعت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں (ابوعبیدہ کو) فرما رہے تھے کہ تم (ابوعبیدہ) اس امت کے امین ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس طرح کہنے پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ کیا میں اس آدمی سے آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک ہماری امامت کرواتے رہے؟ (یعنی جس آدمی کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا امام و مقتدی و پیشوا بنا گئے ہیں ہم اسے ہی امام و پیشوا مانتے ہیں)۔

صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب ابی عبیدة بن الجراح، رقم الحدیث، 3744, 4382، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل ابی عبیدة بن الجراح، رقم الحدیث، 2419، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: 233

فائدہ:- (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن یہ مرسل ہے اس لیے کہ علی بن ابی کثیر کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام احمد اور ابن عساکر نے اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ

www.waseemziyai.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھایئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا تھا کہ تم (ابوعبیدہ) اس امت کے امین ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔)

رقم الحدیث: 129

حضرت قبیصہ بن ذؤیب سے مروی مزید ایک روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ، أَوْ أُمُّ الْأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي أَوِ ابْنَ ابْنَتِي مَاتَ، وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي فِي كِتَابِ اللهِ حَقًّا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلِمْتُ لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ مِنْ حَقٍّ، وَمَا سَمِعْتُ فِيكِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ، فَسَأَلَ، فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَشَهِدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ "أَعْطَاهَا السُّدُسَ"، فَقَالَ مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ مَعَكَ؟ أَوْ مَنْ سَمِعَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَشَهِدَ، فَأَعْطَاهَا أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ابن عینیہ نے اس طرح بیان کیا کہ وہ ایک آدمی سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ قبیصہ بن ذؤیب نے فرمایا کہ ایک دادی یا نانی (راوی کو شک ہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اوران سے عرض کیا کہ میرا پوتا (اگر دادی تھی) یا میرا نواسا (اگر نانی تھی) فوت ہو چکا ہے۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ قرآن کریم میں میرے لیے حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ کیا ایسا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تمہارے لیے قرآن کریم میں کوئی حق رکھا گیا ہو اور نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے حق کے بارے میں کوئی بات سُنی ہے۔ البتہ میں عنقریب لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے اس بارے میں پوچھوں گا۔ کہتے ہیں کہ حضرت

www.waseemziyai.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے) پوچھا تو (حاضرین میں سے) حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس بات کی گواہی دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی (یا نانی) کو چھٹا حصہ عطا کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ اس بات کی گواہی دینے والا اور کوئی ہے؟ یا فرمایا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سننے والا ہے؟ (راوی کو الفاظ میں شک ہے) کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی بات کی گواہی دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی (یا نانی) کو چھٹا حصہ دے دیا۔

سنن الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الجدة، رقم الحدیث، 2100, 2101، سنن ابی داؤد، کتاب الفرائض، باب ما جاء فی میراث الجد، رقم الحدیث، 2897، سنن ابی ماجة، کتاب الفرائض، باب میراث الجدة، رقم الحدیث، 2724

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی ابن وکیع ضعیف ہے۔ جامع ترمذی میں امام ترمذیؒ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ پھر امام ترمذی مالک کی یہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ مالک کی روایت حسن ہے اور یہ ابن عینیہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے)

رقم الحدیث: 130

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " اخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: مَنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ "، فَلَقِيَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ: ارْجِعْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: " صَدَقَ عُمَرُ ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سوید بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سوید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ثابت بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سلیم بن عامر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے

www.waseemziyai.com

ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا کر لوگوں میں اعلان کردو کہ جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشاد کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) واپس لوٹو کیونکہ مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ لوگ اس بات کو سن کر (اعمال چھوڑ دیں گے) اور صرف کلمہ کے اقرار پر اکتفا (بھروسہ) کرلیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹ آیا اور آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے بتلائی تو آپ نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں۔

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة، رقم الحدیث، 31، مجمع الزوائد للهيثمي، جلد 1 صفحه 15، القدسي، بيروت، فتح الباري لابن حجر، جلد 1 صفحه 199، دار الفكر بيروت، كنز العمال للمتقي، رقم الحديث: 132,134,1407

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی سوید بن عبدالعزیز السلمی الدمشقی ضعیف راوی ہے۔ البتہ حدیث کا مضمون صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے جیسا کہ امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو نقل کی ہے)

رقم الحدیث: 131

حضرت ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو نُصَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُفِّرَتْ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ، فَإِذَا أَخَذَ فِي الْمَسِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ عِشْرِينَ سَنَةٍ، فَإِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ أُجِيزَ بِعَمَلِ مِائَتَيْ سَنَةٍ". إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے داؤد بن رشید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بقیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ضحاک بن حُمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابونضیرہ واسطی نے بتلایا اور وہ ابورجاء العطاردی سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

www.waseemziyai.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے تو اس کے گناہ اور خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف چلتا ہے تو ہر ایک قدم پر بیس سال کے اعمال کا اجر ملتا ہے۔ پھر جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو اسے دو سو سال کے اعمال کے برابر جزا دی جاتی ہے۔"

صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، رقم الحدیث، 883، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة، رقم الحدیث، 1987، سنن الترمذی، کتاب الصلوة، باب ماجاء فی فضل الغسل یوم الجمعة، رقم الحدیث، 496، سنن ابی دائود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل یوم الجمعة، رقم الحدیث: 346، سنن النسائی، کتاب الجمعة، باب فضل غسل یوم الجمعة، رقم الحدیث، 1380، سنن ابی ماجة، کتاب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی الغسل یوم الجمعة، رقم الحدیث، 1087

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ راوی بقیہ کا نام بقیہ بن الولید کلاعی ہے۔ ضحاک بن حُمرہ املوکی واسطی ضعیف ہے۔ البتہ حدیث کا مضمون صحیح ہے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔"

رقم الحدیث: 132

حضرت زید بن یثیع رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: نَا أَبِي، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنّ النَّبِيَّ ﷺ "بَعَثَهُ بِسُورَةِ بَرَاءَةٍ يَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْسِمِ، ثُمَّ أُحْدِثَ إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِهِ مَا أُحْدِثَ، فَبَعَثَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ فَخُذْ مِنْهُ سُورَةَ بَرَاءَةٍ، فَاقْرَأْهَا عَلَى النَّاسِ، قَالَ: فَأَخَذَهَا، فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: "لا، أُمِرْتُ أَلا يُؤَدِّيَهَا إِلَّا أَنَا، أَوْ رَجُلٌ مِنِّي".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا اور وہ اسرائیل سے اور وہ ابو اسحاق رضی اللہ عنہ اور وہ زید بن یثیع سے اور وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ابو بکر کو) قرآن کی سورۃ براۃ دے کر بھیجا کہ وہ اسے حج کے ایام

www.waseemziyai.com

میں لوگوں کے سامنے پڑھیں (احکام سنادیں) پھر کوئی معاملہ پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان سے فرمایا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے سورۃ براۃ لے کر لوگوں کے سامنے پڑھو۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے لی۔ پھر جب حضرت ابوبکر (حج سے) واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی تھی (کہ آپ نے سورۃ براۃ پڑھنے کا حکم واپس لے لیا) آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مجھے حکم دیا گیا تھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے مشورہ دیا گیا تھا کہ) اس سورۃ کو یا تو میں خود پڑھوں یا میرے خاندان کا کوئی آدمی پڑھے۔

سنن الترمذی، باب تفسیر القرآن، باب سورۃ التوبۃ رقم الحدیث، 3090، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 4

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی ابن وکیع ضعیف ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے زیادہ تفصیلی روایت نقل کی ہے)

رقم الحدیث:133

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاقِدٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: شَيَّعَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ بَعَثَنِي إِلَى الشَّامِ، فَقَالَ: يَا يَزِيدُ، إِنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ ذَا قَرَابَتِكَ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: " مَنْ وَلَّى ذَا قَرَابَتِهِ مُحَابَاةً وَهُوَ يَجِدُ خَيْرًا مِنْهُ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن وہب واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ولید بن فضل العنزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے قاسم بن ابی الولید تمیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ عمرو بن واقد قریشی سے اور وہ موسیٰ بن یسارہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ جنادہ بن ابی امیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے شام بھیجا تو انہوں نے میری

www.waseemziyai.com

شایعت کی (روانہ کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلتے رہے) اور (نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے یزید! تم اپنے رشتہ داروں کو محبوب رکھتے ہو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو آدمی اپنے قریبی رشتہ دار کو محض محبت کی بنا پر کوئی ذمہ داری دیتا ہے حالانکہ اس کے پاس اس سے بہتر آدمی موجود ہوتا ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 21، مستدرک الحاکم، جلد 4 صفحہ 93، تصویر، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث، 14752

(اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ولید بن الفضل عنزی کے بارے میں ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ موضوع روایات نقل کرتے تھے)

رقم الحدیث: 134

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ الْمُخَارِقِ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: وَبَكَى حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْطَ الْعِبَادُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْيَقِينُ".

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے فضالۃ بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حسان بن مخارق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے کہا، اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوتے سنا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ (آنسوؤں سے) ان کی ڈاڑھی بھیگ گئی۔ دوبارہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو، اس لیے کہ بندوں کو جو چیز عطا کی جاتی ہے یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی العفو والعافیة، رقم الحدیث، 3594،
سنن ابن ماجة، رقم الحدیث، 3849، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 34،
مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث، 2489، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث، 3209,3277

فائدہ:- (راوی ابوبکر بن عیاش ثقہ ہے۔ابو اسحاق کا نام سلیمان بن ابی شیبانی ہے یہ روایت پہلے بھی گذر چکی ہے)

رقم الحدیث:135

حضرت ابوالعالیہ الریاحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ الطَّوِيلِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لِلْمُقِيمِ أَرْبَعٌ وَلِلظَّاعِنِ رَكْعَتَانِ، مَوْلِدِي بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرِي بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَصَاعِدًا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْهَا" فَقُلْتُ لِرَفِيعٍ: إِنِّي آتِي الْبَلَدَ فَأُقِيمُ بِهِ شَهْرَيْنِ، أَفَأَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ أَقَمْتَ بِهِ خَمْسِينَ سَنَةً حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى قَارِكَ.

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے یوسف القطان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حکام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عنبسہ بن سعید نے بیان کیا اور وہ عثمان طویل سے اور وہ ابوالعالیہ ریاحی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو خطاب کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقیم کے لیے چار رکعات ہیں، مسافر کے لیے دو رکعات ہیں۔میری جائے پیدائش مکہ اور مقامِ ہجرت مدینہ ہے۔ جب میں مدینہ سے (سفر کے لیے) نکلتا ہوں اور ذوالحلیفہ سے نکل جاتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میں واپس لوٹ آؤں۔(عثمان طویل) کہتے ہیں کہ میں نے رفیع (ابوالعالیہ ریاحی) سے کہا کہ میں شہر (مکہ مکرمہ) آتا ہوں اور دو مہینہ رہتا ہوں تو کیا میں قصر کروں؟ (دو رکعت پڑھوں) انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اگرچہ تم یہاں پچاس سال بھی رہو (تو قصر کرتے رہو) یہاں تک کہ اپنے اصل وطن لوٹ جاؤ۔

الکامل فی الضعفاء لابن عدی، جلد3 صفحہ 1026، دار الفکر، بیروت، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، جلد2، صفحہ122، الخانجی، مصر

فائدہ:- (راوی عثمان طویل کے بارے میں ابوحاتم نے کہا کہ وہ بہت بڑے شیخ تھے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث:136

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، قَالَ: نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّمَا دُفِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَضْجَعِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: "إِنَّهُ لَمْ يُدْفَنْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا حَيْثُ قُبِضَ، فَلِذَلِكَ دُفِنَ حَيْثُ قُبِضَ."

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سعید بن یحیی اموی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا اور وہ محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اس آدمی سے جس سے وہ نقل کرتے ہیں اور وہ عروۃ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے بستر کی جگہ پر دفن کیا گیا کیونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہر نبی کو اس کی وفات کی جگہ پر ہی دفن کیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی وفات کی جگہ پر ہی دفن کیا گیا ہے۔

سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قتلی احد، رقم الحدیث، 1018، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث، 1628، مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث، 5963)
حدیث نمبر 26 اور 43 کے تحت مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ جس راوی سے محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں وہ مجہول ہے۔ البتہ حدیث کا مضمون صحیح ہے اور اس مضمون کی احادیث حدیث نمبر ۲۶ اور ۴۳ پر گزر چکی ہیں)

رقم الحدیث:137

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَسْكَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ، يَقُولُ: "مَا رَأَيْتُ عَالِمًا أَحْسَنَ صَلَاةً مِنَ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَذَلِكَ أَنَّهُ أَخَذَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

www.waseemziyai.com

رَبَاحٍ، وَأَخَذَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَ أَخَذَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيلَ، وَجِبْرِيلُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن عسکر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن جریج سے زیادہ احسن انداز میں نماز پڑھتے ہوئے کسی عالم کو نہیں دیکھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نماز کا علم عطا بن ابی رباح سے حاصل کیا۔ اور عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اور حضرت جبریل علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے حاصل کیا۔

مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 73

(اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔)

رقم الحدیث: 138

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَقَالَ: "نِعْمَ عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو الْعَشِيرَةِ، وَسَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ سَلَّهُ اللهُ عَلَى الْكُفَّارِ". حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے داؤد بن رُشید نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ وحشی رحمۃ اللہ علیہ بن حرب بن وحشی اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اللہ کے نیک بندے ہیں، خاندان کے بہترین آدمی ہیں اور اللہ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کفار کے خلاف میان سے نکال دیا (برہنہ کر دیا) ہے۔ (یہ روایت صحیح ہے۔)

www.waseemziyai.com

سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب خالد بن الولید، رقم الحدیث، 3846، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث، 43، مستدرک الحاکم، جلد 3 صفحہ 298، مجمع الزوائد للھیثمی، جلد 9 صفحہ، 248، القدسی، بیروت، کنز العمال للمتقی، رقم الحدیث، 33282، فتح الباری لابن حجر، جلد 7 صفحہ 79

رقم الحدیث: 139

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صِدِّيقٍ أَبُو الصَّبَّاحِ الزَّرَّاعُ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُوقِعُ بِابْنِ صَائِدٍ، فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ: لَا تَفْعَلْ يَا بُنَيَّ، فَإِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "يَخْرُجُ عِنْدَ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا" يَعْنِي الدَّجَّالَ. إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم بن عرعرۃ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن صدیق ابوالصباح الزراع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے دادا عنبسہ بن سعید نے بیان کیا اور وہ اپنے دادا کثیر بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ابن صائد کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے تھے تو ان سے ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تم ایسا نہ کرو، اس لیے کہ مجھے میرے والد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے بتلایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال اس وقت نکلے گا جب وہ غضبناک ہوگا۔

یہ حدیث صرف مسند ابی بکر میں ہی نقل ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی حوالہ نہیں ملتا۔

فائدہ: — (اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کثیر بن عبید تیمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 140

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الزَّمِنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ تُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ الْعَرَبَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ". وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. (إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.)

حضرت احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو موسیٰ الزمن رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عاصم عمرو بن رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمران القطان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کے بعد عرب مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ عرب سے جنگ کرنا چاہتے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ جہاد کرتا رہوں یہاں تک وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کا اقرار کرلیں (مسلمان ہو جائیں)۔ یہ کہہ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول کا جانشین ہوں۔ وہ لوگ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے مجھے بکری کا سال سے کم عمر کا بچہ (یا جانور کے گلے کی رسی) بھی دینے سے روکا جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر غور کیا تو مجھے اس بات پر یقین ہو گیا کہ ان کی رائے برحق ہے۔

حدیث نمبر 77 کے تحت حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

فائدہ:- (اس روایت کی سند حسن ہے اور اس کے راوی ہیں صحیح بخاری کے راوی ہیں سوائے عمران بن داؤد القطان کے یہ روایت پہلے بھی حدیث نمبر ۷۷ پر بیان ہو چکی ہے۔)

www.waseemziyai.com

رقم الحدیث: 141

ناقل کتاب ابو احمد المفسر کی طرف سے اضافہ شدہ روایات

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ نَصْرُ بْنُ شَاكِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ، عَنْ أَبِيهِ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ". إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو احمد بن المفسر بتلاتے ہیں کہ ان سے ابوالحسن احمد بن ابی رجاء نصر بن شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ سلمہ بن نبیط سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میدانِ عرفات میں خطاب کرتے ہوئے دیکھا، اس وقت آپ سفید رنگ والی اونٹنی پر سوار تھے۔

سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب الخطبة بعرفة، رقم الحدیث، 3004، سنن ابی دائود، کتاب المناسک، باب الخطبة علی المنبر بعرفة، رقم الحدیث، 1916، سنن ابن ماجة، کتاب اقامة الصلاة والسنة، باب ماجاء فی الخطبة، رقم الحدیث، 1286

(اس روایت کی سند صحیح ہے۔)

رقم الحدیث: 142

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ لُؤْلُؤَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ، وَ عُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ". فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ مَعْمَرًا وَ ابْنَ جُرَيْجٍ يُخَالِفَانِكَ فِيهِ. فَقَالَ: اسْكُتْ، الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيهِ، سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ يُعِيدُهُ وَيُبْدِيهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

حضرت ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابوجعفر محمد بن عبدالحمید فرغانی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق کے محلہ لولوۃ میں بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حمید بن الربیع الخزاز رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت

www.waseemziyai.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے آگے چل رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (حدیث بیان کرنے کے دوران) علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ اے ابومحمد (ان کی کنیت ہے) معمر اور ابن جریج تو اس روایت میں آپ سے مختلف بیان کرتے ہیں۔ سفیان نے جواب میں کہا کہ خاموش ہو جاؤ! زھری نے مجھے بیان کیا ہے اور میں نے ان کے منہ سے یہ حدیث سنی ہے اور وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی المشی امام الجنازة، رقم الحدیث 1009, 1008, 1007، سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب المشی امام الجنازة، رقم الحدیث: 3179، سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب مکان الماشی من الجنازة، رقم الحدیث: 1944, 1943، سنن ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی المشی امام الجنازة، رقم الحدیث: 1482، مؤطا امام مالک، جلد 1 صفحہ 225

(اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی حمید بن ربیع خزاز ضعیف ہے۔ جامع ترمذی، رقم ۱۰۰۷، ابوداؤد، رقم ۳۱۷۹۔ نسائی، جلد ۴، ص ۵۶)

رقم الحدیث: 143

مصنف کتاب سے رہ جانے والی روایت

اَخْرَجَ اَبُوْ یَعْلٰی وَابْنُ السُّنِّیِّ وَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِی الْوَرَعِ وَالْبَیْهقی فی الشّعبِ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِطَّلَعَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ یَمُدُّ لِسَانَه. فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ؟ قَالَ: هٰذَا اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلاَّ یَشْکُوْ اِلَی اللهِ اَللِّسَانَ عَلٰی حِدَّتِهٖ، وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ.

امام ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے اور عبدالعزیز بن محمد، زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو پکڑے ہوئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہی زبان مجھے مختلف راستوں پر لے جاتی ہے۔ (غلط باتیں کہلواتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسم میں سے کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ کے ہاں زبان کی تیزی کا شکوہ نہ کرتا ہو۔

حاشیہ: مسند ابی یعلی جلد ا ص ۴۔ البیہقی فی الشعب ۲، ۶۵، ۹۔

www.waseemziyai.com

فہرست

اشاریہ اطراف احادیث وآثار

اس فہرست میں احادیث وآثار کے نمبر زدیئے گئے ہیں

حدیث نمبر

أتی ماعز بن مالك النبی ٧٩

أخرج فناد فی الناس من شهد ١٣٠

أدرك أبابكر فخذ منه سورة ١٣٢

إذا عمل الناس بالمنكر ٨٦

أرسل إلی أبو بكر مقتل أهل اليمامة ٤٥

أغلظ رجل لأبی بكر ٦٦

اللهم إنی ظلمت نفسی ظلما كثيرا .... ٦١،٦٠

اللهم طعنا وطاعونا ٨٢

اللهمفارج اللهم كاشف الغم ٤٠

أمرت أن أقاتل الناس ١٣٠

أمرت أن أقاتل الناس حتی يقولوا: لا إله إلا الله ٧٧

إن الله تبارك وتعالی إذا أطعم نبيا طعمة ٨

إن الله عزوجل حرم الجنة علی جسد غذی بحرام ٥٠

أن رجلا أغلظ لأبی بكر رضی الله عنه ٦٧

إن الدجال يخرج من أرض بالمشرق يقال لها خراسان ٤٧

إن القتل قد استحر بأهل اليمامة ٣٦

إن الميت ينضح عليه الحميم ببكاء الحی عليه ٣٧

www.waseemziyai.com

إن الناس لم يعطوا فى هذه الدنيا ٥٣
إن الناس إذا رأوا المنكر ٨٨
إن النبى لا يحول عن مكانه ١٠٥
إن النبى ﷺ كان يخطب على جمل أحمر ١٣١
إنك أمين هذه الأمة ١٢٨
إنه لم يعط عبد شيئا بعد اليقين ١٢٧
إنه لم يدفن نبى قط إلا حيث ١٣٦
إنه لم يقسم بين الناس شيء أفضل من المعافاة بعد اليقين ٦
إنه ليرد على الحوض يوم القيامة ١٩
أنه نهس من كتف ثم صلى ولم يتوضا ٣٣
إنى لأعلم أنك حجر ما تضر ١١٩
إنى لأعلم أرضا ينضح ١١٤
إنى لا أورث ٥٤
أوصيكم بتقوى الله لا تعصوا ٢١
أى يوم هذا؟ ٤١
بأبي شبيه بالنبى .... ١٨٠،١٠٦
تأيمت حفصة ابنة عمر ٥
تغيظ أبو بكر على رجل ٦٨
جاءت الجدة إلى أبى بكر ١٢٥
جاءت الجدة أم الأم ١٢٩
الحج: العج والثج ١١٧
ذاك رسول الله ٣٩
الذهب بالذهب مثلا بمثل ٨١
الذهب بالذهب وزنا بوزن ٨٥
رأيت النبى ﷺ وأبا بكر وعمر ١٣٢
رحمك الله أبا بكر ١١١

www.waseemziyai.com

رددما عزاً أربع مرات.......... ۸۰

سلوا الله العفو والعافية واليقين فى الآخرة والأولى.......... ۴۷

سلوا الله العافية.......... ۹۴

سلوا الله المعافاة.......... ۹۵

سلوا الله اليقين.......... ۹۶

سلوا الله العافية.......... ۱۳۴

سورة هود والواقعة وعم يتساء لون.......... ۳۱

السواك مطهرة للفم.......... ۱۱۰،۱۰۸

سيروا على اسم الله.......... ۸۴

الشرك أخفى فيكم من دبيب النمل.......... ۱۷

شهادة أن لا إله إلا الله وأنى رسول الله.......... ۲۳

شيئاً تركه رسول الله فلم يحركه فلا أحركه.......... ۲۹

شيبتنى هود والواقعة والمرسلات.......... ۳۰

شيبتنى هود والواقعة وعم يتساء لون.......... ۳۲

العج والثج.......... ۱۱۶،۲۵

عليكم بالصدق فإنه مع البر.......... ۹۲

غفر الله لك يا أبا بكر.......... ۱۱۲

فأمره رسول الله ﷺ.......... ۱۰۳

فيما دون خمس وعشرين من الإبل.......... ۷۰

قال أبو بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ لعمر.......... ۷۶

كان معاذ رجلا سمعا شابا..........

كفر بالله انتفاء من نسب.......... ۹۰

لقيت عثمان فعرضت عليه حفصة.......... ۴

للمقيم أبع وللظاعن ركعتان.......... ۱۳۵

لما أقبل رسول الله ﷺ إلى المدينة.......... ۶۴

لما خرجنا مع رسول الله ﷺ من مكة.......... ۶۳

www.waseemziyai.com

لو رأیتنی مع رسول اللہ ﷺ نرید الغار ۴۲
ما أخرجکما فی ھذہ الساعة ۵۵
ما أصر من استغفر وإن عاد .... ۱۲۱، ۱۲۲
ما ترون لما تکرھون فذاك ۱۱۳
ما بین بیتی ومنبری روضة ۱۱۸
ما رأیت عالما أحسن صلاة ۱۳۷
ما سمعت رسول اللہ یقضی لك بشیء ۱۲۴
ما قبض اللہ نبیا إلا فی الموضع الذی یحب ۴۳
ما قبض نبی إلا دفن حیث یقبض ۲۶
ما کنت لأحوله عن موضعه الذی ۲۷
ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضا ۱۱
ما من عبد یذنب ذنبا ثم یتوضا ۱۰
ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضا فیحسن الوضوء ۹
ملعون من ضار مؤمنا ۱۰۰
من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ ۲۱
من اغتسل یوم الجمعة کفرت ۱۳۱
من تقول علی ما لم أقل أورد شیئا لما جئت به ۶۹
من قبل الکلمة التی عرضتها علی عمی فردھا فھی له نجاة .... ۷، ۸، ۲
من ولی عباد اللہ ۸۳
من یعمل سوءا یجز به فی الدنیا ۲۲
نزل النبی ﷺ منزلا ۱۲۶
نعم عبد اللہ وأخو العشیرة ۱۳۸
نعم عرض علی ما ھو کائن من أمر الدنیا ۱۵
نھس رسول اللہ ﷺ من کتف ۳۴
نھی رسول اللہ ﷺ عن ضرب المصلین ۷۵
ھذہ الدنیا تمثلت لی ۵۲

www.waseemziyai.com

هو فيكم أخفى من دبيب النمل.................. ١٨
لا إله إلا الله (الكلمة الموجبة).................. ١٢، ١٣
لا تحزن إن الله معنا .... ٦٢، ٦٥، ٧٣
لا خير فى شىء أسفل من هذا.................. ١٢٣
لا نورث ما تركنا صدقة .... ١، ٢، ٥٣، ٣٦، ٣٨
لا يدخل الجنة جسد غذى بحرام.................. ٥١
لا يدخل الجنة خب ولا بخيل.................. ٩٨
لا يدخل الجنة سیء الملكة.................. ٩٨، ٩٩، ١٠١، ١٠٢
يا أبابكر ما ظنك باثنين الله ثالثها.................. ٧١، ٧٢، ٧٤
يا أبابكر ألا أقرؤك آية أنزل على.................. ٢٠
يا أيها الناس انى والله أنا بخيركم.................. ٩١
يا أيها الناس ارقبوا محمداً فى أهل بيته.................. ٢٤
يا بنية إن آخر صلاة.................. ١١٥
يا بنى إن حدث فى الناس حدث فائت الغار.................. ٥٦
يا يزيد إنك رجل تحب.................. ١٣٣
يخرج عند غضبة.................. ١٣٩
يخرج الدجال من قربة يقال لها: خراسان.................. ٥٩
يخرج الدجال من قبل المشرق.................. ٥٧
ينزل الله تبارك وتعالى ليلة النصف.................. ١٠٤

اسماء الراوة

إبراهيم بن إسحاق البنانى.................. ١٦
إبراهيم بن سعد .... ٤، ١٤، ٢٦، ٢٧، ٣٥، ٤٥
إبراهيم بن عرعرة .... ٣٦، ١١٧، ١٣٩
إبراهيم بن محمد بن الحارث.................. ٥٩
إبراهيم بن أبى الوزير.................. ٤٤

www.waseemziyai.com

ابن أبزی، عبدالرحمن الخزاعی.......... ۳۵
أحمد بن الدورقی.......... ۵۱، ۵۸
أحمد بن عمر.......... ۵۳
أحمد بن عیسی المصری.......... ۱۰۴
أحمد بن محمد صاحب المغازی.......... ۲۷
أحمد بن منیع.......... ۴۱
أبو أحمد، محمد بن عبدالله..........
أبو الأحوص، سلام بن سلیم..........
أبو أسامة، حماد بن أسامة..........
إسحاق بن إبراهیم البغدادی.......... ۵۵، ۹۴
أبو إسحاق السبیعی، عمرو بن عبدالله..........
أبو إسحاق الفزاری، إبراهیم بن محمد إسحاق بن أبی إسرائیل المروزی.......... ۱۷
إسحاق بن سلیمان الرازی.......... ۹۷
إسحاق بن منصور.......... ۹۰
إسحاق بن وهب الواسطی.......... ۱۳۳
أبو إسحاق الشیبانی، سلیمان بن أبی سلیمان..........
إسرائیل بن یونس السبیعی.......... ۶۲، ۶۵، ۷۹، ۸۰، ۱۳۲
أسلم الکوفی.......... ۵۰، ۵۱، ۵۳
امساء بنت أبی بکر.......... ۱۱۵، ۱۳۹
أسماء بن الحکم الفزاری.......... ۹، ۱۰، ۱۱
أسماء ابنة عمیس.......... ۱۰۳
أبو أسماء، عمرو بن مرثد..........
إسماعیل بن أبی خالد.......... ۸۶، ۸۶، ۸۸، ۸۹، ۱۱۱، ۱۱۲
إسماعیل بن رجاء.......... ۲۸، ۲۹
إسماعیل بن سُمیع.......... ۱۲۸
إسماعیل بن صدیق أبو الصباح الزراع.......... ۱۳۹

www.waseemziyai.com

أبو أمامة. صدی بن عجلان امیة بن بسطام ۲۲

أنس بن مالك .... ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۸۸، ۱۴۰

أوسط بن إسماعیل بن أوسط .... ۹۲، ۹۴، ۹۵

أیوب بن أبی تمیمة ۱۱۳

البراء بن عازب .... ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵

البراء بن نوفل .... ۱۵، ۱۹

أبو برزة الأسلمی. نضلة بن عبید بشر بن عمر الزهرانی ۱

بشار الخفاف .... ۷۳، ۷۴

بقیة بن الولید الكلاعی ۱۳۱

أبو بكر الطالقانی. سعید بن یعقوب ....

أبو بكر بن زنجویه. محمد بن عبد الملك ....

أبو بكر بن أبی زهیر .... ۱۱۱، ۱۱۲

أبو بكر بن أبی سبرة العامری ۱۱۸

أبو بكر بن أبی شیبة. عبد الله بن محمد ....

أبو بكر بن عسكر. محمد بن سهل بن عسكر ....

أبو بكر بن عیاش ۱۳۴

أبو بكر بن أبی النضر البغدادی ۹۱

بندار. محمد بن بشار ....

بیرح بن أسد الطائی ۱۱۴

توبة العنبری ۶۶

أبو التیاح. یزید بن حمید ....

ثابت بن أسلم البنانی .... ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۶

ثابت بن الحجاج ۱۲۷

ثابت بن عجلان ۱۳۰

ثمامة بن عبد الله بن أنس ۷۰

جابر بن یزید الكوفی .... ۷۹، ۸۰، ۹۹، ۱۰۲،

www.waseemziyai.com

جارية بن هرم............ ٦٩
ابن جدعان، علی بن زید............
ابن جريج، عبد الملك بن عبد العزيز............
جرير بن حازم............ ١١٣
جرير بن عبد الحميد بن قرط الضبی............ ١٢، ١٣، ١٨، ١٢٣
جرير بن هارون............ ٨٧
جعفر بن برقان............ ١٢٧
جعفر بن الزبير............ ٨٢
جعفر بن زياد الأحمر............ ٩٠
جعفر بن سليمان............ ٧٣، ٧٤
جنادة بن أبي أمية............ ١٣٣
حارث النقال............ ٣، ٧
حاتم بن اسماعيل المدنی............ ٧٣
حسبان بن هلال............ ٧١، ١٠١
حبيب مولى عروة............ ١١٥
حرب بن وحشی............ ١٣٨
حذيفة بن اليمان............ ١٥، ١٧، ١٩
حسام بن مصك............ ٣٣، ٣٤
الحسن بن علی............ ١٠٧
الحسن بن عمارة............ ٤٢
الحسن بن يسار البصری............ ٧٣
حسان بن المخارق............ ١٣٤
حسين بن عبد الله............ ٢٦
حسين بن علی............ ٥٣
الحسين بن يزيد الطحان............ ١٢٢
حفصة بن عمر............ ٤

www.waseemziyai.com

الحکم بن عبد اللہ الأیلی......۴۰
حکام الرازی......۱۳۵
حماد بن أسامة بن زید......۵۹، ۷۷
حماد بن سلمة......۳۹، ۷۰، ۸۰، ۱۱۰
أبو حمزة، محمد بن میمون......
حمید بن عبد الرحمن بن الحسین......۶
حمید بن ھلال......۶۷
خالد بن مخلد القطوانی......۱۰۳، ۱۱۹
خالد بن الولید......۱۳۸
خلف بن تمیم......۵۶
خلف بن سالم المخرمی......۵
خنیس بن حذافة السھمی......۴
أبو خیثمة، زھیر بن حرب......
أبو الخیر، مرثد بن عبد اللہ......
داود بن رشید......۱۳۱، ۱۳۸
أبو داود......۵۱
الدراوردی، عبد العزیز بن محمد ذکوان السمان......۵۳
أبو راشد الحسبرانی......۶۹
رافع......۸۳
أبو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم......۷۱، ۸۵
رفاعة بن رافع......۴۷
رفیع بن مھران......۱۳۵
روح بن عبادة......۲۰، ۵۷
زائدة بن قدامة......۵۳
الزبیر بن الحریت......۱۱۴
زکریا بن أبی زائدة......۳۲، ۱۲۶
زنفل بن عبد اللہ......۴۴

www.waseemziyai.com

زهير بن حرب..........۱، ۴، ۶، ۹، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۲۰، ۲۶، ۲۹، ۳۵،
۳۷، ۳۹، ۳۷، ۵۴، ۵۷، ۶۱، ۶۵، ۷۰، ۷۱، ۷۶، ۹۳، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۱، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۲۵، ۱۲۶

زهير بن محمد..........۴۷، ۴۸

زيد بن أرقم..........۵۰، ۵۱، ۵۲

زيد بن أسلم..........۱۱۸

زيد بن ثابت..........۴۵، ۴۶

زيد بن حباب..........۳۳، ۷۵، ۱۰۰

زيد بن يثيع..........۱۳۲

زياد بن أبي زياد الجصاص..........۲۲

سالم بن أبي الجعد..........۶۸

سالم بن عبد الله..........۴، ۵

السري بن إسماعيل..........۸۳، ۹۰

سريج بن يونس البغدادي..........۸۲، ۸۶، ۱۲۸

أبو سعد محمد بن ميسر..........

سفيان بن حسين..........۱۱۳

سفيان بن سعيد الثوري..........۹، ۱۰۷

سفيان بن عينية..........۳، ۸۴، ۹۶، ۱۲۴، ۱۲۹

سفيان بن وكيع..........۳۳، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۲،

سعد بن سلام العطار..........۱۱۸

سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع..........۱۱۶

سعيد بن عثمان..........۱۱۶

سعيد بن أبي عروبة..........۵۷

سعيد بن عمرو المخزومي..........۴۶

سعيد بن المسيب..........۷، ۸

سعيد بن يحي الأموي..........۱۳۶

سعيد بن يعقوب..........۱۵

www.waseemziyai.com

سلمة بن السائب .... ۸۱، ۸۵
أبو سلمة الكندى ۱۰۰
أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف ۵۴
سليم بن حيان ۶
سليم بن عامر .... ۹۲، ۹۴، ۹۵، ۱۳۰
سلام بن سليم الحنفى ۳۱
سليمان بن بلال .... ۳۷، ۱۰۳، ۱۱۹
سليمان بن أبى سليمان ۱۳۴
سليمان بن المغيرة ۷۶
سليمان بن مهران الأعمش .... ۲۸، ۲۹، ۶۸
سويد بن سعيد .... ۴۵، ۳۰
سويد بن عبد العزيز ۱۳۰
أبو صالح. ذكوان السمان ....
شبابة بن سوار ۶۰
شجاع بن مخلد ۱۱۸
شريك بن عبد الله بن أبى نمر ۱۱۹
شعبة بن الحجاج .... ۱۰، ۲۴، ۶۳، ۶۴، ۶۶، ۶۷، ۸۹، ۹۲، ۹۳، ۹۵
شقيق بن سلمة الأسدى .... ۱۲، ۱۳
ابن شهاب. محمد بن مسلم ....
شيبان بن عبد الرحمن التميمى النحوى .... ۳۰، ۱۰۲
صالح بن كيسان المدنى .... ۴، ۱۴، ۳۵
صدقة بن موسى ۹۸
صدى بن عجلان ۸۲
الضحاك بن حمرة ۱۳۱
الضحاك بن عثمان الحزامى .... ۲۵، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷
ضرار بن مرة ۱۲۳

www.waseemziyai.com

أبو الطفيل، عامر بن واثلة طلحة بن عبدالله...... ۱۲، ۱۳
طلحة بن يحى الأنصارى...... ۴۰
عائشة أم المؤمنين...... ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۱۰۹، ۱۳۱
عاصم بن بهدلة...... ۵۳
أبو العالية الرياحى، رفيع بن مهران عامر بن عبدالله...... ۱۲۸
أبو عامر العقدى، عبدالملك بن عمرو القيسى......
عامر بن واثلة...... ۸۷
عامر بن شراحيل الشعبى...... ۷۹، ۸۰، ۸۳، ۹۹، ۱۰۲
العباس بن عبدالمطلب...... ۳، ۳۸
عبدالأعلى النوسى...... ۱۰۸، ۱۰۹
عبدالحكم بن عبدالله بن أبى فروة...... ۳۷
عبدالحميد الحمانى...... ۱۳۱، ۱۲۲
عبدالرحمن بن الأصبهانى...... ۱۲۶
عبدالرحمن بن أبى بكر...... ۴۳
عبدالرحمن بن حميد الرواسى...... ۲۸
عبدالرحمن الخزاعى...... ۷۹
عبدالرحمن بن صالح...... ۳۲، ۴۲، ۵۵
عبدالرحمن بن صخر...... ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶
عبدالرحمن بن عبدالله بن كعب بن مالك...... ۴۹
عبدالرحمن بن أبى عتيق...... ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰
عبدالرحمن بن أبى ليلى الأنصارى...... ۱۲۶
عبدالرحمن بن محمد المحاربى...... ۵۵
عبدالرحمن بن مهدى...... ۶
عبدالرحمن بن يربوع...... ۱۱۷، ۱۱۸
عبدالرحمن بن يزيد بن جابر...... ۹۴
عبدالرحيم بن سليمان...... ۳۲

www.waseemziyai.com

عبدالرزاق بن همام الصنعانی............................۲، ۵، ۳۶، ۳۸، ۴۹، ۱۳۷
عبدالسلام بن حرب............................۷، ۸
عبدالصمد بن عبدالوارث............................۵۲
عبدالعزيز الأموی............................۱۰۵
عبدالله بن بسر............................۶۹
بعدالله بن أبی بكر............................۳۷
عبدالله بن بشر............................۷، ۸
عبدالله بن الزبير............................۱۳۷، ۱۳۹
عبدالله بن سو شوذب............................۵۸، ۵۹
عبدالله بن زيد بن عمر أو عامر............................۱۱۳
عبدالله بن عباس............................۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۳، ۳۴
عبدالله بن عبيدالله............................۴۳، ۴۴، ۱۰۶، ۱۰۸
عبدالله بن عمر............................۴، ۵، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵
عبدالله بن عمر و............................۶۱
عبدالله بن عون............................۵۰، ۱۲۸
عبدالله بن قدامة بن غنزة............................۶۶
عبدالله بن كعب بن مالك............................۴۹
عبدالله بن محمد بن أبی شيبة............................۷، ۹، ۴۸،
۶۲، ۶۷، ۶۸، ۷۲، ۷۵، ۷۸، ۸۵، ۸۸، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۹،
عبدالله بن محمد بن عقيل............................۴۷
عبدالله بن محمد والدا بن أبی عتيق............................۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰
عبدالله بن مطيع............................۲۳
عبدالله بن غير............................۷۷
عبدالله بن أبی الهذيل............................۱۲۳
عبدالله بن وهب............................۱۰۴
عبدالعزيز بن محمد............................۱۰۹

www.waseemziyai.com

عبدالملك بن حبيب الأزدي ۷۳
عبدالملك بن عبدالعزيز الأموي .... ۱۷، ۱۰۵، ۱۳۷
عبدالملك بن عبدالعزيز ۲۱
عبدالملك بن عبدالملك ۱۰۴
عبدالملك بن عمرو القيسي ۴۷
عبدالواحد بن زيد .... ۵۰، ۵۱، ۵۲
عبدالواحد بن غياث ۱۱
عبدالواحد بن واصل ۵۰
عبدالوهاب بن عطاء .... ۲۲، ۵۴
عبيدالله بن عبدالله التيمي المدني ۵۵
عبيدالله القواريري .... ۱۰، ۴۶، ۶۴، ۶۶، ۷۲، ۸۱، ۹۵، ۱۱۱، ۱۲۴،
عبيدالله بن معاذ .... ۶۳، ۹۸
عبيدالله بن موسى ۶۲
عبيد بن السباق .... ۴۵، ۴۶
ابو عبيدة بن الجراح. عامر بن عبدالله ....
أبو عبيدة الحداد. عبدالواحد بن واصل عثمان بن إسحاق ۱۲۵
عثمان بن أبي شيبة .... ۸، ۹، ۱۳، ۱۸، ۱۹، ۲۸، ۳۱، ۳۹، ۴۰، ۴۸،
۶۰، ۷۲، ۷۵، ۷۰، ۸۵، ۸۷، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۲۰، ۱۲۳
عثمان بن عفان .... ۷، ۸، ۱۴
عثمان الطويل ۱۳۵
عثمان بن عمر .... ۴۶، ۶۵، ۱۲۵
عثمان بن مغيرة .... ۹، ۱۰، ۱۱
عثمان بن واقد .... ۱۲۱، ۱۲۲
عروة بن الزبير .... ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۸۴، ۱۳۶
عطاء بن بشار ۱۱۸
عطاء بن أبي رباح ۱۳۷

www.waseemziyai.com

عفان بن مسلم ۸۲
عقبة بن الحارث .... ۱۰۶،۱۰۷
عکرمة بن عبدالله مولی ابن عباس .... ۲۶،۳۰،۳۱
علی بن الجعد ۹۲
علی بن حسین بن شقیق ۹۹
علی بن ربیعة الوالی .... ۹،۱۰،۱۱
علی بن زید .... ۲۲،۳۹
علی بن أبی طالب .... ۳،۹،۱۰،۱۱،۲۷،۱۰۷
علی بن أبی کثیر ۱۲۸
عمار بن نصر .... ۸۴،۱۱۴
عمر بن الخطاب .... ۱،۳،۴،۵،۶،۴۶،۵۴،۱۱۴،۱۴۰
عمر بن سعید بن أبی حسین .... ۱۰۶،۱۰۷
عمرو بن الحارث ۱۰۴
عمرو بن حریث .... ۵۷،۵۸،۵۹
عمرو بن دینار .... ۳،۹۶
عمرو بن شرجیل الهمدانی ۳۲
عمرو بن عاصم الکلابی .... ۷۶،۷۷،۱۴۰
عمرو بن عبدالله الهمدانی السبعی .... ۳۰،۳۱،۳۲،۶۲،۶۳،۶۴،۶۵،۱۳۲
عمرو بن مرثد ۱۱۳
عمرو بن عیسی بن سوید البصری .... ۱۵،۱۹
عمرو بن مرة .... ۲۷،۶۸
عمرو الناقد ۵۶
عمرو بن واقد القرشی ۱۳۳
عمران القطان .... ۷۷،۱۴۰
عمران بن حصین ۱۳۱
عمران بن ملحان ۱۳۱

www.waseemziyai.com

أبو عمران الجونی، عبدالملك بن حبيب ....
عمير مولى ابن عباس .... ۲۸، ۲۹
عنبسة بن سعيد .... ۱۳۵، ۱۳۹
مسند أبي بكر ۱۵
عيسى بن طلحة ۱۱۹
أبو عوانة، الوضاح بن عبدالله عيسى بن المسيب البجلی ۹۱
عيسى بن يونس ۱۰۵
فاطمة بنت محمد .... ۳۵، ۳۸، ۵۴، ۸۸
ابن أبي فديك، محمد بن إسماعيل بن مسلم فرقد بن يعقوب السبخی .... ۹۷، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۱
فضالة بن الفضل ۱۳۴
القاسم بن عبدالرحمن الدمشقي أبو عبدالرحمن ۸۲
القاسم بن محمد .... ۳۹، ۴۰، ۱۰۳، ۱۰۴
القاسم بن أبي الوليد التميمي ۱۳۳
قبيصة بن ذئيب .... ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۹
قبيصة بن عقبه ۱۰۷
قتادة بن دعامة الدوسی ۶
أبو قلابة، عبدالله بن زيد ....
قيس بن أبي حازم البجلی .... ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱
أبو كبشة الأنماری ۶۹
كثير بن عبيد ۱۳۹
أبو كريب، محمد بن العلاء ....
الكلبی، محمد بن السائب ....
كوثر بن حكيم .... ۲۱، ۲۳
أبو لبيد، لمازة بن زياد الأزدی ....
ابن أبي ليلى، محمد بن عبدالرحمن ....
الليث بن سعد .... ۶۰، ۶۱

www.waseemziyai.com

ليث بن أبي سليم .... ۱۸،۱۷

لمازة بن زبار الأزدي ۱۱۴

مالك بن اسماعيل النهدي .... ۷۹،۲۸،۷

مالك بن أنس .... ۱۲۵،۱

مالك بن أوس بن الحدثان .... ۳،۲،۱

مجاهد ۲۲

محمد بن إسحاق البلخي .... ۶۹،۲۵

محمد بن إسحاق .... ۱۳۶،۲۷،۲۶

محمد بن اسماعيل بن مسلم .... ۱۱۷،۲۵

محمد بن إشكاب ۵۲

محمد بن بشار .... ۸۰،۷۷،۴۴

محمد بن أبي بكر .... ۱۰۳،۱۰۲

محمد بن جعفر (غندر) .... ۹۵،۶۷،۶۴،۲۴،۱۰

محمد بن الحسن المحزومي ۳۷

محمد بن خازم .... ۶۷،۴۳

محمد بن السائب .... ۸۵،۸۱

محمد بن سهل بن عسكر التميمي ۱۳۷

محمد بن سيرين .... ۳۴،۳۳

محمد بن زيد بن عبدالله ۲۴

محمد بن عباد ۸۳

محمد بن عبدالله الأسدي ۱۰۶

محمد بن عبدالله بن الزبير ۸۰

محمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى ۱۲۶

محمد بن عبدالملك .... ۳۸،۲

محمد بن العلاء .... ۱۰۲،۹۰،۵۹،۴۳،۳۴،۳۰

محمد بن عمرو الواقدي .... ۱۱۶،۱۱۵

www.waseemziyai.com

محمدبن عمرو ۵۴
محمدبن فضیل ۷۸
محمدبن کثیر ۵۸
محمدبن المثنی .... ۷۷، ۱۴۰
محمدبن مسلم .... ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۴، ۳۵، ۳۶، ۳۸، ۴۵، ۴۶، ۴۹، ۷۷، ۸۴، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۴۰
محمدبن المنکدر .... ۲۵، ۱۱۶، ۱۱۷
محمدبن میسر الصاغانی ۴۱
محمدبن میمون المروزی ۹۹
مرثد بن عبداللہ الیزنی .... ۶۰، ۶۱
مُرۃ الطیب .... ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۹۷، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲
مرۃ الھمدانی ۹۹
مروان بن معاویۃ .... ۸۲، ۱۲۸
مسعر بن کدام ۹
مسلم بن عبید .... ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۱
المسور بن مخرمۃ ۸۴
مصعب بن أبی ذئب ۱۰۴
مطیر ۵۶
معاذ بن جبل ۴۹
معاذ بن رفاعۃ بن رافع الأنصاری ۴۷
معاذ بن معاذ العنبری .... ۶۳، ۶۶، ۸۹
معاویۃ بن ھشام .... ۳۰، ۱۰۲
أبو معاویۃ، محمد بن خازم معقل بن یسار ۱۸
المعلی بن زیاد .... ۷۳، ۱۲۶
معمر بن راشد .... ۲۲، ۵، ۳۶، ۳۸، ۴۹، ۷۰، ۱۴۰
المسیرۃ بن سبیع .... ۵۷، ۵۸، ۵۹
مغیرۃ بن مسلم ۹۷

www.waseemziyai.com

ابن أبی ملیکة، عبداللہ بن عبید اللہ مکحول............ ۱۳۳
منصور بن المعتمر............ ۱۲، ۱۳
أبوموسیٰ الھروی، إبراھیم البغدادی............
موسیٰ بن داود............ ۳۴
موسیٰ بن عبیدة............ ۲۰، ۷۵
موسیٰ بن مطیر............ ۵۶
موسیٰ بن یسار............ ۱۳۳
أبوموسیٰ الزمن، محمد بن المثنی مولیٰ لآ أبی بکر............ ۱۲۱، ۱۲۲
مولی بن سباع............ ۲۰
أبومحمد............ ۱۷
أبومیسرة، عمرو بن شرحبیل............
نافع مولی ابن عمر............ ۲۱، ۲۳
أبونصر التمار، عبدالملک بن عبدالعزیز............
أبونصیرة الواسطی، مسلم بن عبید............
النضر بن شمیل............ ۱۵، ۱۶، ۱۹
نضلة بن عبید............ ۶۶، ۶۷، ۶۸
أبونعامة العدوی، عمرو بن عیسی ھاشم بن القاسم اللیثی............ ۶۱، ۹۱
أبوھریرة، عبدالرحمن بن صخر............
ھشام بن عروة............ ۴۱
ھشام بن یوسف............ ۱۷
ھشیم بن القاسم بن دینار السلمی............ ۲۳، ۸۶
ھمام بن یحیٰ بن دینار الأزدی............ ۷۱، ۷۲، ۱۰۱
أبوھنیدة، البراء بن نوفل ھود بن عطاء............ ۷۵
أبووائل، شقیق بن سلمة واقد بن محمد............ ۲۴
أبوواقد، محمد بن زید بن عبداللہ والان العدوی............ ۱۵، ۱۹
وحشی بن حرب بن وحشی............ ۱۳۸
الوضاح بن عبداللہ الیشکری............ ۱۱، ۲۹

www.waseemziyai.com

وکیع بن الجراح............۹، ۷۹، ۱۲۸، ۱۳۲
الولید بن جمیع............۸۷
اولید بن الفضل العنزی............۱۳۳
الولید بن مسلم............۹۴، ۱۳۸
وھب بن جریر............۹۳
یحی بن أبی بکیر............۴۸
یحی بن جعدۃ............۹۶
یحی بن حماد............۲۹
یحی بن سعید............۱۰۳، ۱۱۱
یحی بن عبیداللہ............۵۵
یحیی بن عبدالحمید الحمانی............۱۲۱
یحی بن سعیدالاٗموی............۱۳۶
یحی بن معین............۲۴، ۴۹، ۵۰
یزید بن أبی حبیب............۶۰، ۶۱
یزید بن حمید الضبعی............۵۷، ۵۸، ۵۹
یزید بن خمیر............۹۲، ۹۵
یزید بن أبی سفیان............۲۱، ۱۳۳
یزید بن ھارون............۳۹، ۸۱، ۸۷، ۹۸، ۱۱۲، ۱۱۳
یعقوب بن إبراھیم............۴، ۱۴، ۲۶، ۳۵
یعقوب بن عتبۃ............۳۷
علی بن عبید............۸۵
یعمر بن بشر الخراسانی............۱۹
یوسف القطان............۱۳۵
یونس بن بکیر............۴۲
یونس بن محمد............۷۰، ۱۱۰، ۱۱۴
یونس بن یزید الاٗیلی............۴۰، ۴۶

www.waseemziyai.com

مصادر التخریج

1- القرآن الحکیم

2- أحمد، أبوعبداللہ أحمد بن حنبل بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ) المسند، بیت الافکار الدولیۃ، الأردن۔

3- بخاری، أبوعبداللہ محمد بن إسماعیل بن إبراھیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ) الأدب المفرد، السلفیۃ، السعودیۃ۔

4- بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ) الصحیح البخاری، دارلفکر، بیروت لبنان ۱۴۱۱ھ

5- بغوی، ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ) شرح السنۃ، المکتب الاسلامی، بیروت

6- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ علیہ السلام (۳۸۴۔۴۵۹ھ) دلائل النبوۃ، الطبعۃ الاولیٰ دارالفکر، بیروت، لبنان۔

7- بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ) السنن الکبریٰ، تصویر، دارالفکر، بیروت، لبنان۔

8- ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۱۰۔۲۷۹ھ) السنن مصطفیٰ الحلبی، بیروت، لبنان۔

9- ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ) زادالمسیر فی علم التفسیر، المکتب الاسلامی، بیروت۔

10- ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ) العلل المتناھیۃ، دارالفکر، بیروت، لبنان۔

11- حاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد حاکم نیشاپوری (۳۲۱۔۴۰۵ھ) المستدرک علی الصحیحین، تصویر، بیروت ۱۴۱۱ھ

12- ابن حبان، ابوحاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان)

13- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان البستی (۲۷۰۔۳۵۴ھ) المجروحین من المحدثین والضعفاء دارالوعی، بیروت

14- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ) فتح الباری شرح صحیح البخاری، دارالفکر، بیروت

15- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ) لسان المیزان موسسۃ الاعلمی المطبوعات، بیروت لبنان (۱۴۰۶ھ)

www.waseemziyai.com

16- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ) المطالب العالیۃ دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان ۱۴۰۷ھ

17- حمیدی، ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی شافعی (ت ۲۱۰ھ) المسند، المکتب الاسلامی، بیروت لبنان۔

18- ابن خزیمۃ، ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ (۲۲۳-۳۱۱ھ) الصحیح المکتب الاسلامی، بیروت لبنان ۱۳۹۰ھ۔

19- خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مھدی بن ثابت، (۳۹۲-۴۶۳ھ) تاریخ بغداد تصویر دارالکتب، بیروت، لبنان۔

20- خطیب تبریزی، ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ تبریزی (ت ۷۴۱ھ) مشکوٰۃ المصابیح دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان ۱۴۲۴ھ

21- ابن خلکان، شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر (ت ۶۸۱ھ) وفیات الاعیان دارالفکر بیروت لبنان۔

22- دارقطنی، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ) السنن الطباعۃ الفنیۃ المتحدۃ، بیروت

23- دارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی شافعی (۱۸۱-۲۵۵ھ) السنن دارالکتاب العربی ۱۴۰۷ھ

24- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ) السنن دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۱۴ھ

25- ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)
میزان الاعتدال فی نقد الرجال دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱۴۱۶ھ

26- رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳-۶۰۶ھ) التفسیر الکبیر دارالکتب العملیۃ، تہران، ایران۔

27- زبیدی، سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (ت ۱۲۰۵ھ) اتحاف سادۃ المتقین تصویر، بیروت، لبنان۔

28- زیلعی، جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف حنفی (ت ۷۶۲ھ) نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ المکتبۃ الاسلامیۃ، بیروت

29- ابن سعد، ابوعبداللہ محمد بن سعد (۱۶۸-۲۳۰ھ) الطبقات الکبریٰ التحریر، بیروت

30- ابن السنی، ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری (۲۸۴-۳۶۴ھ) عمل الیوم واللیلۃ، الھند

31- سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ) الحاوی للفتاویٰ السعادۃ، بیروت، لبنان ۱۴۲۱ھ

32- سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ)
الخصائص الکبریٰ، دارالفکر، بیروت لبنان۔

33- سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ) الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور دارالفکر، بیروت۔

www.waseemziyai.com

34- شافعی، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰ـ۲۰۴ھ) المسند دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان
35- ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹ـ۲۳۵ھ) المصنف دارالفکر، بیروت لبنان۔
36- طبری، ابوجعفر محمد بن جریر، (ت ۳۱۱ھ) جامع البیان دارالفکر، بیروت۔
37- طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ (۲۲۹ـ۳۲۱ھ) مشکل الآثار مجلس دارالنظام، الھند۔
38- طیالسی، سلیمان بن داؤد الجارود (۱۳۳ـ۲۰۴ھ) المسند، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۵ھ
39- عبدالرزاق، ابوبکر بن حمام بن نافع صنعانی (۱۲۶ـ۲۱۱ھ) المصنف المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۳ھ
40- ابن عدی، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابواحمد الجرجان (۲۷۷ـ۳۶۵ھ) الکامل فی ضعفاء الرجال دارالفکر، بیروت، لبنان ۱۴۰۹ھ
41- ابن عساکر، ابوقاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹ـ۵۷۱ھ) تاریخ دمشق الکبیر المعروف بہ تاریخ ابن عساکر، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔
42- ابن عساکر، ابوقاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹ـ۵۷۱ھ) تھذیب تاریخ دمشق الکبیر دارالمیسرہ بیروت، لبنان، ۱۳۹۹ھ
43- ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰ـ۳۱۶ھ) المسند دارالمعرفۃ، بیروت لبنان ۱۹۹۸ء
44- عینی، بدرالدین ابومحمد بن اُحمد بن موسیٰ بن اُحمد بن حسین (۷۶۲ـ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری شرح علی صحیح البخاری دارالفکر، بیروت، لبنان ۱۳۹۹ھ
45- قاری، علی بن سلطان محمد القاری (ت ۱۰۱۴ھ) الاسرار المرفوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔ ۱۴۰۵ھ
46- قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبدالملک (۸۵۱ـ۹۲۳ھ) المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المکتب الاسلامی بیروت، لبنان ۱۴۱۲ھ
47- ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱ـ۷۷۴ھ) البدایۃ والنھایۃ دارالفکر، بیروت، لبنان ۱۴۱۹ھ۔
48- ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱ـ۷۷۴ھ) تفسیر القرآن العظیم دارالفکر، بیروت، لبنان ۱۴۱۹ھ
49- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹ـ۲۷۳ھ) السنن عیسی الحلبی، بیروت، لبنان
50- مالک، بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصبحی (۹۳ـ۱۷۹ھ) المؤطا، دارالفکر، بیروت، لبنان۔
51- متقی، حسام الدین علاء الدین علی متقی ھندی برھان پوری (ت ۹۷۵ھ) کنز العمال فی سنن الأقوال والافعال، التراث الاسلامی، بیروت ۱۳۹۹ھ
52- مسلم، ابن الحجاج ابوالحسن القشیری، النیشاپوری (۲۰۶ـ۲۶۱ھ) الصحیح عیسی الحلبی، بیروت، لبنان ۱۴۰۹ھ
53- منذری، ابومحمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد، (۵۸۱ـ۶۵۸ھ) الترغیب والترھیب مصطفیٰ

www.waseemziyai.com

الحلبي، بیروت، لبنان۔
54- نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمن (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ) السنن تصویر دار الکتب، بیروت۔
55- نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمن (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ) السنن الکبریٰ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان ۱۴۱۱ھ
56- ابونعیم، أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ اصبهانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ) دلائل النبوۃ الطبعۃ الاولیٰ، دار الفکر، بیروت، لبنان۔
57- ابونعیم، أحمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ اصبهانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ)
حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیا، دار الکتاب العربي، بیروت لبنان، ۱۴۰۰ھ
58- ابن هشام، ابومحمد عبدالملک حمیری (ت ۲۱۳ھ) السیرۃ النبویۃ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۴۱۱ھ
59- هیثمی، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ) مجمع الزوائد، القدسی، بیروت، لبنان، دار الریان للتراث قاهره، مصر۔
60- ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن هلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۸ھ) المسند دار المأمون للتراث، دمشق، هشام ۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۴ء

www.waseemziyai.com

مسند ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی 143 احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ

سنی فاؤنڈیشن

www.waseemziyai.com